خطباتِ ترابی
جلد ششم
مولانا محمد شہزاد قادری ترابی
زاویہ
زاویہ پبلشرز
دربار مارکیٹ لاہور
http://t.me/Tehqiqat

فہرست

سفرنجف وکربلا وبغداد

☆ 2 ربیع الاخر 1439ھ بمطابق 23 دسمبر 2017ء صبح 7:30 کی فلائٹ سے پہلی مرتبہ عراق زیارات کے لئے روانگی ہوئی۔ دو دن نجف اشرف، ایک دن کربلائے معلیٰ اور چار دن بغداد شریف میں رہنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ وہاں سفر میں جو وقت ملا، خطبات ترابی کی چھٹی جلد تحریر کرتا رہا۔

1۔ نجف اشرف:

جمعہ کے دن نجف اشرف میں حضرت مولا علی شیر خدا کے مزار پرانوار پر حاضری دی۔ مزار پرانوار کے پاس ایسا محسوس ہوتا تھا کہ ہم مولا علی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں ان کے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں۔ کیا رحمتوں کا نزول، کیا جلال ووجاہت اور کیا روحانی سکون نصیب ہوا، لفظوں میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔

مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کے مزار پرانوار کے تھوڑے ہی فاصلہ پر نجف اشرف کا ایک بہت بڑا قبرستان ہے جس میں مشہور ومعروف مقام، اللہ تعالیٰ کے دو پیارے نبی حضرت ہود اور حضرت صالح علیہم السلام کا مقام ہے۔ اسے مقام ہود وصالح علیہم السلام کہا جاتا ہے۔ ہم نے قبرستان اور مقام ہود اور صالح علیہم

السلام پر حاضری دی اور فاتحہ خوانی کی۔

2۔کوفہ کی زیارات:

بروز اتوار دوپہر کو ہم کوفہ کے لئے نکلے۔ نجف اور کوفہ پہلے دونوں ایک ساتھ تھے مگر بعد میں نجف اشرف کو الگ کر دیا گیا۔کوفہ شہر کو مولا علی رضی اللہ عنہ نے دارالخلافہ بنایا۔

خلیفہ بننے کے بعد چھ مہینے آپ رضی اللہ عنہ مدینے میں رہے پھر کوفہ تشریف لے آئے۔کوفہ میں ہم سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر کی زیارت کے لئے حاضر ہوئے۔ وہاں ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے صاحبزادے اور صاحبزادیوں کے کمرے کی زیارت کی اور اس مقام کی بھی زیارت کی جہاں مولا علی رضی اللہ عنہ کو غسل دیا گیا تھا۔اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر کے بالکل برابر میں گورنر ہاؤس (دارالامارہ) دیکھا جسے مروان نے منہدم کروادیا تھا' اُس مقام پر دیواریں کچھ باقی ہیں، یہ وہی مقام ہے جس کی عمارت کی چھت سے حضرت مسلم بن عقیل اور ان کو پناہ دینے والے حضرت ہانی بن عروہ رضی اللہ عنہم کو شہید کر کے نیچے پھینکا گیا۔

گورنر ہاؤس سے تھوڑا آگے چالیس یا پچاس قدم کے فاصلہ پر کوفہ کی جامع

مسجد ہے،اس مسجد میں حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نماز کی امامت فرماتے تھے۔ اس مسجد میں اب بھی وہ مقام محفوظ ہے جہاں تہجد کی نماز ادا کرتے ہوئے حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ پر عبدالرحمن ابن ملجم نے قاتلانہ حملہ کیا تھا جس کے باعث آپ شدید زخمی ہوئے تھے۔اس مسجد کے منبر کے بائیں جانب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے چچازاد بھائی حضرت مسلم بن عقیل اوران کو پناہ دینے والے حضرت ہانی بن عروہ رضی اللہ عنہم کے مزارات مقدسہ ہیں۔ وہاں بھی الحمدللہ حاضری کا شرف حاصل ہوا۔

جامع مسجد کوفہ کے باہری دروازے کے سامنے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پیاری صاحبزادی حضرت خدیجہ بنت علی رضی اللہ عنہا کا مزار شریف ہے، وہاں بھی الحمدللہ حاضری ہوئی۔

راستے میں بابل (حلہ) کے مقام پر حضرت ایوب علیہ السلام کے مزار پر حاضری دی اوران کے چشمہ کا پانی پیا اور بطور تبرک اپنے گھر کے لئے پانی بھر کر لائے۔یہ پانی کئی بیماریوں کو ختم کرتا ہے۔

3۔کربلائے معلیٰ کی حاضری:

بروز اتوار رات نو بجے کربلائے معلیٰ پہنچے۔تھوڑی دیر آرام کرنے کے بعد

سب سے پہلے حضرت سیدنا عباس علمدار رضی اللہ عنہ کے مزار پر حاضری دی۔ اس کے بعد سید الشہداء نواسۂ رسول حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے مزار پرانوار پر حاضری دی۔ نہایت ہی سکون اور غم کی فضا طاری تھی۔ رحمتوں کا نزول اور روحانیت ہی روحانیت تھی۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کے قرب و جوار میں ایک مقام پر کئی شہداء کربلا رضی اللہ عنہم مدفون ہیں اور ساتھ ہی امام حسین رضی اللہ عنہ کے قریبی ساتھی حضرت حبیب ابن مظاہر رضی اللہ عنہ کی قبر انور کے ساتھ ہی ایک جالی مبارک ہے جس میں لال رنگ کا پردہ نظر آتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ وہ مقام ہے جہاں حالت سجدہ میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر ناز شمر لعین نے تن اقدس سے جدا کیا تھا۔ وہاں دو رکعت نفل ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔

اس کے بعد تھوڑا آگے ہم نے مُخَیَّم جو کہ وہ مقام ہے، جہاں شہدائے کربلا واسیران کربلا کے خیمے نصب تھے، وہاں کی زیارت کی۔ اس مقام کی زیارت کر کے اندازہ ہوتا ہے کہ کربلا والوں نے کتنی تکالیف اٹھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

پیر کے دن دوپہر کو کربلا سے بغداد شریف کی طرف چلے۔ تھوڑی دور ہی حضرت حر رضی اللہ عنہ کا مزار پرانوار آیا، جہاں حاضری دی اور عصر کی نماز وہیں ادا کی اور فاتحہ خوانی کے بعد تھوڑے فاصلے پر حضرت بی بی زینب رضی اللہ عنہا

کے شہزادے حضرت عون رضی اللہ عنہ کے مزار پر حاضری دی اور انہی کی مسجد میں ہم نے مغرب کی نماز ادا کی۔ پھر اس سے تھوڑا آگے ہم نے حضرت امام مسلم رضی اللہ عنہ کے دو شہزادے حضرت محمد بن مسلم اور حضرت ابراہیم بن مسلم رضی اللہ عنہم کے مزار پرانوار پر حاضر ہوئے جنہیں یزیدیوں نے بڑی بے دردی کے ساتھ شہید کیا۔ ان کے مزار پرانوار پر فاتحہ خوانی کی۔

4۔ سرزمین بغداد:

پیر کی رات (شب منگل) تقریباً گیارہ بجے پیران پیر، روشن ضمیر حضور سیدنا غوث اعظم دستگیر رضی اللہ عنہ کے شہر بغداد شریف پہنچے۔ ہماری رہائش بغداد کے علاقے کاظمیہ میں فرزندان اہلبیت حضرت امام موسیٰ کاظم اور آپ کے پوتے امام تقی محمد الجواد رضی اللہ عنہم کے قدموں میں تھی۔ ہوٹل کی کھڑکی سے ان فرزندان اہلبیت کے مزار کے مینارے نظر آتے تھے۔ فقیر کی عادت تھی کہ صبح، دوپہر، شام جب بھی میناروں پر نظر پڑتی، ادب سے سلام عرض کر دیتا تھا۔ بغداد شریف میں ہم چار دن رہے۔ ان چار دنوں میں ہم نے خوب زیارتیں کیں۔ سب سے پہلے ہم فرزندان اہلبیت حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ اور ان کے پوتے حضرت امام تقی محمد الجواد رضی اللہ عنہ کے مزارات پر گئے۔ ان کے مزارات کے باہری حصے میں قاضی القضاء شاگرد رشید حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ،

حضرت امام ابو یوسف علیہ الرحمہ کا مزار ہے۔ الحمدللہ وہاں بھی حاضری دی۔

پھر اس کے بعد بغداد شریف کے علاقے اعظمیہ گئے، جہاں امام اعظم ابو حنیفہ، حضرت بشر حافی، شیخ ابو بکر شبلی، حضرت ابوالحسین نوری رحمہم اللہ کے مزارات پر حاضری دی، وہاں سنی آبادی ہے مگر غربت بہت زیادہ ہے۔ ہمیں دیکھ کر وہاں بچے دوڑتے ہوئے آئے۔ سوال کرنے لگے۔ قافلہ والوں نے ڈھیروں چیزیں تقسیم کیں جس کو لے کر وہاں کے بچے بہت خوش ہوئے۔ یہاں سے فارغ ہو کر ہم سید سے ولیوں کے سردار حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ شب بدھ آپ کی بارگاہ میں پہلی حاضری تھی۔ مرشد کی جالیوں کے قریب پہنچا تو نہایت ہی جلال اور رحمتوں کا نزول تھا۔ مجھ سے آگے امین ملت حضرت سید محمد امین میاں برکاتی صاحب دعا مانگ رہے تھے۔ میں نے بارگاہ غوثیت میں عرض کی۔ حضور! آپ کے بیٹے سید امین میاں برکاتی کے صدقے مجھ پر نگاہ کرم کر دیجئے۔ پھر میں دوسروں کا احساس کرتے ہوئے باہر آ گیا اور آپ کی مسجد میں بیٹھا رہا۔ اس کے بعد آپ کے مزار کے صحن میں آپ کے دو شہزادے حضرت صالح اور حضرت عبدالجبار کی بارگاہ میں حاضری دی۔ پھر لنگر خانہ کی طرف گیا تو کیا دیکھا کہ سو سے زائد لوگ قطار میں لگے ہوئے ہیں۔ کیا امیر، کیا غریب، کیا فقیر، کیا پیر اور کیا مرید، سبھی قادری فقیر بن کر لنگر کی قطار

میں لگے ہوئے ہیں۔

بدھ کے دن ہم بغداد شریف کے علاقے کرخ گئے جہاں مشہور صوفیاء حضرت جنید بغدادی، حضرت سری سقطی، حضرت سیدنا معروف کرخی، حضرت بہلول دانا، حضرت ابراہیم خواص اور حضرت ابوالفیض ثوبان ابراہیم المعروف ذوالنون مصری رحمہم اللہ اور اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلیفہ حضرت یوشع بن نون علیہ السلام کے مزارات پر حاضری دی اور خوب فیض حاصل کیا۔ اس کے بعد ہم رات کے وقت سردار اولیاء حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں پہنچے۔

جمعرات کے دن ہم صبح کے وقت مدائن کے لئے روانہ ہوئے۔ صبح کے وقت اس لئے نکلے کیونکہ آج کی رات گیارہویں شریف کی مبارک رات تھی اور ہمیں مغرب کے بعد غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں پہنچنا تھا۔ اس لئے ہم جمعرات کو مدائن پہنچے جہاں ہم نے سب سے پہلے صحابیٔ رسول حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضری دی۔ آپ رضی اللہ عنہ کے قرب میں حضرت حذیفہ بن یمان اور حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہما کے مزارات ہیں، جنہیں دریائے دجلہ کے کنارے سے اپنی قبروں سے نکال کر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے قرب میں دفن کیا گیا۔ تیرہ سو سال کے بعد بھی

قبروں سے جب انہیں نکالا گیا تو جسم مبارک کے ساتھ کفن مبارک میں سلامت تھے۔ ان کی آنکھوں میں ایسی چمک تھی جیسے زندہ آدمی کی آنکھوں میں ہوتی ہے۔ یہ منظر دیکھ کر کئی غیر مسلم مسلمان ہو گئے تھے الحمدللہ! ان کے مزارات پر بھی حاضری دی۔

اس کے بعد کسریٰ کے محلات کو دیکھا۔ نبی پاک ﷺ کی ولادت کی رات فارس میں زلزلہ آیا جس سے کسریٰ کے محلات میں دراڑیں پڑ گئیں۔ رب تعالیٰ نے کسریٰ کے محلات کو نشانِ عبرت بنا دیا۔ آج بھی وہ محلات عبرت کا نشان نظر آتے ہیں۔ وہاں سے ہم اپنے ہوٹل آ گئے۔

5۔ گیارہویں شریف دربارِ غوثیت میں:

مغرب کی نماز پڑھتے ہی تمام عاشقانِ غوثِ اعظم نئے کپڑے پہن کر، دل پر نعلین پاک کا نقش لگائے ہاتھوں میں بغدادی پرچم لئے جلوس کی شکل میں منقبت پڑھتے ہوئے دربارِ غوثیت میں پہنچے۔ کیا سہانا منظر تھا۔ ہر طرف نور ہی نور بکھرا ہوا تھا۔ صرف پاکستان اور ہند سے پچاس ہزار مسلمان حاضر ہوئے۔ بقیہ اہل بغداد اور دیگر ممالک کے مسلمان اس کے علاوہ تھے۔ ہر طرف قصیدۂ غوثیہ کی کانوں میں رس گھولتی آوازیں گونج رہی تھیں۔ دیوانے قطار در قطار مزار پر حاضری دے رہے تھے۔ رات دیر تک یہ سلسلہ جاری رہا پھر ہم اپنے ہوٹل

آ گئے۔

بروز جمعہ ہماری آخری حاضری تھی، چنانچہ ہم جمعۃ المبارک کی صبح ہی اپنے ہوٹل سے روانہ ہوئے اور بارگاہ غوثیت میں حاضری دی پھر اس کے بعد ہم نے حجۃ الاسلام امام محمد غزالی علیہ الرحمہ کے مزار پر حاضری دی جو کہ دربار غوث اعظم سے بالکل قریب ہے۔ مزار کی سادگی دیکھ کر امام غزالی علیہ الرحمہ کی سادہ طبیعت کا اندازہ ہوتا ہے۔ مزار پر بہت روحانیت تھی، دل و دماغ منور ہو گئے۔ اس کے بعد تھوڑے فاصلے پر حضرت شیخ ہندی علیہ الرحمہ کا مزار ہے۔ آپ کی قبر انور پانی کے اندر ہے۔ مشین کے ذریعے پانی نکالا جاتا ہے، اس کے باوجود پنڈلی تک پانی موجود ہوتا ہے۔ ہمارے ساتھ ایک شخص تھا، وہ کہنے لگا کہ میری ٹانگوں میں شدید درد تھا۔ حضرت شیخ ہندی علیہ الرحمہ کی قبر انور کے اردگرد پانی میں جب میں نے پاؤں داخل کئے، ٹانگوں کا درد ختم ہو گیا۔ کیا شان ہے اللہ والوں کی۔

وہاں حاضری دے کر ہم حضور سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ کے مدرسے کی زیارت کے لئے حاضر ہوئے اور اندر داخل ہو کر کچھ دیر حدیث شریف پڑھی۔ یہ وہی مدرسہ ہے جس کے متعلق غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا ارشاد بہجۃ الاسرار میں موجود ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو میرے مدرسے کے دروازے سے بھی گزر گیا، اللہ تعالیٰ اس کے عذاب میں تخفیف فرمائے گا۔

مدرسۂ غوثیہ کی زیارت کے بعد آخری سلام کے لئے دربارِ غوثیت میں حاضری ہوئی۔ تمام ہی عاشقوں کا آخری سلام پیش کیا۔ سب کے لئے خاص خاص دعائیں کیں۔ اپنے آپ کو اس عظیم بارگاہ میں دیکھتے تو زبان پر یہ شعر جاری ہو جاتا۔

یہ تیرا کرم ہے یا غوث جو بلالیا ہے در پر
کہاں روسیائی میری کہاں آستاں تمہارا
سرکار غوث اعظم نظر کرم خدارا
میرا خالی کاسہ بھر دو میں فقیر ہوں تمہارا

اس کے بعد اپنے ہوٹل آ گئے اور رات چار بجے مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کے شہر نجف اشرف کے لئے روانہ ہو گئے کیونکہ نجف اشرف سے ہماری فلائٹ تھی۔ نجف اشرف سے بحرین اور بحرین سے اپنے ملک پاکستان پہنچے۔
اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ایسا بابرکت سفر نصیب فرمائے۔

آمین ثم آمین

حضرت لقمان حکیم کی ایمان افروز باتیں

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

وَلَقَدۡ اٰتَیۡنَا لُقۡمٰنَ الۡحِکۡمَۃَ اَنِ اشۡکُرۡ لِلّٰہِ ؕ وَمَنۡ یَّشۡکُرۡ فَاِنَّمَا یَشۡکُرُ لِنَفۡسِہٖ ۚ وَمَنۡ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ حَمِیۡدٌ

صَدَقَ اللّٰہُ مَوۡلَانَا الۡعَظِیۡمِ وَبَلَّغَنَا رَسُوۡلُہُ النَّبِیُّ الۡکَرِیۡمِ وَ نَحۡنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیۡنَ وَالشَّاکِرِیۡنَ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید سورۂ لقمان سے آیت نمبر 12 تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے محبوب ﷺ کے صدقے وطفیل مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم تمام مسلمانوں کو حق کو سن کر اسے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا

فرمائے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے کچھ بندوں کو فہم وبصیرت، علم وحکمت اور تعبیر وتشریح کی صلاحیتوں سے سرفراز فرمایا ہے۔ کریم پروردگار اور بادشاہوں کے بادشاہ کے لئے کسی بھی بندے کو ان گنت صلاحیتوں سے نوازنا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ تاریخ گواہ ہے رب تعالیٰ نے اپنے جن بندوں کو بھی نوازا، انہوں نے اپنی حکمت ودانائی سے ایسے کارنامے سرانجام دیئے کہ عقل انسانی دنگ وحیران رہ گئی۔

انہی انعام یافتہ بندوں میں سے ایک حضرت لقمان حکیم بھی ہیں جنہیں رب تعالیٰ نے علم وحکمت، دانائی، فہم وبصیرت اور ولایت کی دولت سے مالا مال فرمایا۔ انہوں نے عقل کی راہ سے وہ باتیں کھولیں جو پیغمبروں کے احکامات وہدایات کے موافق تھیں۔ ان کی عاقلانہ نصیحتیں اور حکمت بھری باتیں لوگوں میں مشہور چلی آتی ہیں۔ رب تعالیٰ نے ایک حصہ قرآن مجید میں بیان فرما کر ان کا مرتبہ اور زیادہ بڑھا دیا ہے۔

جو آیت میں نے خطبہ میں تلاوت کی۔ سورۂ لقمان کی آیت میں 12 میں ارشاد باری تعالیٰ ہوا۔

القرآن: وَلَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ؕ وَمَنْ یَّشْكُرْ فَاِنَّمَا یَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ

ترجمہ: اور بے شک ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی تھی کہ تم اللہ کا شکر ادا کرو اور جو شخص شکر ادا کرتا ہے تو وہ صرف اپنے نفس کے فائدے کے لئے شکر ادا کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو بے شک اللہ بے نیاز، حمد کیا ہوا ہے۔

محترم حضرات! آپ نے سورۂ لقمان کی بارہویں آیت اور اس کا ترجمہ سماعت فرمایا۔ کیا شان ہے حضرت لقمان حکیم کی کہ خالق کائنات اپنے کلام میں ان کی حکمت کا ذکر فرما رہا ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں علامہ سید محمود آلوسی علیہ الرحمہ تفسیر روح المعانی جلد 21 صفحہ نمبر 126 پر فرماتے ہیں۔ حضرت لقمان حکیم نے اپنے بیٹے کو جو حکیمانہ نصیحتیں کیں، اس میں سے یہ بھی ہیں۔ اے بیٹے! تم لوگوں سے اچھی باتیں کرو اور کشادہ روی اور ہنستے چہرے کے ساتھ ان سے ملاقات کرو تو لوگوں کے محبوب بن جاؤ گے۔ تم لوگوں سے اس طرح ملو جیسے تم کو ان سے کوئی غرض نہیں ہے۔ لوگوں سے اپنی تعریف چاہو، نہ ان کی مذمت کی پرواہ کرو، آرام سے رہو گے،

اپنا منہ بند رکھو، جب تک خاموش رہو گے، سلامت رہو گے۔ تم صرف وہی بات کرو جو تمہارے لئے مفید ہے۔

☆ حضرت لقمان حکیم کے بارے میں

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

امام طبرانی معجم الکبیر جلد 11 صفحہ نمبر 198 پر حدیث پاک نقل فرماتے ہیں:
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حبشیوں کا خیال رکھو کیونکہ ان میں سے تین اہل جنت کے سرداروں میں سے ہیں۔

1۔ حضرت لقمان حکیم

2۔ شاہ حبشہ نجاشی بادشاہ

3۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ

☆ آپ نبی تھے یا ولی؟

حدیث شریف = مسند دیلمی میں حدیث نمبر 5384 نقل ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لقمان نبی نہیں تھے بلکہ وہ غور و فکر کے خوگر اور

دولت یقین سے مالا مال تھے۔ انہیں اللہ تعالیٰ سے بے پناہ محبت تھی اور رب تعالیٰ بھی ان سے محبت فرماتا تھا۔ پھر رب تعالیٰ نے انہیں حکمت کی نعمت عطا کر کے فرمایا: اگر تم پسند کرو تو تمہیں خلیفہ بنا دیا جائے تاکہ تم عدل وانصاف کو قائم کرو۔

انہوں نے عرض کی: میرے پروردگار! اگر تو مجھے اختیار دیتا ہے تو میں عافیت کو قبول کروں گا اور اس آزمائش سے بچوں گا اور اگر منصب خلافت سنبھالنے کے متعلق قطعی حکم ہے تو میں دل و جان سے حاضر ہوں کیونکہ مجھے تیرے کرم پر اتنا بھروسہ ہے کہ تو مجھے غلطی سے بچائے گا۔

☆حضرت لقمان حکیم، داؤد علیہ السلام کو مشورے دیتے:

تاریخ دمشق الکبیر جلد 19 صفحہ نمبر 62 پر نقل ہے۔ حضرت لقمان حکیم، حضرت داؤد علیہ السلام کو اپنے علم وحکمت سے مشورے دیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا: اے لقمان! تم کو مبارک ہو کہ تم حکمت سے نوازے گئے اور تم سے آزمائش دور کر دی گئی لیکن داؤد کو خلافت دی گئی اور ساتھ ہی آزمائش میں بھی مبتلا کر دیا گیا۔

حضرت لقمان حکیم ایک ہزار سال زندہ رہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کا

زمانہ پایا اور حضرت یونس علیہ السلام کے عہد نبوت تک آپ نے اپنا فیض حکمت جاری رکھا۔

☆حضرت لقمان حکیم کو یہ مقام کیسے ملا؟

تفسیر ابن کثیر جلد 6 صفحہ نمبر 334 پر نقل ہے۔حضرت عمرو بن قیس فرماتے ہیں کہ حضرت لقمان حکیم ایک مرتبہ بھری محفل میں وعظ کر رہے تھے کہ ایک چرواہا آپ سے کہنے لگا کہ کیا فلاں فلاں جگہ میرے ساتھ بکریاں نہیں چرایا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، بات ایسی ہی ہے۔

پھر وہ پوچھنے لگا کہ آپ پھر اس مرتبہ پر کیسے پہنچ گئے؟ آپ نے جواب دیا کہ سچ بولنے اور لایعنی باتوں سے بچنے کے سبب سے۔

☆زوجہ اور بیٹے کو مسلسل دعوت دیتے رہے:

تفسیر روح البیان جلد 7 صفحہ نمبر 94 پر علامہ محمد اسماعیل حقی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ حضرت لقمان حکیم کا بیٹا اور ان کی زوجہ دونوں کافر تھے۔آپ ان دونوں کو مسلسل نصیحت کرتے رہے (کہتے ہیں کہ جس طرح سینۂ چٹان پر مسلسل گرنے والا ایک قطرۂ پانی اس میں سوراخ کر دیتا ہے اسی طرح) حضرت لقمان حکیم کی بیوی اور بیٹے بھی آپ کی دعوت سے متاثر ہو کر مسلمان ہو گئے۔

☆وصال اور مدفن:

کتاب معجم البلدان، یاقوت حموی جلد 4 صفحہ نمبر 19 پر نقل ہے۔حضرت لقمان حکیم کی سن ولادت و وصال کے تعلق سے تاریخ کوئی رہنمائی نہیں کرتی، ہاں آپ کی قبر مبارک کے تعلق سے مختلف اقوال ہیں: کسی نے کہا کہ بحیرۂ طبریہ کے شرق میں آپ اور آپ کے بیٹے دونوں دفن ہیں۔بعضوں کے مطابق آپ کی قبر قبیلہ غامد کے محلہ بلجرشی میں واقع ہے اور یہ بھی مشہور ہے کہ آپ مغارہ میں بیت اللحم کے اندر مدفون ہیں، جہاں حضرت عیسٰی علیہ السلام کی ولادت ہوئی تھی۔ اب آپ کی خدمت میں حضرت لقمان کی حکمتانہ گفتگو اور آپ کی نصیحتوں پر مبنی کچھ باتیں پیش کرتا ہوں تا کہ آپ کا دل بھی حکمتوں سے مالا مال ہو۔

☆چھوٹی مصیبت نے بڑی مصیبت سے بچالیا:

عیون الحکایات ابن الجوزی جلد اول صفحہ نمبر 175 پر نقل ہے۔حضرت سعید بن مسیّب علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت لقمان حکیم اپنے بیٹے کو لے کر سفر پر روانہ ہوئے۔خچروں پر سوار ہو کر سفر کر رہے تھے۔راستے میں ایک ویران جنگل آیا۔طویل جنگل تھا،سفر کرتے کرتے رات پھر دوپہر اور دوپہر کے وقت گرمی زوروں پر تھی،کھانا، پانی بھی ختم ہو گیا۔خچر بھی تھک گئے، پیاس سے

شدت سے وہ بھی ہانپنے لگے۔

یہ دیکھ کر حضرت لقمان حکیم اور آپ کا بیٹا خچروں سے نیچے تشریف لے آئے اور پیدل ہی چلنے لگے۔ چلتے چلتے حضرت لقمان حکیم کو بہت دور ایک سایہ اور دھواں سا نظر آیا۔ آپ نے گمان کیا کہ وہاں شاید کوئی آبادی ہے اور یہ کسی درخت وغیرہ کا سایہ ہے، چنانچہ آپ اسی طرف چلنے لگے۔

راستے میں آپ کے بیٹے کو ٹھوکر لگی اور اس کے پاؤں میں ایک ہڈی اس طرح گھسی کہ پاؤں کے تلوے سے پار ہو کر ظاہر قدم تک نکل آئی۔ شدت تکلیف سے وہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا۔ آپ نے اسے اپنے سینے سے چمٹا لیا، پھر اپنے دانتوں سے ہڈی نکالنے لگے۔ کافی مشقت کے بعد بالآخر وہ ہڈی نکل گئی۔

جب بیٹے نے اپنے والد حضرت لقمان حکیم کو روتے ہوئے دیکھا تو کہنے لگا بابا جان! آپ تو مجھ سے فرما رہے تھے کہ ہر مصیبت میں بھلائی ہے، لیکن اب میری اس مصیبت کو دیکھ کر آپ رونے لگے؟ اور یہ مصیبت میرے حق میں بہتر کس طرح ہو سکتی ہے؟ حالانکہ ہمارے کھانے پینے کی تمام اشیاء ختم ہو چکیں اور ہم یہاں اس ویران جنگل میں تنہا رہ گئے۔ اگر آپ مجھے یہیں چھوڑ کر چلے جائیں گے تو آپ کو میرا اس مصیبت کی وجہ سے بہت رنج و غم لاحق رہے گا اور اگر

آپ یہیں میرے ساتھ رہیں گے تو ہم دونوں یہاں اس ویرانے میں بھوکے پیاسے مر جائیں گے۔ اب آپ خود ہی بتائیں کہ اس مصیبت میں میرے لئے کیا بہتری ہے؟

بیٹے کی یہ باتیں سن کر حضرت لقمان حکیم نے فرمایا: لختِ جگر! میرا رونا اس وجہ سے تھا کہ میں ایک باپ ہوں اور ہر باپ کا اپنی اولاد کے دکھ درد کی وجہ سے غمگین ہو جانا ایک فطری عمل ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ اس مصیبت میں تمہارے لئے کیا بھلائی ہے تو ہوسکتا ہے کہ اس چھوٹی مصیبت میں تجھے مبتلا کر کے تجھ سے کوئی بہت بڑی مصیبت دور کر دی گئی ہو اور یہ مصیبت اس مصیبت کے مقابلے میں چھوٹی ہو جو تجھ سے دور کر دی گئی ہے۔ یہ سن کر بیٹا خاموش ہو گیا۔

پھر جب حضرت لقمان نے سامنے نظر کی تو اب وہاں نہ تو دھواں تھا اور نہ ہی سایہ وغیرہ۔ آپ دل میں کہنے لگے: میں نے ابھی تو اس طرف دھواں اور سایہ دیکھا تھا، لیکن اب وہ کہاں غائب ہو گیا؟ ہوسکتا ہے کہ ہمارے پروردگار نے ہماری مدد کے لئے کسی کو بھیجا ہو۔ ابھی آپ اسی سوچ و بچار میں تھے کہ ایک شخص دور سے آتا نظر آیا جو سفید لباس زیبِ تن کئے، سفید عمامہ سر پر سجائے، چتکبرے گھوڑے پر سوار آپ کی طرف بڑی تیزی سے بڑھا چلا آ رہا تھا۔

آپ اس سوار کو اپنی طرف آتا دیکھتے رہے، یہاں تک کہ وہ آپ کے

بالکل قریب ہوگیا پھر وہ سوار اچانک نظروں سے اوجھل ہوگیا۔ پھر ایک آواز سنائی دی: کیا تم ہی لقمان ہو؟

عرض کی: جی ہاں! میں ہی لقمان ہوں۔

پھر آواز آئی: کیا تم حکیم ہو؟

کہا: ہاں، مجھے ہی حکیم کہتے ہیں۔

پھر آواز آئی: تمہارے اس ناسمجھ بیٹے نے تم سے کیا کہا ہے؟

حضرت لقمان حکیم نے فرمایا: اے اللہ کے بندے! تو کون ہے؟ ہمیں صرف تیری آواز سنائی دے رہی ہے اور تو خود نظر نہیں آ رہا؟

پھر آواز آئی: میں جبریل ہوں اور مجھے صرف انبیائے کرام اور مقرب فرشتے ہی دیکھ سکتے ہیں۔ اس وجہ سے میں تجھے نظر نہیں آ رہا۔ سنو! میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں فلاں شہر اور اس کے آس پاس کے لوگوں کو زمین میں دھنسا دوں۔

جب مجھے معلوم ہوا کہ تم دونوں بھی اس شہر کی طرف بڑھ رہے ہو، تو میں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ وہ تمہیں اس شہر میں جانے سے روک دے، لہذا اس نے تمہیں اس آزمائش میں ڈال دیا اور تمہارے بیٹے کے پاؤں میں ہڈی چبھ گئی۔ اس طرح تم اس چھوٹی مصیبت کی وجہ سے ایک بہت بڑی مصیبت یعنی

زمین میں دھنسنے سے محفوظ رہ گئے۔

پھر حضرت جبریل علیہ السلام نے اپنا ہاتھ اس زخمی لڑکے کے پاؤں پر پھیرا تو اس کا زخم فوراً ٹھیک ہوگیا۔ برتن پر ہاتھ پھیرا جس میں پانی بالکل ختم ہو چکا تھا تو وہ پانی سے لبریز ہوگیا اور کھانے کے برتن پر ہاتھ پھیرا تو وہ بھی کھانے سے بھر گیا۔

پھر حضرت جبریل علیہ السلام نے حضرت لقمان حکیم، ان کے بیٹے اور سواریوں کو سامان سمیت اوپر اٹھا دیا۔ پھر کیا تھا! کچھ ہی دیر میں حضرت لقمان، اپنے بیٹے اور سارے ساز وسامان سمیت اپنے گھر میں موجود تھے، حالانکہ آپ کا گھر اس جنگل سے کئی دنوں کی مسافت پر تھا۔

☆خیر وشر کا پیمانہ:

تفسیر قرطبی جلد 14 صفحہ نمبر 218 پر نقل ہے۔ حضرت خالد ربعی کہتے ہیں کہ ایک روز حضرت لقمان حکیم کے آقا نے انہیں کہا کہ ایک بکری ذبح کرو اور اس کے دو نفیس ترین ٹکڑے میرے پاس لاؤ۔ انہوں نے بکری ذبح کی اور زبان اور دل نکال کر پیش کر دیئے۔

پھر کچھ عرصہ کے بعد آقا نے حکم دیا کہ ایک بکری ذبح کرو اور اس میں سے

دو خبیث ترین ٹکڑے نکال کر میرے پاس لے آؤ۔انہوں نے بکری ذبح کی اور زبان اور دل نکال کر پیش کر دیئے۔

آقا بہت حیران ہوا اور پوچھنے لگا کہ جب میں نے گوشت کے دو بہترین ٹکڑے لانے کے لئے کہا تو بھی تم یہ دونوں اعضاء لے آئے اور جب میں نے بدترین ٹکڑے لانے کو کہا تو بھی تم یہی اعضاء لے آئے۔ یہ کیا معاملہ ہے؟

حضرت لقمان حکیم نے جواب دیا کہ جب یہ دونوں پاکیزہ بن جائیں تو ان سے بڑھ کر پاکیزہ چیز کوئی نہیں اور جب یہ خبیث ہو جائیں تو ان سے بڑھ کر بری کوئی چیز نہیں۔

☆چور پکڑنے کا نسخہ:

حضرت لقمان حکیم ایک شخص کے غلام تھے جو بہت ہی امیر اور باغوں کا مالک تھا۔ اس امیر آدمی کے پاس حضرت لقمان کے علاوہ اور بھی کئی غلام کام کرتے تھے۔ وہ امیر آدمی سب غلاموں کو اکھٹا باغ میں پھل توڑنے کے لئے بھیجا کرتا تھا اور حضرت لقمان حکیم کو بھی ان غلاموں کے ساتھ پھل توڑنے کے لئے جانا پڑتا تھا، مگر غلاموں کا معاملہ یہ تھا کہ وہ پھل کاٹتے کاٹتے اس میں سے کچھ کھا بھی لیتے ہیں۔

ایک دفعہ امیر کو شک پڑ گیا اور اس نے غلاموں سے دریافت کیا تو انہوں نے فوراً جواب دیا کہ لقمان نے کھایا ہے۔ یہ سن کر امیر، لقمان پر بڑا خفا ہوا اور ان پر سختی کرنے لگا۔ امیر کی ناراضی دیکھ کر لقمان حکیم نے عرض کی۔ اے مالک! اللہ تعالیٰ کے یہاں بے ایمان بندے کی بخشش نہ ہوگی۔ بہتر یہی ہے کہ ہم سب غلاموں کی آزمائش کر لی جائے۔

حضرت لقمان حکیم اگرچہ سیاہ رنگت اور حبشی غلام تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں حکمت ودانائی سے سرفراز کیا تھا۔ اس لئے انہوں نے امیر کو یہ تجویز پیش کی: گرم پانی سب کو پلایا جائے اور آپ جنگل میں گھوڑے پر سوار ہو کر چلیں اور ہم سب گھوڑے کے ساتھ پیدل دوڑیں گے، اسی حالت میں راز کھل جائے گا کہ جس کے پیٹ میں پھل ہوگا، وہ فوراً باہر نکل آئے گا۔

امیر آدمی کو یہ تجویز پسند آئی، اس نے گرم پانی تیار کروا کر سب کو پلایا اور غلاموں نے بھی امیر کے ڈر سے پی لیا، پھر ان تمام غلاموں کو جنگل میں خوب دوڑایا، حتیٰ کہ ان سب کو پسینہ آ گیا اور آخر کار کھایا پیا سب باہر نکل گیا۔ حضرت لقمان حکیم کو جو قے آئی، وہ بالکل صاف پانی تھا مگر دوسروں کے معدے سے پھل کھائے ہوئے باہر نکل آئے۔

ایک عقل مند اور دانا شخص کو حضرت لقمان حکیم کی اس حکمت سے اندازہ لگانا

چاہئے کہ جب ایک انسان کی اتنی حکمت کام کرسکتی ہے تو مالک الملک اور احکم الحاکمین پروردگار کی حکمت کھرے اور کھوٹے کو کیسے نہیں جان سکتی۔

(باتیں جو زندگی بدل دیں صفحہ نمبر 34)

☆حضرت لقمان حکیم کی نصیحتیں:

1۔اے لخت جگر! ذہانت وفراست میں مرغ تجھ سے بازی نہ لے جائے کہ وہ تو سحری کے وقت اذان دے رہا ہو اور تو سویا ہوا ہو (تفسیر قرطبی، جلد 4، ص 40)

2۔اے بیٹے! زیادہ نہ ہنسا کر۔ بلاضرورت یہاں وہاں نہ پھرا کر، جس چیز سے تجھے کوئی فائدہ نہیں ہونا، اس کے بارے میں دریافت مت کر۔ اپنا مال کھو کر دوسرے کے مال کی حفاظت مت کر۔ اپنا مال کھو کر دوسرے کے مال کی حفاظت مت کر، تیرا مال وہ ہے جو تو نے آگے بھیج دیا ہے اور دوسروں کا مال وہ ہے، جو باقی بچا ہے۔

3۔اے بیٹے! جو رحم کرتا ہے، اس پر رحم کیا جاتا ہے جو خاموش رہتا ہے، وہ سلامتی پاتا ہے۔ جو کلمۂ خیر کہتا ہے، وہ فائدہ اٹھاتا ہے اور جو کلمۂ شر کہتا ہے، وہ گناہ کماتا ہے اور جو شخص اپنی زبان پر قابو نہیں رکھتا، وہ نادم ہوتا ہے۔ (احیاء

العلوم، جلد 3، ص158)

4۔ بیٹے! سونے کو آگ پر پرکھا جاتا ہے اور نیک بندے کو آزمائش کے ذریعہ۔ لہذا جب اللہ تعالیٰ کسی سے محبت فرماتا ہے تو ان پر آزمائش ڈالتا ہے، اگر وہ اس پر خوش ہوتا تو رب تعالیٰ بھی ان سے خوش ہوتا ہے اور اگر ناراض ہوتا ہے تو رب بھی ناراض ہوتا ہے۔

5۔ لختِ جگر! قرض لینے سے بچنا، کیونکہ اس سے دن ذلت میں گزرتا ہے اور رات فکر و پریشانی میں۔

6۔ بیٹے! مجھے بہت سے انبیائے کرام کی صحبتوں میں بیٹھنے کی سعادت ملی ہے، جن سے میں نے چند چیزیں سیکھیں اور وہ یہ کہ نماز کی حالت میں اپنے دل پر نگاہ رکھی جائے۔ کھاتے وقت اپنے حلق کا خیال رکھا جائے۔ دوسروں کے گھر جاتے وقت اپنی نگاہ کی حفاظت کی جائے اور لوگوں کے بیچ میں ہوتے وقت اپنی زبان کی حفاظت کی جائے۔

7۔ جانِ پدر! جو بات دشمن سے پوشیدہ رکھنا چاہتے ہو، وہ دوست سے بھی پوشیدہ رکھو، ہوسکتا ہے کبھی وہ بھی تمہارا دشمن ہو جائے۔

8۔ بیٹے! اگر کسی کے ساتھ دوستی کرنا چاہو تو پہلے اسے کسی بات پر غصہ دلا کر آزمالو۔ اگر وہ غصے کی حالت میں انصاف سے کام لے تو پھر وہ تمہاری دوستی کا

اہل ہے، ورنہ اس سے بچو۔

9۔ بیٹے! اس قدر میٹھے مت بنو کہ لوگ تمہیں نگل لیں اور اس قدر کڑوا مت بنو کہ لوگ تمہیں تھوک دیں، اعتدال یعنی درمیانی راہ اختیار کرو۔

10۔ بیٹے! علماء کی مجلس میں بیٹھنے اور ان کے ساتھ رہنے کی کوشش کرو، تا کہ جب رحمت الٰہی کا نزول ہو تو اس سے کچھ تمہیں بھی حصہ مل جائے۔

11۔ بیٹے! کسی عورت کے پیچھے چلنے کی بجائے کسی شیر کے پیچھے چلنا بہتر ہے اس لئے کہ شیر پلٹا تو جان چلی جائے گی، لیکن اگر عورت پلٹی تو ایمان چلا جائے گا۔

12۔ بیٹے! یاد رکھنا کہ باپ بیٹے کو مارتا ہے تو وہ ایسے ہوتا ہے جیسے کوئی کھیت میں کھاد ڈال رہا ہو۔

13۔ عزیز بیٹے! جنازوں میں جاؤ اور شادیوں میں نہ جاؤ، کیونکہ جنازہ تم کو آخرت کی یاد دلائے گا اور شادی تم میں دنیا کی خواہش پیدا کرے گی۔

14۔ اے بیٹے! یہ دنیا گہرا سمندر ہے اور اس میں بہت سے لوگ غرق ہو چکے ہیں۔ تم اس میں خوفِ خدا، ایمان، احکام شرعیہ اور توکل علی اللہ کو اپنی کشتی بنالو تو نجات پالو گے ورنہ مجھے تمہاری نجات کی توقع نہیں۔

(روح البیان، جلد 21، صفحہ نمبر 127)

15۔ پسر عزیز! کوشش کرو کہ تمہارا آج گزشتہ کل سے بہتر ہو اور تمہارا آئندہ کل، آج سے اچھا ہو، کیونکہ جس کے دو دن برابر ہو جائیں تو سمجھو وہ خسارے میں چلا گیا اور جس کا آج گزشتہ کل سے خراب رہا، وہ اپنی کم بختی پر جتنا افسوس کرے، کم ہے۔

16۔ اے میرے بیٹے! اپنے گناہوں کو ہمیشہ ہمیشہ پیش نظر رکھو اور اپنی نیکیوں کو بھلا دو، کیونکہ کبھی نہ بھولنے والے، نے اسے اپنے پاس محفوظ کر لیا ہے۔

17۔ بیٹے! اپنی دنیا کو آخرت کے بدلے بیچ ڈالو، اس کا فائدہ تمہیں دونوں جہانوں میں دیکھنے کو ملے گا، لیکن کبھی بھی آخرت کو دنیا کے عوض بیچنے کی کوشش نہ کرنا، ورنہ دونوں سے ہاتھ دھو بیٹھو گے (شعب الایمان بیہقی، جلد 19، صفحہ نمبر 438)

18۔ ایک روز حضرت لقمان حکیم کا بیٹا قضائے حاجت کو گیا۔ اتفاقاً بیت الخلاء میں دیر لگ گئی۔ حضرت حکیم لقمان نے بیٹے سے فرمایا: بیت الخلاء میں دیر تک نہ بیٹھو ورنہ بواسیر ہونے کا اندیشہ ہے۔ (چراغ حکمت)

☆ بیٹے پر نصیحتوں کا اثر:

تفسیر ابن کثیر جلد سوم صفحہ نمبر 738 پر نقل ہے۔ حضرت حفص بن عمر فرماتے

ہیں کہ حضرت لقمان حکیم نے رائی سے بھری ایک تھیلی اپنے پاس رکھ لی اور اپنے بیٹے کو نصیحت فرمانے لگے۔ ہر نصیحت کے بعد تھیلی سے ایک دانہ نکال لیتے۔ جب تھیلی خالی ہوگئی تو اپنے بیٹے سے فرمانے لگے کہ نور دیدہ! اگر میں اس قدر وعظ و نصیحت کسی پہاڑ کو کرتا تو وہ بھی ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتا چنانچہ آپ کے بیٹے کا بھی یہی حال ہوا۔

شعب الایمان بیہقی جلد دوم کے صفحہ نمبر 492 پر نقل ہے کہ ایک روز حضرت لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا: میں نے تمہیں اتنی کچھ نصیحتیں کر دی ہیں کہ اگر تم پتھر بھی ہوتے تو تم سے چشمے پھوٹ نکلتے چنانچہ ایک روز آپ اسی طرح اپنے بیٹے کو نصیحت فرما رہے تھے کہ بیٹے کا دل پھٹ گیا اور وہیں گر کر وہ جاں بحق ہوگیا۔

محترم حضرات! آپ نے حضرت لقمان کے بڑے ہی سبق آموز، انقلاب آفریں، نصیحت خیز اور اخلاق و انسانیت کی قدروں کو آشکار کر کے رکھ دینے والے اقوال سماعت فرمائے۔ سبحان اللہ! اگر ہم اور ہماری نسلیں آپ کے اقوال پر سختی سے کاربند ہوجائیں تو کہیں بھی ناکامی کا منہ نہیں دیکھنا پڑے گا۔ ذلت و رسوائی ہم سے کوسوں دور ہوجائے گی۔ ہماری تنگ نظری اور بداخلاقی دور ہوجائے گی۔ لوگ ہمارے قریب آئیں گے اور ہم ترقی کی منزلوں تک پہنچ

جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت لقمان حکیم کے ارشادات پر عمل کرنے والا بنادے۔ ہمارے دلوں کو حکمت و دانائی سے مالا مال فرمائے اور آپ کے درجات بلند فرمائے۔آمین ثم آمین

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

جوانی کی قدر و قیمت

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ وَنَہَی النَّفْسَ عَنِ الْھَوٰی ○ فَاِنَّ الْجَنَّۃَ ھِیَ الْمَاْوٰی

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْم وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْم وَ نَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید سورۂ نازعات سے آیت نمبر 40 اور 41 تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے محبوب ﷺ کے صدقے وطفیل مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم تمام مسلمانوں کو حق کو سن کر اسے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

محترم حضرات! اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے شمار نعمتوں سے نوازا، اتنی نعمتیں کہ ہم اگر ان نعمتوں کو شمار کرنا چاہیں تو شمار نہیں کر سکتے۔ انہی نعمتوں میں سے ایک نعمت جوانی ہے۔ یہ ایسی نعمت ہے جو ہر انسان کو زندگی میں ایک بار ملتی ہے مگر جب یہ چلی جاتی ہے تو دوبارہ لوٹ کر نہیں آتی۔ انسان اسے پانے کے لئے خوب مال و دولت بھی خرچ کر لے پھر بھی یہ دوبارہ نہیں ملتی۔

☆جوانی کی تعریف:

لغات کی کتب کے مطابق (بالغ ہونے سے لے کر) 30 یا 40 سال تک آدمی جوان رہتا ہے پھر آہستہ آہستہ کمزوری آنا شروع ہو جاتی ہے۔

☆اللہ کے نزدیک پسندیدہ نوجوان:

حدیث قدسی = جمع الجوامع، نویں جلد صفحہ نمبر 276 پر حدیث نمبر 28714 نقل ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ میری تقدیر پر ایمان لانے والا، میرے لکھے پر راضی رہنے والا، میرے دیئے ہوئے رزق پر قناعت کرنے والا اور میری رضا کی خاطر اپنی نفسانی شہوات کو ترک کرنے والا نوجوان میری بارگاہ میں میرے بعض فرشتوں کی مانند ہے۔

☆رب تعالیٰ کی ذات کس نوجوان سے محبت کرتی ہے؟

حدیث شریف = حلیۃ الاولیاء پانچویں جلد صفحہ نمبر 394 پر حدیث نمبر 7496 نقل ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ سرور کائنات ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسے شخص سے محبت فرماتا ہے جس نے اپنی جوانی کو اطاعت خداوندی کے لئے وقف کر دیا ہو۔

محترم حضرات! اس حدیث پاک میں اس سعادت مند نوجوان کو خوشخبری عطا فرمائی جو برائی سے بچ کر اپنے رب کی اطاعت میں لگ جائے۔ رب تعالیٰ ایسے شخص سے محبت فرماتا ہے، یہ اس لئے کہ جوانی میں گناہوں سے بچنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے جوانی کی عبادت کو زیادہ فضیلت حاصل ہے، جیسا کہ مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ اپنی کتاب مراۃ المناجیح کی پہلی جلد کے صفحہ نمبر 435 پر تحریر فرماتے ہیں: جوانی میں گناہوں سے بچے اور رب تعالیٰ کو یاد رکھے چونکہ جوانی میں اعضاء قوی اور نفس گناہوں کی طرف (زیادہ) مائل ہوتا ہے، اس لئے اس زمانہ کی عبادت بڑھاپے کی عبادت سے افضل ہے۔

☆ستر صدیقین کا ثواب پانے والا:

حدیث شریف = الترغیب والترہیب فضائل الاعمال کے صفحہ نمبر 78 پر نقل

ہے۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے بچنے اوراس کے احکامات پر عمل کرنے والے نوجوان سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔تیرے لئے ستر صدیقوں کے برابر ثواب ہے۔

☆اللہ تعالیٰ کا حقیقی بندہ:

الترغیب والترہیب صفحہ نمبر 78 پر حدیث شریف نقل ہے۔حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں اس خوبرو نوجوان کو سب سے زیادہ پسند فرماتا ہے جس نے اپنی جوانی اور حسن و جمال کو رب تعالیٰ کی عبادت میں صرف کردیا ہو۔رب تعالیٰ فرشتوں کے سامنے ایسے بندے پر فخر کرتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے۔یہ میرا حقیقی بندہ ہے۔

محترم حضرات! کتنا بڑا انعام ہے ان نوجوانوں پر جو اپنی جوانی کو رب تعالیٰ کی یاد میں، اس کے محبوب ﷺ پر درود وسلام پڑھنے میں اور دین کی خدمت میں گزارتے ہیں۔رب تعالیٰ فرشتوں کے سامنے ایسے نوجوان پر فخر فرماتا ہے اور اسے اپنا حقیقی بندہ ارشاد فرماتا ہے۔یہ بھی نیک نوجوان کے لئے

سعادت مندی کی معراج ہے کہ ہر شخص اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کا بندہ کہتا ہے مگر رب تعالیٰ اسے اپنا حقیقی بندہ ارشاد فرماتا ہے۔

☆جوانی کی عبادت کی فضیلت:

حدیث شریف = جمع الجوامع پانچویں جلد صفحہ نمبر 235 پر حدیث نمبر 14769 نقل ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: صبح کے وقت عبادت کرنے والے نوجوان کو بڑھاپے میں عبادت کرنے والے بوڑھے پر ایسی ہی فضیلت حاصل ہے کہ جیسی مرسلین (علیہم الصلوٰۃ والسلام) کو تمام لوگوں پر۔

محترم حضرات! صبح کے وقت عبادت کرنے والے نوجوان کی کتنی فضیلت ہے مگر افسوس کہ آج کے اس دور میں فجر کی نماز میں نوجوان بالکل نظر نہیں آتے۔ ایک یا دو نوجوان نظر آئیں گے، بقیہ تمام بوڑھے یا پچاس برس کے افراد آپ کو نظر آئیں گے۔ وہ اگر جان لیں کہ رب تعالیٰ نے ان کے لئے کتنا اجر رکھا ہے، ان کی عبادت پر کتنی بڑی فضیلت سے نوازا جاتا ہے تو وہ کبھی بھی عبادت سے پیچھے نہ ہٹیں اور نہ ہی سستی و کاہلی سے کام لیں۔

☆جوانی کی توبہ:

حدیث شریف = کنزالعمال شریف، کتاب التوبۃ میں حدیث نمبر 10181 نقل ہے۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جوانی میں توبہ کرنے والا شخص اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے۔

حدیث شریف = کنزالعمال شریف، کتاب المواعظ میں حدیث نمبر 43101 نقل ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کو توبہ کرنے والے نوجوان سے زیادہ پسندیدہ کوئی نہیں۔

محترم حضرات! آپ نے جوانی کی توبہ کی فضیلت سنی، ''حکایتیں اور نصیحتیں،، کتاب کے صفحہ نمبر 75 پر حضرت شیخ شعیب حریفش علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی اپنے بندے سے محبت اس وقت ہوتی ہے جبکہ وہ جوانی میں توبہ کرنے والا ہو کیونکہ نوجوان تر اور سرسبز ٹہنی کی طرح ہوتا ہے۔ جب وہ اپنی جوانی اور ہر طرف سے شہوات ولذات سے فائدہ اٹھانے اور ان کی رغبت پیدا ہونے کی عمر میں توبہ کرتا ہے اور یہ ایسا وقت ہوتا ہے کہ دنیا اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ اس کے باوجود محض رضائے الٰہی کے لئے وہ ان تمام چیزوں کو چھوڑ دیتا ہے تو رب تعالیٰ کی محبت کا مستحق بن جاتا ہے اور اس کے مقبول بندوں میں اس کا شمار ہونے لگتا ہے۔

☆ با کرامت نوجوان:

الروض الفائق صفحہ نمبر 166 پر نقل ہے۔ حضرت مالک بن دینار علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ایک سفر کے دوران مجھے سخت پیاس لگی تو میں پانی کی تلاش میں ایک وادی کی جانب چل پڑا۔ اچانک میں نے ایک خوف ناک آواز سنی تو سوچا: شاید کوئی درندہ ہے جو میری طرف آ رہا ہے۔ چنانچہ میں بھاگنے ہی والا تھا کہ پہاڑوں سے کسی نے مجھے پکار کر کہا۔ اے انسان! ایسا کوئی معاملہ نہیں جس طرح تم سمجھ رہے ہو۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا ایک ولی ہے جس نے شدت حسرت سے ایک لمبی سانس لی تو اس کی آواز بلند ہوگئی۔ جب میں اپنے راستے کی جانب واپس پلٹا تو ایک نوجوان کو عبادت میں مشغول پایا۔ میں نے اسے سلام کیا اور اپنی پیاس کا بتایا تو اس نے کہا: اے مالک! اتنی بڑی سلطنت میں تجھے پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں ملا۔ پھر وہ چٹان کی طرف گیا اور اسے ٹھوکر مار کر کہنے لگا: ''اس ذات کی قدرت سے ہمیں پانی سے سیراب کر جو بوسیدہ ہڈیوں کو بھی زندہ فرمانے پر قادر ہے۔'' اچانک چٹان سے پانی ایسے بہنے لگا جیسے چشمے سے بہتا ہے۔ میں نے جی بھر کر پانی پینے کے بعد عرض کی ''مجھے ایسی چیز کی نصیحت فرمائیے جس سے مجھے نفع ہوتا رہے'' تو اس نے کہا: تنہائی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو جائیے۔

وہ (رب تعالیٰ) آپ کو جنگلات میں پانی سے سیراب کردے گا۔ اتنا کہہ کر وہ اپنے راستے پر چلا گیا۔

☆جوانی کو غنیمت جانیئے:

مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الرقاق دوسری جلد صفحہ نمبر 245 پر حدیث نمبر 5174 نقل ہے۔ حضرت عمرو بن میمون اودی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: پانچ (چیزوں) کو پانچ سے پہلے غنیمت جانو۔

☆بڑھاپے سے پہلے جوانی کو

☆بیماری سے پہلے تندرستی کو

☆فقیری سے پہلے امیری کو

☆مصروفیت سے پہلے فرصت کو اور

☆موت سے پہلے زندگی کو

اے ملت کے جوانو! جوانی کھیل کود میں گنوا کر بڑھاپے میں جبکہ اعضاء بے کار ہو جائیں، کثرت عبادت کی خواہش کرنا بے وقوفی ہے، جو کرنا ہے، جوانی میں کر لو کہ جوان نیکوکار شخص کا بہت بڑا درجہ ہے لہذا صحت، جوانی، مالداری اور

زندگی کورائیگاں (یعنی ضائع) نہ جانے دو۔اس میں نیک اعمال کرلو۔یہ نعمتیں بار بارنہیں ملتیں۔میاں محمد بخش علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

سدا نہ حسن جوانی رہندی، سدا نہ صحبت یاراں
سدا نہ بلبل باغاں بولے، سدا نہ باغ بہاراں

مطلب یہ کہ یہ حسین جوانی ہمیشہ سلامت نہیں رہتی اور نہ ہی دوست و احباب کی صحبتیں ہمیشہ باقی رہتی ہیں۔باغ میں روزانہ چہچہانے والی بلبلیں اور باغ کی بہاریں بھی سدا رہنے والی نہیں۔

☆نوجوان کا خوف خدا:

حدیث شریف = امام حاکم علیہ الرحمہ اپنی مستدرک کی دوسری جلد صفحہ نمبر 382 پر حدیث نمبر 3338 نقل کرتے ہیں۔حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رب تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ پر یہ آیت نازل فرمائی۔

سورۂ تحریم آیت نمبر 6 میں ارشاد ہوتا ہے۔

القرآن: یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں

تو محبوب خدا ﷺ نے ایک دن صحابہ میں اس آیت کی تلاوت فرمائی۔ ایک نوجوان یہ آیت سن کر بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا۔ حضور ﷺ نے اپنا دست رحمت اس کے دل پر رکھا تو وہ دھڑک رہا تھا۔ پھر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اے نوجوان! کہو ''لا الہ الا اللہ'' اس نے یہ کلمہ پڑھا تو آپ ﷺ نے اسے جنت کی بشارت دی۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا وہ ہم میں سے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا: یہ (وعدہ) ہر اس شخص کے لئے جو میرے حضور کھڑا ہونے سے ڈرا اور میرے وعدۂ (عذاب) سے خوف زدہ ہوا۔

☆ایک جوان کی نماز:

کتاب روض الریاحین بحوالہ کتاب بزمِ اولیاء صفحہ نمبر 309 پر نقل ہے۔ حضرت منصور بن عمار علیہ الرحمہ نے ایک جواں سال کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ وہ خوف سے لرز رہا تھا اور اس کی نماز کا طریقہ اہل خشوع جیسا تھا۔ حضرت

منصور بن عمار علیہ الرحمہ نے سوچا: یقیناً یہ کوئی ولی اللہ ہے، جب وہ نماز ختم کر چکا تو انہوں نے سلام کیا اور کہا:

''تمہیں معلوم ہے جہنم میں ایک وادی ''لظٰی'' ہے جو کھال کھینچ لے گی، وہ اس شخص کو پکڑ لے گی، جس نے روگشی کی ہوگی، بے رخی سے پیش آیا ہوگا اور مال جمع کر کے اٹھا رکھا ہوگا''

یہ باتیں سنیں تو نوجوان غش کھا کر گر پڑا پھر کچھ دیر بعد ہوش آیا اور اس نے کہا: کچھ اور بھی سناؤ۔ حضرت منصور علیہ الرحمہ نے یہ آیت تلاوت کی۔

القرآن: یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا وَّقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں

یہ آیت سن کر وہ نوجوان گر پڑا اور انتقال کر گیا۔ میں نے دیکھا کہ اس کے سینے پر قدرتی قلم سے یہ تحریر ہے۔

''سو وہ پسندیدہ زندگی بسر کرے گا۔ بلند و بالا جنت میں۔ جس کے خوشے (پھلوں کی کثرت کے باعث) جھکے ہوئے ہوں گے۔

انتقال کی تیسری شب حضرت منصور بن عمار علیہ الرحمہ نے اس نوجوان کو دیکھا کہ وہ حسین وجمیل تخت پر بیٹھا ہے اور سر پر تاج چمک رہا ہے۔ انہوں نے پوچھا: رب تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ جواب دیا: میرے رب نے مجھے بخش دیا۔

☆ نوجوان کو اجازت نامہ ملا:

روض الریاحین صفحہ نمبر 113 پر بحوالہ کتاب بزم اولیاء صفحہ نمبر 192 پر نقل ہے۔ حضرت ذوالنون مصری علیہ الرحمہ نے خانۂ کعبہ کے طواف کے دوران ایک نوجوان کو دیکھا جو پیہم نماز پڑھتا اور رکوع وسجود کرتا چلا جاتا تھا۔ رکنے کا نام ہی نہ لیتا۔ انہوں نے پاس جا کر کہا: تم نماز پر نماز پڑھتے چلے جا رہے ہو؟ (واپس کب چلنا ہے؟) جواب دیا: میں از خود واپس کیسے جاؤں؟ انتظار ہے کہ اجازت ملے تو جاؤں۔

حضرت ذوالنون مصری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ اتنے میں، میں نے دیکھا کہ اس نوجوان کے اوپر ایک رقعہ گرا جس میں یہ لکھا ہوا تھا "یہ خط خدائے عزیز و غفار کی جانب سے اس بندۂ شاکر ومخلص کے لئے ہے، واپس جا تیرے اگلے پچھلے گناہ معاف ہیں"

☆بصرہ کا نوجوان:

الروض الفائق فی المواعظ والرقائق (مترجم) کے صفحہ نمبر 433 پر یہ واقعہ نقل ہے کہ بصرہ میں رضوان نامی ایک نوجوان رہتا تھا۔ وہ اکثر کھیل کود اور نافرمانیوں میں مبتلا رہتا، آوارہ گردی اور سرکشی میں وہ اپنی مثال آپ تھا۔ اچھے کاموں میں اس کا سایہ تک نظر نہ آتا تھا اور برے کاموں میں وہ بالکل پیش پیش ہوتا۔ عالم یہ تھا کہ رات بھر شراب کے نشے میں مست رہتا، گویا اس پر بدبختی غالب تھی اور شیطان نے اسے پورے طور پر گمراہ کر رکھا تھا۔ ایک دن وہ شراب کے نشے میں مدہوش تھا اور نافرمان دوست بھی اس کے ساتھ تھے کہ اس نے ایک فقیر دیکھا جو راستے پر چلتے چلتے چند اشعار گنگنا رہا تھا۔ جس کا مفہوم کچھ یوں ہے:

''جب تو کسی دن اہل زمانہ سے تنہائی میں ہو تو یوں نہ کہہ کہ میں خلوت میں ہوں بلکہ یوں کہہ کہ مجھ پر ایک نگہبان ہے اور اللہ پاک کو لمحہ بھر بھی غافل نہ جان اور نہ یہ گمان کر کہ اس پر کوئی بات پوشیدہ ہے''

یہ نصیحت بھرا کلام سنتے ہی نوجوان رونے لگ گیا۔ اس نے فقیر کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر کہا کہ وہ یہ اشعار دوبارہ پڑھے۔ فقیر نے اشعار دوبارہ پڑھے۔

نوجوان نے اسے اپنی مجلس میں آنے کا اصرار کیا۔ چنانچہ وہ چلا آیا۔ نوجوان کہنے لگا: یا سیدی! اللہ تعالیٰ کی قسم! آپ کی زیارت ہمارے لئے باعث سعادت ہے۔ ہمیں آپ کی آواز اور نغمہ بھلا لگا لہذا اپنے نغموں سے ہماری زندگی کو پاکیزہ فرما دیں چنانچہ فقیر نے چند اشعار پڑھنا شروع کر دیئے جس کا مفہوم کچھ اس طرح ہے۔

''اللہ تعالیٰ کا رزق کھا کر بھی تو اس کی نافرمانی کرتا ہے۔ جب تو اس کی مخلوق سے چھپتا ہے تو وہ تجھے دیکھ رہا ہوتا ہے۔ اے انسان! اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچ۔ تو جو بھی گناہ کرتا ہے وہ تجھے دیکھ رہا ہوتا ہے اور جانتا ہے''

نوجوان پھر رونے لگا اور روتے روتے بے ہوش ہو گیا۔ جب اسے ہوش آیا تو اس نے شراب کے برتن توڑ ڈالے اور فقیر کی طرف متوجہ ہو کر عرض کی۔ یا سیدی! کیا میری توبہ قبول ہو جائے گی؟

اس نے جواب دیا۔ یہ رب تعالیٰ سے صلح کی گھڑی ہے۔ اللہ کریم نے تجھے نیکی کے دروازے پر لوٹنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ آج تیرے گناہ معاف کر دیئے جائیں تو تیرے لئے کتنی بڑی سعادت ہے لہذا تم بارگاہ الٰہی میں سچی توبہ کر لو۔

نوجوان نے پھر چیخ ماری۔ اس پر غشی طاری ہو گئی اور زمین پر گر گیا۔ جب

افاقہ ہوا تو عرض کرنے لگا۔ یا سیدی! کیا مجھ سے گزشتہ گناہوں کا مواخذہ ہوگا؟ فقیر نے کہا...... نہیں، اللہ تعالیٰ کی قسم! خالص محبت کتنی عمدہ ہے محبّین کے لئے دوری کے بعد لذتِ قرب کتنی اچھی ہے! پھر قرب کے بعد ہجر و فراق کی گھڑی کتنی شدید ہے۔ آج ہی نیکیوں پر کمر بستہ ہو جا اور گزشتہ گناہوں کو روک کر درویشی اختیار کر لے۔ تیرے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

یہ سن کر نوجوان کے آنسو بہنے لگے اور اس کے دوست بھی رونے لگے پھر انہوں نے توبہ کی اور لباس زیب و زینت اتار پھینکا۔ نوجوان نے رب تعالیٰ کے حضور سچی توبہ کی اور پچھلے برے اعمال پر بے حد شرمسار ہوا۔ ساری رات خوف خدا میں روتے روتے فقیر کے پاس گزاری۔

جب سحری کا وقت ہوا تو اسے پھر اپنے گناہ اور نافرمانیاں یاد آ گئیں چنانچہ اس کے منہ سے ایک زوردار چیخ نکلی اور آنکھوں سے آنسو نکلنا شروع ہوئے اور اس پر غشی طاری ہوگئی۔ جب فقیر نے اسے حرکت دے کر دیکھا تو اس نوجوان کا انتقال ہو چکا تھا۔

☆ نیک اور پرہیزگار نوجوان:

کتاب روض الریاحین کے صفحہ نمبر 49 پر نقل ہے کہ حضرت ذوالنون مصری

علیہ الرحمہ ایک مرتبہ ملک شام تشریف لے گئے۔ آپ کا گزر ایک نہایت سرسبز و شاداب خوش نما باغ سے ہوا۔ تو آپ نے دیکھا کہ ایک نوجوان سیب کے درخت کے نیچے نماز میں مشغول ہے۔ آپ کو اس صالح جوان سے ہم کلامی کا اشتیاق ہوا۔ جب اس نے سلام پھیرا تو آپ نے اسے اپنی جانب متوجہ کرنے کی کوشش کی تو اس نے جواب دینے کے بجائے زمین پر یہ شعر لکھ دیا۔

منبع اللسان الکلام لانہ
کھف البلاء و جالب الافات
فاذا نطقتفکن لربک ذاکرا
لاتنسہ واحمدہ فی الحالات

یعنی زبان کلام سے روک دی گئی ہے کیونکہ یہ (زبان) طرح طرح کی بلاؤں کا غار اور آفات لانے والی ہے۔ اس لئے جب بولو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو، اسے کسی وقت فراموش نہ کرو اور ہر حال میں اس کی حمد بجالاتے رہو۔

نوجوان کی اس تحریر کا آپ کے قلب انور پر گہرا اثر ہوا اور آپ پر گریہ طاری ہو گیا۔ جب افاقہ ہوا تو آپ علیہ الرحمہ نے بھی جواباً زمین پر انگلی سے یہ اشعار لکھ دیئے۔

وما من کاتب الا سیبلی

ویبقی الدھر ما کتبت یداہ
فلا تکتب بکفک غیر شئ
یسرک فی القیامۃ ان تراہ

یعنی ہر لکھنے والا ایک دن قبر میں جا ملے گا مگر اس کی تحریر ہمیشہ باقی رہے گی۔ اس لئے اپنے ہاتھ سے ایسی بات لکھو جسے دیکھ کر بروز قیامت تمہیں خوشی ملے۔

حضرت ذوالنون مصری علیہ الرحمہ کا بیان ہے کہ میرا نوشتہ (تحریر) پڑھ کر اس نیک نوجوان نے ایک چیخ ماری اور اپنی جان، جان آفریں کے سپرد کر دی۔ میں نے سوچا کہ اس کی تجہیز و تکفین کا انتظام کر دوں مگر ہاتف غیبی نے آواز دی: ذوالنون! اسے رہنے دو، رب تعالیٰ نے اس سے عہد کیا ہے کہ فرشتے تیری تجہیز و تکفین کریں گے۔

یہ سن کر آپ باغ کے ایک گوشہ میں مصروف عبادت ہو گئے اور چند رکعات پڑھنے کے بعد دیکھا تو وہاں اس نوجوان کا نام ونشان بھی نہ تھا۔

محترم حضرات! آپ نے نیک و پرہیز گار نوجوانوں کے واقعات سنے اور ساتھ ساتھ جوانی میں توبہ اور اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعامات کا بھی ذکر سنا، یقینا جوانی میں جنہوں نے اپنے رب کو منا لیا۔ ان پر خوب رب تعالیٰ

نوازشیں فرماتا ہے اور جو کھیل کود اور فضولیات میں اپنی جوانی جیسی نعمت ضائع کردیتے ہیں۔ وہ جوانی گزر جانے کے بعد پچھتاتے ہیں۔ اس ضمن میں ایک حکایت سنئے اور جن کے پاس اب بھی جوانی جیسی نعمت موجود ہے۔ وہ اس کی قدر کرلیں۔

☆جوانی کی تلاش:

ایک بوڑھا شخص کہیں سے گزر رہا تھا۔ بڑھاپے کی وجہ سے اس کی کمر اس قدر جھکی ہوئی تھی کہ چلتے ہوئے یوں لگتا تھا کہ یہ بوڑھا شخص زمین سے کچھ تلاش کررہا ہے۔ ایک نوجوان کو مذاق سوجھا اور کہنے لگا: بابا جی! کیا تلاش کررہے ہو؟ بات اگرچہ غصہ دلانے والی تھی مگر اس بوڑھے نے صبر و برداشت اور سمجھداری کا کمال مظاہرہ کرتے ہوئے فرمایا: بیٹا! میں اپنی جوانی تلاش کررہا ہوں۔ تیکھے جملے کا یہ خلاف توقع حیران کن جواب سن کر وہ نوجوان چونکا اور کہنے لگا: بابا جی! آپ کی بات مجھے سمجھ نہیں آئی۔ کیا جوانی بھی کبھی ڈھونڈی جاسکتی ہے؟ اور کیا یہ ایک دفعہ گم ہوکر پھر کبھی کسی کو ملی ہے؟ فرمایا...... بیٹا! یہی تو افسوس ہے کہ جب جوانی کی نعمت میرے پاس تھی، اس وقت اس کی پاسداری نہ کرسکا اور آج جب میں اس سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ تب اس کی اہمیت کا احساس ہوا۔ کاش مجھے جوانی کا

زمانہ ایک بار پھر مل جاتا تو ماضی میں ہونے والی غلطیوں اور کوتاہیوں کی تلافی کرتا اور خوب دل لگا کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا۔

پھر ایک آہ کھینچی اور کہا! افسوس صد افسوس! میں اپنی جوانی کی دولت لٹا بیٹھا۔ لیکن اب پچھتائے کیا ہوت، جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔ میں نے جوانی کی ناقدری کی، اس وقت نیکی کی نہ آخرت کی کوئی تیاری کی اور یونہی میری جوانی غفلت کے بستر پر سوتے گزر گئی۔ اب جبکہ بڑھاپا طاری ہو گیا تو صحت کمزور اور جسم لاغر ہو گیا۔ کثرت عبادت کا شوق تو پیدا ہوا لیکن بڑھاپے کے سبب حوصلہ ساتھ چھوڑ گیا۔

پھر وہ بوڑھا اس نوجوان کو نصیحت کرتا ہے کہ اے بیٹا! اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے ابھی تم نوجوان ہو۔ اس سے فائدہ اٹھا لو، عبادت پر کمر بستہ ہو جاؤ، کمر جھکنے سے پہلے رب تعالیٰ کے حضور سر کو جھکا لو، ورنہ بڑھاپے میں میری طرح کمر جھکائے جوانی کو تلاش کرتے پھرو گے لیکن حسرت وندامت کے سوا کچھ نہ ملے گا۔ کفِ افسوس ملتے رہو گے لیکن ہاتھ کچھ نہ آئے گا اور حالات کا کچھ اس طرح سے سامنا ہو گا۔ بچپن کھیل میں کھویا، جوانی نیند بھر سویا۔

اس نصیحت کا اس نوجوان پر اتنا اثر ہوا کہ اس دن عہد کر لیا کہ میں جوانی کی قدر کرتے ہوئے پرہیزگاری کی زندگی بسر کروں گا۔

☆حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا جوانوں کو پیغام:

لباب الاحیاء صفحہ نمبر 352 پر نقل ہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے انتقال کا جب وقت قریب آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے بٹھاؤ۔ جب بٹھایا گیا تو آپ ذکر اللہ اور تسبیح میں مشغول ہو گئے۔ پھر روتے ہوئے آپ نے اپنے آپ کو مخاطب کر کے (بطور عاجزی) فرمانے لگے "اے معاویہ! اب بڑھاپے اور کمزوری کے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر یاد آیا۔ اس وقت کیا تھا جب جوانی کی شاخ تر و تازہ تھی"

☆جوانوں کو نصیحت:

امام غزالی علیہ الرحمہ اپنی کتاب مکاشفۃ القلوب کے صفحہ نمبر 87 پر تحریر فرماتے ہیں۔ حضرت منصور بن عمار علیہ الرحمہ نے ایک نوجوان کو نصیحت کرتے ہوئے کہا۔ اے جوان! تجھے تیری جوانی دھوکے میں نہ ڈالے، کتنے ہی جوان ایسے تھے جنہوں نے توبہ کو موخر اور اپنی امیدوں کو بڑھا دیا۔ موت کو بھلا دیا اور کہتے رہے کہ کل توبہ کر لیں گے۔ پرسوں توبہ کر لیں گے یہاں تک کہ اسی غفلت میں ملک الموت آ گئے اور وہ غافل اندھیری قبر میں جا سوئے۔ انہیں نہ مال نے، نہ غلاموں نے، نہ اولاد اور نہ ہی ماں باپ نے کوئی فائدہ دیا۔

محترم حضرات! پورے بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ مسلمان اپنی جوانی کو غنیمت جانتے ہوئے اس جوانی کو اچھے کاموں میں گزارے۔ یہ وقت گزر گیا تو پھر کچھ بھی ہاتھ نہیں آئے گا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہر ہر لمحہ اپنی اور اپنے محبوب ﷺ کی اطاعت کرنا نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

اچھی نیتوں پر
اجروثواب

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغۡوِ فِیۡۤ اَیۡمَانِکُمۡ وَلٰکِنۡ یُّؤَاخِذُکُمۡ بِمَا کَسَبَتۡ قُلُوۡبُکُمۡ

صَدَقَ اللّٰہُ مَوۡلَانَا الۡعَظِیۡمِ وَبَلَّغَنَا رَسُوۡلُہُ النَّبِیُّ الۡکَرِیۡمِ وَ نَحۡنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیۡنَ وَالشَّاکِرِیۡنَ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید سورۂ بقرہ کی آیت نمبر 225 تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے محبوب ﷺ کے صدقے و طفیل مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم تمام مسلمانوں کو حق کو سن کر اسے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

اللہ تعالیٰ نے جن و انس کو اپنی عبادت کے لئے پیدا فرمایا۔ یہ بھی بندۂ مومن پر اس کریم پروردگار کا خاص کرم ہے کہ وہ نیکیوں کی توفیق اور گناہوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ یاد رہے اعمال کا دارومدار نیتوں پر موقوف ہے۔ بے شک اعمال نیتوں کے ساتھ ہیں اور ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی۔ اب سب سے پہلے نیت کی تعریف سنتے ہیں۔

☆نیت کی تعریف:

شرح التلویح علی التوضیح جلد اول صفحہ نمبر 210 پر علامہ سعد الدین تفتازانی علیہ الرحمہ نیت کی تعریف یوں بیان کرتے ہیں کہ دل سے اپنے عمل کو صرف اللہ تعالیٰ کے لئے کرنے کا ارادہ کرنا نیت کہلاتا ہے۔

علامہ تفتازانی علیہ الرحمہ کی اس تعریف میں اولیت رب کی رضا اور اسی ذات کے لئے ہر عمل کا دارومدار ہونا چاہئے۔ بقیہ تمام نیتیں اس کے بعد کریں۔ ہر جائز کام میں ایک سے زیادہ اچھی نیتیں کی جاسکتی ہیں اور اس طرح وہ عمل عبادت بن جاتا، ثواب بڑھتا اور بندہ اعلیٰ درجات پالیتا ہے تو اس سے بڑا نقصان کیا ہوگا کہ بندہ غفلت و بھول کے سبب اپنے عمل میں نیت ہی نہ کرے، یا ایک سے زیادہ نیتیں نہ کرے۔ امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان محدث

بریلی علیہ الرحمہ اپنی کتاب فتاویٰ رضویہ کی تیئیسویں جلد کے صفحہ نمبر 157 پر فرماتے ہیں۔ جب کام کچھ بڑھتا نہیں، صرف نیت کر لینے میں ایک نیک کام کے دس ہو جاتے ہیں تو ایک ہی نیت کرنا کیسی حماقت اور بلا وجہ اپنا نقصان ہے۔

اب آپ کی خدمت میں نیت کے فضائل اور اس کی اہمیت کے متعلق احادیث پیش کرتا ہوں، جنہیں سن کر آپ کا ایمان تازہ ہوگا اور اچھی نیتوں کی طرف دل مائل ہوگا۔

☆اعمال کا دار و مدار:

حدیث شریف = بخاری شریف کتاب بدء الوحی میں پہلی حدیث نقل ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی، لہٰذا جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لئے ہے تو اس کی ہجرت اللہ و رسول ﷺ کی طرف ہے اور جس کی ہجرت دنیا کا پانے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لئے ہے تو اس کی ہجرت اسی طرف ہے جس کی اس نے نیت کی۔

محترم حضرات! امیر المومنین فی الحدیث حضرت امام بخاری علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب صحیح بخاری کا آغاز اسی حدیث پاک سے کیا اور خطبہ کی جگہ اس حدیث

پاک کو رکھا۔

☆ حدیث شریف کے اسباب:

کشف المشکل جلد اول صفحہ نمبر 16 دار الکتب العلمیہ بیروت میں نقل ہے کہ جس طرح قرآن مجید کی آیات کے شان نزول اور اسباب ہوتے ہیں۔ اسی طرح بعض احادیث کے بھی اسباب ہوتے ہیں۔ اس حدیث کا سبب یہ ہے کہ ایک شخص نے مکہ میں ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا تھا۔ وہ عورت ہجرت کر کے مدینہ چلی گئی، وہ شخص بھی اس سے نکاح کی رغبت میں مدینہ چلا گیا۔ اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے یہ حدیث بیان فرمائی کہ (اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی لہذا جس کی ہجرت اللہ اور رسول کے لئے ہے تو اس کی ہجرت اللہ اور رسول کی طرف ہے اور جس کی ہجرت دنیا کو پانے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لئے ہے تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے جس کی اس نے نیت کی) اس شخص کو مہاجر اُمّ قیس کہا جاتا تھا۔

محترم حضرات! شارحین فرماتے ہیں کہ اعمال میں مقدار کا تعین ان کی نیتوں سے ہوتا ہے۔ مثلاً مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے جانا ایک عمل ہے۔ اگر اس میں انسان کئی کاموں کی نیت کر لے تو اس کو کئی کاموں کا ثواب ملے گا مثلاً وہ

نیت یہ کرے کہ راستے میں اس کو جو مسلمان ملے گا، وہ اس کو سلام کرے گا۔ اگر اس نے پہلے سلام کیا تو اس کے سلام کا جواب دے گا۔ اگر کوئی ضرورت مند سائل ملا تو اپنی حیثیت کے مطابق اس کا سوال پورا کرے گا۔ نیکی کا حکم دے گا، برائی سے روکے گا۔ راستہ میں کوئی پتھر یا تکلیف دہ چیز نظر آئے گی تو اسے ہٹا دے گا۔ نماز کی دوسروں کو بھی دعوت دے گا۔ مسجد میں جب داخل ہوگا تو سیدھا پاؤں داخل کرے گا اور مسجد میں داخل ہونے کی دعا پڑھے گا۔ نفلی اعتکاف کی نیت کرے گا، تو اگر وہ ایک عمل میں متعدد نیک کاموں کی نیت کرے گا تو اس ایک عمل میں اس کو متعدد نیک کاموں کا اجر ملے گا۔

☆روز محشر نیتوں پر اٹھایا جائے گا:

حدیث شریف = ابن ماجہ کتاب الزہد میں حدیث نمبر 4229 نقل ہے۔
نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: روز محشر لوگوں کو ان کی نیتوں پر اٹھایا جائے گا۔

☆مومن کی نیت عمل سے بہتر ہے:

حدیث شریف = طبرانی معجم الکبیر چھٹی جلد صفحہ نمبر 185 پر حدیث نمبر 5942 نقل ہے۔ سرورِ کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔

☆بنی اسرائیل کا ایک شخص:

تفسیر کبیر میں سورۂ بقرہ کی آیت کے تحت امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ ایک حکایت نقل فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل کا ایک شخص قحط کے زمانے میں ریت کے ایک ٹیلے کے پاس سے گزرا تو دل میں کہا: اگر یہ سارا کھانا ہوتا اور میری ملکیت میں ہوتا تو میں اسے لوگوں میں تقسیم کردیتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس وقت کے نبی کی طرف وحی فرمائی کہ فلاں شخص سے فرمادیجئے۔ اللہ تعالیٰ نے تیرا صدقہ قبول کرلیا ہے اور تیری اچھی نیت کو شرف قبولیت سے نوازا ہے۔

سبحان اللہ! محترم حضرات! اگرچہ ہم غریب ہیں مگر کسی کو تنگ دستی میں، فاقہ کشی میں مبتلا یا قرض میں ڈوبا ہوا دیکھ کر اگر دل میں یہ ارادہ کریں کہ میرے پاس اگر کچھ رقم ہوتی تو میں اس کی مدد کردیتا تو اس پر بھی رب تعالیٰ اجر عطا فرمائے گا۔

☆ایک بزرگ کی نصیحت:

ایک شخص نے کسی جگہ اچھا سا مکان بنوایا، جب مکان مکمل ہوگیا تو کسی بزرگ کو دعا کے لئے بلوایا، وہ بزرگ اس کے گھر تشریف لائے اور دعا فرمائی۔ ان بزرگ نے مکان میں موجود ایک کھڑکی کو دیکھ کر پوچھا کہ یہ کھڑکی کس لئے

بنوائی ہے؟ وہ شخص عرض گزار ہوا۔ حضور! روشنی کے لئے بنوائی ہے۔ یہ سن کر وہ بزرگ فرمانے لگے کہ اگر تو اس نیت سے کھڑکی بنواتا کہ اس کھڑکی سے اذان کی آواز آئے گی تو تجھے روشنی کے ساتھ ساتھ اس نیت کا اجر بھی ملتا۔

☆ سنت کی نیت پر اجر:

امام علی قاری علیہ الرحمہ کتاب الشفاء کی شرح میں ایک مقام پر لکھتے ہیں کہ مسلمانو! دانت صاف کرنے کی نیت سے مسواک استعمال مت کرو، بلکہ اس نیت سے مسواک کرو کہ یہ نبی پاک ﷺ کی سنت ہے۔ اس نیت سے تمہارے دانت بھی صاف ہو جائیں گے اور تمہیں سنت کا ثواب بھی ملے گا۔

☆ فقط نیت پر اجر:

تفسیر روح المعانی تیرہویں جلد صفحہ نمبر 462 پر علامہ امام آلوسی علیہ الرحمہ حدیث پاک نقل فرماتے ہیں کہ فرشتے جب بندے کا نامۂ اعمال لے کر بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوتے ہیں تو رب تعالیٰ ان سے ارشاد فرماتا ہے، اس کے لئے ایسا ایسا ثواب لکھو، فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اس بندے نے تو یہ عمل نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اس نے اس کی نیت کی تھی۔ (یعنی صرف نیت کی وجہ سے اجر و ثواب لکھ دیا گیا)

حدیث شریف = مسلم شریف، کتاب الایمان میں حدیث نمبر 128 نقل ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نگہبان فرشتوں (یعنی کراماً کاتبین) سے فرماتا ہے۔ جب میرا بندہ گناہ کا ارادہ کرے تو اسے مت لکھو، اگر وہ اس کو کر گزرے تو ایک گناہ لکھو اور جب وہ نیکی کا ارادہ کرے اور اسے نہ کرے تو ایک نیکی لکھو اور اگر کرلے تو دس نیکیاں لکھو۔

حدیث شریف = مسلم شریف کتاب الایمان میں حدیث نمبر 130 نقل ہے: جو نیکی کا ارادہ کرے مگر اسے نہ کرے تو اس کے لئے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور جو نیکی کا ارادہ کرے پھر اسے کرلے تو اس کے لئے سات سو گنا تک ثواب لکھا جاتا ہے اور جو گناہ کا ارادہ کرلے اور اسے نہ کرے تو اس کے لئے کوئی گناہ نہیں لکھا جاتا اور اگر کر گزرے تو ایک گناہ لکھ دیا جاتا ہے۔

محترم حضرات! محبوب خدا ﷺ کے صدقے و طفیل اس اُمّت پر کتنا اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ گناہ کا ارادہ کرے تو ایک بھی گناہ نہ لکھا جائے اور اگر نیکی کا ارادہ کرے تو اسی وقت نیکی لکھ دی جاتی ہے اور اگر نیکی کرلے تو سات سو گنا تک ثواب لکھا جاتا ہے مثلاً اگر کوئی شخص یہ نیت کرے کہ مسجد سے باہر نکل کر اتنی رقم کسی غریب کو دوں گا تو اسی وقت اس کے نامۂ اعمال میں ایک نیکی لکھ دی گئی اور

اگر غریب کی مدد کردی تو سات سو گنا اجر لکھ دیا جائے گا۔ ایسے ہی کسی شخص نے یہ ارادہ کیا کہ گھر پہنچ کر ڈرامہ یا فلم دیکھوں گا تو اس کے نامۂ اعمال میں ایک بھی گناہ نہیں لکھا جائے گا مگر جب گناہ کرے گا تو اس وقت ایک گناہ لکھا جائے گا۔

☆ نیت کے متعلق علمائے اسلام کے اقوال:

1......حلیۃ الاولیاء تیسری جلد میں صفحہ نمبر 82 پر نقل ہے: حضرت یحییٰ بن کثیر علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: نیت کو سیکھو کہ یہ عمل سے زیادہ پختہ ہوتی ہے۔

2......جامع العلوم والحکم صفحہ نمبر 23 پر نقل ہے۔ حضرت سیدنا زید شامی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: مجھے یہ پسند ہے کہ میرے لئے ہر شے میں کوئی نہ کوئی نیت ہو، حتیٰ کہ کھانے اور پینے میں بھی۔

3......جامع العلوم والحکم صفحہ نمبر 23 پر نقل ہے کہ حضرت داؤد طائی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ میں نے یہی دیکھا ہے کہ ساری بھلائی کو اچھی نیت ہی جمع کرتی ہے۔

4......جامع العلوم والحکم صفحہ نمبر 23 پر نقل ہے کہ سلف صالحین سے منقول ہے کہ جسے یہ پسند ہو کہ اس کے عمل کو پایۂ تکمیل تک پہنچا دیا جائے تو اپنی نیت اچھی کرے۔

5......احیاء العلوم جلد پانچویں صفحہ نمبر 89 پر امام محمد غزالی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں۔حضرت ابن مبارک علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ بہت سے چھوٹے اعمال کو نیت بڑا کر دیتی ہے اور بہت سے بڑے اعمال کو نیت چھوٹا کر دیتی ہے۔

☆ایک عبادت میں کثیر نیتیں:

بندۂ مومن ایک عبادت میں کئی نیتیں کر کے مختصر وقت میں ثواب کا ڈھیروں خزانہ اکھٹا کرسکتا ہے۔اب مختصر مختصر آپ کی خدمت میں نیتیں عرض کرتا ہوں۔ آپ اسے یاد رکھ لیں اور جیسے جیسے جس عبادت کے کرنے کا موقع آئے۔ یہ نیتیں یاد سے کر کے خوب ثواب کمائیں۔

مسجد میں بیٹھنے کی بارہ نیتیں:

1...... جماعت کے ساتھ نماز پڑھوں گا اور جماعت کی حفاظت کروں گا۔

2......جماعت سے پہلے کی سنتیں پڑھوں گا۔

3......مسجد میں بیٹھنے والے مسلمانوں کے مجمع میں اضافے کی نیت کرے۔

4......ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار کے لئے وہاں جمے رہنے کی نیت کرے۔

5...... اپنے کان، آنکھوں، زبان اور دیگر اعضاء کو ممنوعہ چیزوں سے

بچانے کی نیت کرے۔

6......مسجد میں بیٹھنے والا باہر نکلنے تک مسجد میں اعتکاف کی نیت کرے۔

7......اگر میسر آیا تو علم حاصل کروں گا اور ذکر کے حلقے میں شرکت کروں گا۔

8......کسی نیک مسلمان سے اچانک ملاقات ہوگئی تو اس سے فائدہ اٹھاؤں گا۔

9...... بارگاہ الٰہی سے نزول رحمت کے انتظار کی نیت کرے تاکہ میں بھی ان میں سے ہوجاؤں، جنہیں رحمت ڈھانپ لیتی ہے۔

10......نیت کرے کہ شاید وہ مسلمان بھائیوں سے حیا اور ان کی نفرت و بیزاری کے خوف سے گناہوں کو چھوڑ دے۔

11......عذاب الٰہی سے چھٹکارے کی نیت کرے۔ یوں وہ اپنی امیدوں میں کمی کرنے والا اور اپنی دنیاوی زندگی کی تعمیر و ترقی سے بے رغبت ہوگا۔

12...... اللہ تعالیٰ کے لئے بنائے گئے دوستوں سے ملاقات کی نیت کرے۔

☆ملاقات کی آٹھ اچھی نیتیں:

مسلمان سے ملاقات کی آٹھ اچھی نیتیں جن میں اجر وثواب ہے۔

1......مسلمان بھائی کی حرمت، عزت اور مقام ومرتبہ کی خاطر اس سے ملاقات کرنا۔

2......مسلمان بھائی کو مانوس کرنے اور اس کے دل کو اپنے لئے بدلنے کی نیت سے ملاقات کرنا تاکہ دونوں کے درمیان (مزید) محبت پیدا ہو۔

3......مومن کے دل میں خوشی داخل کرنے کی نیت سے ملاقات کرنا۔

4......حضور ﷺ کے طریقے کی پیروی کے لئے ملاقات کرنا۔

5......اس نیت سے ملاقات کرنا کہ مسلمان بھائی سے ملاقات گناہوں کے کفارے اور خطاؤں کے مٹنے کا سبب ہے۔

6......اس نیت سے ملاقات کرنا کہ مسلمان بھائی کو دیکھ کر برکتیں ملیں گی اور اس کے قرب کا فائدہ اٹھا کر اپنے دل کی دوا کروں گا۔

7......مسلمان بھائی کو اپنا حال سنانے اور اس سے اپنے دین کے متعلق نصیحت حاصل کرنے کے لئے ملاقات کرنا۔

8......محبت الٰہی کی تلاش کی نیت سے ملاقات کرنا۔

☆زیارت قبور (قبرستان جانے) کی چھ نیتیں:

1......حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع و پیروی کروں گا۔

2......آخرت، قبر اور موت کی حالت کو یاد کروں گا۔

3......اپنے دوستوں، رشتے داروں اور دیگر مسلمانوں کے لئے دعا کروں گا۔

4......زیارت قبور سے خود کو نصیحت کروں گا۔

5......فوت شدگان کے بعض حقوق ادا کروں گا۔

6......حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس حکم پر عمل کروں گا کہ تم قبروں کی زیارت کیا کرو۔

☆ گاڑی چلانے کی چار نیتیں:

1......سواری کی دعا کا ہمیشہ خیال رکھوں گا۔

2......حاجت مندوں اور کمزوروں کے کاموں میں مددگار بنوں گا۔

3...... پیدل چلنے والوں اور بیٹھے ہوؤں کو سلام کروں گا۔

4......ٹریفک قوانین کی پاسداری کروں گا۔

☆ کھانا کھانے کی نو نیتیں:

1......اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری پر قوت حاصل کروں گا۔

2......اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کروں گا۔

3......اطاعت میں مستعد (تیار) رہنے کے لئے اہل جنت کے کھانے کو یاد کروں گا۔

4......گناہوں سے دور رہنے کے لئے دوزخیوں کے کھانے کو پیش نظر رکھوں گا۔

5......کھانا عطا کرنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاؤں گا۔

6......کھانے کے آداب پر عمل کروں گا۔

7......مسلمانوں کے دل میں خوشی داخل کروں گا۔

8......انسانی صحت کی حفاظت کروں گا۔

9......امانت جسم کی حفاظت کروں گا۔

☆قہوہ اور چائے پینے کی چار نیتیں:

1......جن بزرگوں نے قہوہ و چائے استعمال فرمائی ہے، ان کی پیروی کروں گا۔

2......عبادت کے لئے نشاط و تازگی حاصل کروں گا۔

3......کسی کے ہاں چائے پی کر اس میزبان کو خوش کروں گا۔

4......پینے کی سنتوں اور آداب پر عمل کروں گا۔

☆ مریض سے ملاقات کی چھ نیتیں:

1......مسلمان کا حق ادا کروں گا۔

2......حضور ﷺ کے حکم پر عمل کروں گا۔

3......سنت رسول ﷺ کی پیروی کروں گا۔

4......مریض سے اپنے لئے عافیت کی دعا کراؤں گا۔

5......اس کے دل میں خوشی داخل کروں گا۔

6......اس کی ضروریات میں تعاون کروں گا۔

☆ سفر کی گیارہ نیتیں:

1......سفر کے متعلق حکم نبوی کی پیروی کروں گا۔

2......ظاہری و باطنی رزق تلاش کروں گا۔

3......حلال روزی حاصل کروں گا۔

4......ان تمام باتوں میں اللہ تعالیٰ کی رضا کو پیش نظر رکھوں گا۔

5...... جہاں جارہا ہوں، وہاں کے نیک لوگوں کی زیارت کروں گا۔

6......ان بزرگوں کی برکتیں حاصل کروں گا۔

7......سفر میں جو علم حاصل ہوگا، اس سے بندوں کو نفع پہنچاؤں گا۔

8......ناواقفوں کو علم سکھاؤں گا۔

9......گمراہ لوگوں کی درست سمت میں رہنمائی کروں گا۔

10......حدیث شریف میں سفر سے صحت کے ملنے کا ذکر ہے، اسے حاصل کروں گا۔

11......ظاہری و باطنی بیماریوں سے شفا حاصل کروں گا۔

☆ گھڑی استعمال کرنے کی چار نیتیں:

1......اعمال خیر کے لئے اپنے اوقات کی حفاظت کروں گا۔

2......نماز کے اوقات کا خیال رکھوں گا۔

3......وقت کو تقسیم کاری کے ساتھ چلاؤں گا۔

4......اپنے اوقات کا دھیان رکھوں گا۔

☆ نیا کپڑا پہننے کی چھ نیتیں:

1......اپنا ستر چھپاؤں گا۔

2......نعمت کا اظہار کروں گا۔

3......اللہ تعالیٰ کے لئے حمد و شکر بجالاؤں گا۔

4......اللہ تعالیٰ کے لئے عاجزی وانکساری کروں گا۔

5......کسی پر بھی تکبر نہیں کروں گا۔

6...... ان حلّوں (ملبوسات) کو یاد کروں گا جو رب تعالیٰ اہل جنت کو پہنائے گا تاکہ ان کے حصول کے لئے اپنے نفس کو اچھا کروں پھر میرا نفس مجھے نیک اعمال پر ابھارے گا، یہاں تک کہ میں بھی جنتی ہو جاؤں۔

☆بازار جانے کی نو نیتیں:

1......غافلوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کروں گا۔

2......جس سے ملاقات ہوگی، اسے سلام کروں گا۔

3......رزق حلال طلب کروں گا۔

4......اللہ تعالیٰ کی نعمتیں دیکھوں گا اور ان پر شکر ادا کروں گا۔

5......حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء و پیروی کروں گا۔

6......نیکی کا حکم دوں گا اور برائی سے منع کروں گا۔

7......کمزور کی معاونت کروں گا۔

8......مظلوم کی مدد کروں گا۔

9......برائی کو ختم کروں گا ورنہ کم از کم دل میں برا جانوں گا۔

محترم حضرات! یہ مختصر طور پر میں نے چند کاموں پر نیتیں بیان کیں۔ قابل غور بات ہے کہ صرف نیت کر لینے میں ایک نیک کام کے دس ہو جاتے ہیں تو پھر ایک ہی نیت کرنا کیسی حماقت اور بلا وجہ اپنا نقصان ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایسا بنا دے کہ ہم بھی سستی کو دور کرتے ہوئے تھوڑی توجہ دیں تا کہ ایک عمل پر دس نیتوں کے کرنے سے دس گنا اجر و ثواب ملے۔ آمین

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

مجدد کون اور چودہ صدیوں کے مجددین کے کارنامے

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ

صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمِ وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمِ وَ نَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاهِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْن

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید سورۂ مجادلہ سے آیت نمبر 22 تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے محبوب ﷺ کے صدقے وطفیل مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم تمام مسلمانوں کو حق کو سن کر اسے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کاملہ سے اس دین کو قیامت تک باقی رکھنے کی خاطر یہ نظام قائم فرمایا کہ ہر صدی کے سرے پر کم از کم اپنے ایسے ایک بندے کو ضرور کھڑا کرتا ہے جو اپنی بے پناہ خداداد صلاحیتوں کے لحاظ سے تاجدار کائنات ﷺ کا نائب اور مظہر اتم ہوتا ہے۔ وہ اپنے دور میں دین پر پڑی ہوئی گرد و غبار کو صاف کر کے دین کے چہرے کو نکھار دیتا ہے۔ ایسے شخص کو اصطلاح دین میں مجدد کہتے ہیں، جس کی بشارت نبی کریم ﷺ نے عطا فرمائی۔ نبی کریم ﷺ کی حدیث شریف مجدد کے متعلق سماعت فرمائیں۔

حدیث شریف = ابوداؤد شریف میں حدیث نمبر 887 نقل ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے علم کے مطابق نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس اُمّت کے لئے ہر صدی کے سرے پر ایک ایسے شخص کو کھڑا کرتا رہے گا جو اس کے لئے اس کے دین کو درست کر دے گا۔

اس پسندیدہ دین کو ناپسندیدہ بنانے کے لئے اہل باطل روز اول سے برابر کوششیں کرتے رہے۔ آج بھی کر رہے ہیں اور آگے بھی کرتے رہیں گے مگر اہل حق کا گروہ علمائے ربانین اور مجددین اسلام کی مجاہدانہ کوششوں سے یہ دین ہمیشہ غالب رہے گا جیسا کہ پہلے بھی غالب رہا۔

☆ مجدد عطیۂ ربانی ہوتا ہے:

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر کتنا مہربان ہے کہ اپنے محبوب ﷺ کو بھیج کر نجات کی ساری راہوں سے باخبر کر دیا۔ سفید و سیاہ سے واقف کرادیا۔ ساتھ ہی ان کی رکھوالی اور نگہداشت کے لئے علمائے حق کا گروہ مقرر فرمایا۔ مگر اس کے باوجود ہر صدی کے اختتام پر جب فتنے اُٹھتے ہیں، حق و باطل میں فرق کرنا مشکل ہوجاتا ہے تو خالق کائنات خاص اپنی جانب سے مجدد کو بھیج دیتا ہے، تاکہ اُس کی ہدایات کے ذریعہ خدا کے بندے حق سے آشنا ہوسکیں، حق و باطل کا امتیاز کرسکیں اور فتنوں سے نجات پاکر صراط مستقیم پر گامزن ہوسکیں۔ یوں تو دنیا میں روزانہ ہزاروں کی تعداد میں لوگ پیدا ہوتے ہیں مگر مجدد کی آمد عام لوگوں کی طرح نہیں ہوتی بلکہ وہ گمراہی اور فتنوں کے دلدل میں پھنسے ہوئے لوگوں کے لئے عطیۂ ربانی اور انعام الٰہی بن کر جلوہ گر ہوتا ہے اور لوگ پیدا ہوتے ہیں مگر ان نفوس قدسیہ کو رب تعالیٰ بھیجتا ہے۔

☆ مجدد کا کام کیا ہوتا ہے:

مجدد دین کی تجدید کرتا ہے۔ لفظ تجدید یہ عربی زبان میں باب ''تفعیل'' کا مصدر ہے۔ اس کے معنی ہیں: تازہ کرنا، نیا کرنا اور جدت پیدا کرنا۔ حدیث

شریف کے جو الفاظ ہیں ''یجدد لها دینها'' یعنی مجدد کا کام یہ ہے کہ وہ اُمّت کے لئے دین کو تازہ اور صاف وشفاف بنادے۔

علامہ عبدالرؤف مناوی علیہ الرحمہ اپنی کتاب فیض القدیر جلد اول صفحہ نمبر 14 پر فرماتے ہیں کہ مجدد کا کام یہ ہے کہ شرعی احکام جو مٹ چکے ہیں، سنتوں کے آثار جو ختم ہوگئے ہیں اور دینی علوم ظاہری ہوں یا باطنی جو پردۂ خفا میں چلے گئے ہیں، ان کا احیاء کرے یعنی زندہ کرے۔

امام ملا علی قاری علیہ الرحمہ مرقات المفاتیح جلد اول صفحہ نمبر 461 پر فرماتے ہیں کہ مجدد کا کام یہ ہے کہ وہ سنت کو بدعت سے ممتاز کرے۔ علم میں اضافہ کرے اور اہل علم کو عزت وقوت دے اور بدعت اور اہل بدعت کی بیخ کنی کرے۔

خلاصہ یہ ہے کہ مجدد وہی ہوگا جو علوم دینیہ سے واقف ہو اور ساتھ ہی رات دن اپنی توانائیاں سنتوں کے احیاء، اس کی نشر واشاعت اور اہل سنن کی مدد و حمایت میں لگادے اور بدعتوں کو مات دینے، برے امور کو مٹانے اور اہل بدعت کی سرکوبی کے لئے سرگرم رہے۔

☆ تجدید کا دائرہ بڑا وسیع ہے:

علمائے اسلام کے اقوال کو مدنظر رکھ کر تجزیہ کریں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ تجدید کا دائرہ بڑا وسیع ہے۔ محدود نہیں ہے جیسا کہ بعض لوگوں نے سمجھ رکھا ہے۔ اس لئے کہ اسلام کو پھیلانے اور سنتوں کو عام کرنے کے مختلف طریقے ہو سکتے ہیں۔

1...... بدعتوں کے رد میں کتابیں لکھ کر دنیا کو ان کے خطرات سے آگاہ کیا جائے۔

اس سلسلے میں امام غزالی، امام رازی، امام جلال الدین سیوطی اور امام احمد رضا خاں رحمہم اللہ کے نام لئے جا سکتے ہیں۔

2......جن حدود میں حکمرانی ہو، وہاں سے بدعتوں کا قلع قمع کیا جائے اور سنتوں کی نشر و اشاعت کی جائے۔

اس سلسلے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز، حضرت خلیفہ قادر باللہ اور حضرت اورنگ زیب عالمگیر رحمہم اللہ کے نام لئے جا سکتے ہیں۔

3...... اپنے شاگردوں کی ایسی جماعت تیار کردی جائے جو سنتوں کی اشاعت اور بدعتوں کا خاتمہ کرنے میں سرگرم ہو۔

اس سلسلے میں شاہ عبدالحق محدث دہلوی، حضرت ملا محب اللہ بہاری، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اور بحر العلوم علامہ عبدالعلی فرنگی محلی رحمہم اللہ کے نام لئے

جاسکتے ہیں۔

4......ایسے علوم وفنون پر اپنی سچی تحقیقات کی جائیں، زمانہ جن کا محتاج ہو اور جو قرآن وحدیث اور اسلام فہمی میں معین و مددگار ثابت ہوں جیسے صرف، نحو، بلاغت اور لغات عربیہ کی توضیح وتشریح کرنا جن کی روشنی میں علمائے وقت آسانی سے خدمت اسلام کرسکیں۔

اس سلسلے میں علامہ سید مرتضیٰ حسین زبیدی علیہ الرحمہ کا نام لیا جاسکتا ہے۔

5......وعظ وارشاد کے ذریعے اسلامی افکار کی ترویج واشاعت کی جائے اور حال وقال ہر اعتبار سے برائیوں کا سدباب کیا جائے۔

اس سلسلے میں حضرت معروف کرخی، سرکار بغداد حضور غوث پاک، خواجہ غریب نواز اور خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہم اللہ کے نام لئے جاسکتے ہیں۔

6......ظالم و جابر بادشاہ یا کسی صاحب اقتدار کی ماتحتی میں کسی اسلامی اصول کی بے حرمتی اور پامالی کی جارہی ہو اور باطل افکار ونظریات کو اسلامی ثابت کرنے کی کوشش کی جارہی ہو، اس کے خلاف حق وصداقت کی آواز بلند کرکے لوگوں کے ایمان وعقیدے کو محفوظ رکھا جائے۔

اس سلسلے میں حضرت امام احمد ابن حنبل اور امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمہم اللہ کے نام لئے جاسکتے ہیں۔

☆بالغ نظر علماء مجدد کا خطاب دیتے ہیں:

کسی کو مجدد ماننا، اس کے کارناموں اور علمائے محتاطین کے حسن ظن سے پایا جاتا ہے۔ اگر کوئی اس سلسلے میں تامل کرے یا انکار ہی کر بیٹھے، تو شرعاً اس پر کوئی حکم عائد نہیں ہوتا اور نہ کسی کو مجدد ثابت کرنے کے لئے مردم شماری کی ضرورت ہوتی ہے، جیسا کہ بعض برادران عقیدت نے سوچ رکھا ہے اور نہ یہ باتیں جدال ونزاع کی ہیں۔ بالغ نظر علماء حقہ کو اس سلسلے میں اختیار ہے کہ اپنی صوابدید پر کسی کو چاہیں، مجدد تسلیم کریں۔ کسی کو زور زبردستی کا حق نہیں، نہ کسی پر طعن کرنے کی ضرورت ہے کہ کسی بندۂ مومن کو اذیت دینا بہت بڑا گناہ ہے۔

☆مجدد کا مقام:

گیارہویں صدی کے مجدد امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ اپنے فارسی مکتوبات کی دوسری جلد کے صفحہ نمبر 15 پر فرماتے ہیں۔ مجدد وہ مقام رکھتا ہے کہ اس کے زمانے میں اُمّتوں کو جتنے فیوض پہنچتے ہیں، وہ اس کے واسطے سے پہنچتے ہیں، اگرچہ اس وقت اقطاب، اوتاد، ابدال، نجباء اور اولیاء ہوں۔

معلوم ہوا کہ اپنے دور کے مجدد کی طرف رجوع کئے بغیر کسی بڑائی و بزرگی، منصب و مرتبہ کا کوئی تصور ہی نہیں ہے۔ مجدد ہی فیض بخش عالم ہوتا ہے۔ سوچنے

کی بات ہے بحیثیت مجدد، کیا عوام، کیا علماء، کیا صوفیاء، کیا فضلاء...... جو سب ہی کا امام ہو، وہ طریقت وتصوف میں کتنے اونچے مقام پر ہوگا؟

☆صدی کے آخر میں مجدد بھیجنے کا راز:

کسی کے ذہن میں یہ بات آ سکتی ہے کہ صدی کے اختتام پر ہی مجدد کی بعثت کیوں ہوتی ہے؟ آخر اس میں کیا حکمت ہے؟

ماہرین تاریخ انسانیت کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ ہر سو سال کے بعد دنیا کے بہت سے حالات ومعاملات عموماً تغیر پذیر ہوجاتے ہیں۔ انسانوں کا مزاج اور معیار بدلنے لگتا ہے۔ زبان وادب میں نمایاں تبدیلیاں پیدا ہوجاتی ہیں۔ ایک نسل کا خاتمہ ہوجاتا ہے اور دوسری نسل اس کی جگہ سنبھال لیتی ہے۔ ایسے موقع پر یہ مجدد بندگان خدا کے لئے رحمت الٰہی بن کر جلوہ گر ہوجاتا ہے اور صدی کی سنگین آزمائشوں کی وجہ سے دین میں پیدا شدہ خرابی اور نقصان کی تلافی کرتا ہے۔ آخری زمانے میں جب دجال کا خروج ہوگا۔ وہ گھڑی بھی اختتام صدی کی ہوگی۔ چونکہ تمام صدیوں میں ابھرنے والے فتنوں میں سب سے خطرناک فتنہ دجال کا فتنہ ہوگا لہذا اس کے مقابلے کے لئے رب تعالیٰ نے اسی طرح کے مجدد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انتخاب فرمایا ہے جو گزشتہ سارے مجددین حضرات پر

اپنی خصوصیت کی بنیاد پر فائق ہیں۔

☆ایک صدی میں کئی مجدد ہو سکتے ہیں؟

امام بیہقی علیہ الرحمہ، مجدالدین ابن اثیر جزری، حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہم اللہ وغیرہ اکثر محدثین اسی کے قائل ہیں کہ یہاں حدیث میں ''من'' عام ہے جو واحد کثیر سب کو شامل ہوتا ہے۔ یہ ایک استقرائی چیز ہے۔ اگر آپ بھی تاریخ کے صفحات الٹ کر دیکھیں گے تو ہر صدی میں کوئی نہ کوئی بڑا معاملہ ضرور پائیں گے اور مختلف علاقوں میں مختلف فتنوں کا وجود ملے گا۔ ظاہر ہے کہ ایک ہی شخص اتنے سارے فتنوں کو کیسے سر کر سکتا ہے، اس لئے محدثین کا ماننا ہے کہ ایک صدی میں بیک وقت کئی مجدد ہو سکتے ہیں۔

مجددین کی آمد پہلی صدی سے شروع ہوئی۔ اب آپ کے سامنے پہلی صدی سے چودھویں صدی تک تمام مجددین کی فہرست اور ان کے کارنامے پیش کرتا ہوں۔

☆پہلی صدی کے مجدد حضرت عمر بن عبدالعزیز علیہ الرحمہ:

ولادت: آپ مقام حلوان میں جو مصر کے مضافات میں واقع ہے، 61ھ یا 63ھ میں پیدا ہوئے۔ (تاریخ الخلفاء، صفحہ نمبر 183)

☆تجدیدی کارنامے:

1......آپ نے سب سے پہلے ان جائیداد کو لوٹایا جنہیں شاہی خاندان کے افراد، حکومت بنی امیہ کے عمال اوردوسرے عمائدین سلطنت نے اپنے تصرف میں لے رکھا تھا۔

2......آپ سے قبل خلفائے بنو امیہ کے دور میں بیت المال میں کچھ خرابیاں آ گئی تھیں۔آپ نے اس معاملے کو درست فرما دیا۔

3...... بیت المال کی آمدنیوں میں خمس کے پانچ مصارف متعین ہیں۔ مصارف میں سب سے مقدم اہلبیت ہیں لیکن ولیداورسلیمان نے اہل بیت کو ان کے حق سے محروم کردیا تھا۔آپ نے مال خمس کو صحیح مصارف میں صرف کیااوراہل بیت کوان کا حق دلایا۔

(طبقات ابن سعد،جلد5،ص270)

4......آپ نے تمام مظالم کا خاتمہ کر کے اپنے دور کو عدل وانصاف کا گہوارہ بنادیا۔آپ نے زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیا۔

(تاریخ الخلفاء،ص180)

5......غیر مسلم رعایا(ذمی) کو جو حقوق اسلام نے دیئے ہیں،کسی اور مذہب

میں یہ چیز نظر نہیں آتی لیکن بعض امراوسلاطین نے اپنے مفاد کے لئے ان حقوق کی پاسداری میں کوتاہیاں برتنے لگے۔آپ نے ان ذمیوں کو پھر وہی مقام عطا کردیا جو دورفاروقی میں تھا۔

6......آپ کا حقیقی مقصد دین کی تبلیغ واشاعت اورشریعت اسلامیہ کواس کی اصلی حالت پرلوٹانا تھا،آپ نے معاشرے سے غیر اسلامی اعمال وافعال کومٹایا جوروح شریعت اوراسلامی مفادات کے خلاف تھے۔آپ نے ہرمسلمان کے دل میں دین کی محبت اورشرعی اعمال کا لگاؤ پیدا فرمادیا اورایسی تمام کوششوں پر پابندی لگادی جس سے لوگوں کے عقیدے یا اعمال میں فساد ہونے کا خطرہ تھا۔

7......آپ کا ایک اہم کارنامہ یہ تھا کہ اموی خلفاء اوران کے عمال خطبہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ پرلعن طعن کرتے تھے اوراسے خطبہ کا جز بنالیا تھا۔ آپ نے اس بدعت سیئہ کا خاتمہ کردیا۔(تاریخ الخلفاء)

8......شراب پینے کی وجہ سے معاشرے میں نت نئی برائیاں اورفحاشی منظر عام پرآنے لگی۔آپ نے شراب پرمکمل پابندی عائد کردی اوراحکامات جاری کئے کہ اگرکسی نے شراب پی تواسے سخت سزادی جائے گی۔

(تاریخ ابن کثیر)

☆دوسری صدی کے مجدد:

☆حضرت امام محمد بن ادریس شافعی علیہ الرحمہ:

ولادت: آپ علیہ الرحمہ کی ولادت 150ھ کو غزہ شام میں ہوئی۔ ایک قول کے مطابق ''عسقلان'' شام میں ہوئی۔ بعض روایتوں میں یہ بھی آیا ہے کہ ''یمن'' میں ہوئی لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

(ابن خلکان، جلد دوم، صفحہ نمبر 212)

☆تجدیدی کارنامہ:

دوسری صدی میں خلیفہ فتنہ بن کر کھڑا ہوا، جس نے مسئلہ خلق قرآن اور دوسری بہت سی اعتقادی بدعتیں زیر بحث لا کر علمائے وقت کو آزمائشوں سے دوچار کر دیا۔ یہ فتنہ اس قدر سنگین ثابت ہوا کہ پڑھی لکھی آبادیاں بھی اس سے نہ بچ سکیں، جنہوں نے قرآن کو مخلوق نہ مانا، انہیں زدوکوب کیا گیا۔ قید و بند کی صعوبتوں سے دوچار ہوئے۔ بلکہ بہت سے اللہ تعالیٰ کے پیارے بندوں نے جام شہادت بھی نوش فرمایا۔

ایسے نازک حالات میں اللہ تعالیٰ نے امام شافعی علیہ الرحمہ کو بھیج کر لوگوں کے ایمان وعقیدے کی حفاظت فرمائی۔ آپ سب سے پہلے وہ شخص ہیں جنہوں

نے خلق قرآن کے قول پر فسق کا فتویٰ دیا اور قائل کی تکفیر فرمائی ہے۔

☆ تیسری صدی کے مجدد:

1: امام ابوحسن علی بن اسماعیل اشعری علیہ الرحمہ:

ولادت: آپ کی ولادت 260ھ میں بصرہ میں ہوئی۔

تجدیدی کارنامہ:

آپ نے اپنی تحریر وتقریر کے ذریعہ فرقۂ معتزلہ اور دوسرے فرقوں کی سرکوبی فرمائی۔ آپ خود معتزلہ کی مجلسوں میں جا کر، ان کے سر برآوردہ لوگوں سے مل کر ان کو مطمئن کرنے اور حق کی تفہیم کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ معتزلہ کے سوالات اور اعتراضات کے جوابات اس آسانی کے ساتھ دیتے تھے، محسوس ہوتا تھا کہ کوئی تجربہ کار، کہنہ مشق اور ماہرفن استاد، مبتدی طالب علموں کے سوالات کا جواب دے رہا ہے۔

☆ تیسری صدی کے دوسرے مجدد:

2: حضرت امام ابوالعباس عمر بن سریج شافعی علیہ الرحمہ:

ولادت: آپ کی ولادت 240ھ میں عراق کے شہر بغداد شریف میں

ہوئی۔

تجدیدی کارنامہ:

آپ نے اپنے زمانے میں ظاہریہ، معتزلہ اور دیگر فتنوں کا جواں مردی کے ساتھ قلع قمع کیا اور اور دین وسنت کی تجدید واحیاء کا عظیم الشان کارنامہ انجام دیا۔ آپ نے فتنہ ظاہریہ کا زبردست رَدّ بلیغ کیا۔ جب فتنۂ ظاہریہ کے بانی ابوداؤد ظاہری کے باطل عقائد ونظریات زور پکڑنے لگے تو آپ نے اپنی شان مجددیت سے ہر طریقے سے اس فتنے کا تعاقب کیا۔ یہ آپ ہی کی مجددانہ کوششوں کا نتیجہ ہے کہ آج فتنۂ ظاہریہ صفحۂ ہستی سے مٹ چکا ہے۔

☆چوتھی صدی کے مجدد:

1: حضرت امام ابوطیب بن محمد صعلوکی علیہ الرحمہ:

آپ علیہ الرحمہ خراسان کے مشہور شہر نیشاپور کے رہنے والے تھے۔ آپ علیہ الرحمہ امام شافعی علیہ الرحمہ کے مقلد تھے۔

☆تجدیدی کارنامہ:

آپ کے زمانے میں باطل نے جب بھی اپنا سر اٹھایا اور غیروں نے اسلام

کے تقدس پر حملہ کرنے کی ناپاک کوششیں کیں تو آپ حق کی حمایت میں سینہ سپر رہے۔ ہر محاذ پر ان کا مقابلہ کیا۔ ان سے مناظرے کئے، ان کے مکر و فریب سے اُمّت مسلمہ کو محفوظ رکھنے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دی چنانچہ اس حوالہ سے کرامیہ، معتزلہ اور رافضی وغیرہ اہل بدعت و ضلالت سے آپ کا مقابلہ اور مناظرہ آپ کے تجدیدی کارناموں کی ایک زندہ مثال ہے۔

☆ پانچویں صدی کے مجدد:

1: حجۃ الاسلام ابو حامد امام محمد بن محمد غزالی علیہ الرحمہ:

ولادت: آپ کی ولادت 450ھ میں خراسان کے ایک ضلع ''طوس'' کے علاقے ''طابران'' میں ہوئی۔ آپ کے والد ''غزال'' یعنی پنبہ فروش تھے۔ اسی مناسبت سے آپ ''غزالی'' کے نام سے مشہور ہوئے۔

☆ تجدیدی کارنامے:

پانچویں صدی ہجری میں فلاسفہ کا دور دورہ تھا۔ فلسفہ لوگوں کے عقلوں پر اس قدر حاوی ہو گیا تھا کہ وہ اسلام سے متضاد فلسفہ کے افکار و نظریات کو بھی خوشی سے ہضم کئے جا رہے تھے بلکہ اس کی روشنی میں اسلام کے مستحکم اور مضبوط قوانین تارِ عنکبوت کی طرح کمزور نظر آ رہے تھے۔ امام غزالی علیہ الرحمہ نے فلسفہ کے

سارے نشیب و فراز میں موجود غلطیوں سے پردہ ہٹا کر لوگوں کے ایمان و عقیدے کی حفاظت فرمائی۔

آپ کے دور میں دوسرا بڑا فتنہ ''فرقۂ باطنیہ'' تھا۔ یہ ظاہر قرآن کو چھوڑ کر اس کا باطن معنی لینے کے قائل تھے چنانچہ اس فرقے نے کہنا شروع کر دیا کہ قرآن کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن ہے لیکن مراد باطنی معنی ہیں۔ ظاہری معنی مراد نہیں ہیں۔ اس فرقہ نے اسلام کو شدید نقصان پہنچایا۔ مسلمانوں کے عقائد و نظریات کو بھی کمزور کیا مگر ایسے نازک دور میں امام غزالی علیہ الرحمہ نے اس فرقہ کا بھی زبردست رد بلیغ فرمایا۔ کتابیں تصنیف فرمائیں اور مسلمانوں کو گمراہی سے بچایا۔ اس کے علاوہ آپ نے اصلاح اُمّت کے لئے نباض قوم بن کر ''احیاء العلوم'' کے نام سے کتاب لکھ کر اُمّت مسلمہ کو شاندار تحفہ عطا فرمایا۔

☆ چھٹی صدی کے مجدد:

1: امام فخر الدین محمد بن عمر رازی علیہ الرحمہ:

ولادت: آپ علیہ الرحمہ کی ولادت 544ھ میں عراق کے شہر ''رے'' میں ہوئی۔

تجدیدی کارنامے:

آپ کے دور میں بدعقیدہ عناصر نے چاروں طرف سے دین اسلام اور مسلمانوں کے عقائد ونظریات پر حملے کئے۔فرقۂ واصلیہ ،فرقۂ کرامیہ،فرقۂ عمریہ،فرقۂ ہذیلیہ اورفرقۂ کعبیہ وغیرہ نے سراٹھایا۔آپ نے مناظرے کئے۔کتابیں تحریرفرمائیں اوران کا بھرپور جواب دیا اور پوری زندگی ڈٹ کرآپ نے ان فرقوں کا مقابلہ کیا اور مسلمانوں کے عقائد ونظریات کا تحفظ فرمایا۔

(طبقات الشافعیہ الکبریٰ،جلددوم،صفحہ نمبر 286)

☆ساتویں صدی کے مجدد:

1:حضرت تقی الدین محمد بن دقیق العید قشیری علیہ الرحمہ:

ولادت: حجاز کے مشہور شہر ''ینبع'' کے قریب 25 شعبان 625ھ میں پیدا ہوئے۔

تجدیدی کارنامے:

آپ کے دور میں تاتاریوں کا فتنہ زور پکڑ چکا تھا۔تاتاریوں نے اپنی یلغار اورحملہ سے عالم اسلام اور بلادِ اسلام میں عجیب صورت حال پیدا کردی تھی۔جس بستی سے جاتے،گھر کے گھر ویران کردیتے۔آپ نے ہی پہلے سے تاتاریوں کی فوج کی شکست کی خبر اپنی روحانی طاقت سے دی تھی۔

آپ نے درس و تدریس اور کتابیں تحریر کر کے اُمّت مسلمہ کے عقائد و اعمال کی اصلاح فرمائی۔ امام شہاب الدین احمد بن ادریس مالکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ امام تقی الدین قشیری علیہ الرحمہ چالیس سال تک رات میں نہ سوئے۔ ان ایام میں صبح کی نماز ادا کر کے چاشت کے وقت تک اپنے پہلو پر لیٹ جاتے۔

علمائے اسلام نے آپ کو ساتویں صدی کا مجدد قرار دیا۔

☆ آٹھویں صدی کے مجدد:

1: حضرت عبدالرحیم بن حسین زین الدین عراقی علیہ الرحمہ:

ولادت: آپ کی ولادت 11 جمادی الاولیٰ 725ھ میں مصر میں ہوئی۔

☆ تجدیدی کارنامے:

آپ کے دور میں اسلامی تعلیمات کے مفاہم کو غلط ٹھہرانے اور صفحہ ہستی سے مٹانے کی ناکام کوشش کی گئی۔ اسلام کے صحیح افکار و نظریات کو مسخ کرنے کی ناکام کوشش کی گئی۔ آپ نے اپنی مجددانہ صلاحیتوں سے احادیث کے صحیح معانی و مطالب سے لوگوں کو روشناس کرایا اور احادیث کے معانی کو مسخ کرنے والوں کا چہرہ بے نقاب فرمایا اور نبی کریم ﷺ کی مردہ سنتوں کو زندہ فرمایا۔ آپ نے 75

سے زائد عربی کتابیں تحریر فرمائیں اور علوم وفنون کے دریا بہائے اور باطل کو شکست سے دو چار کیا۔

☆نویں صدی کے مجدد:

1: حضرت امام جلال الدین عبدالرحمن بن ابوبکر سیوطی علیہ الرحمہ:

ولادت: ماہ رجب 849ھ میں مصر میں ہوئی۔

☆تجدیدی کارنامے:

امام سیوطی علیہ الرحمہ مقبول بارگاہ رسالت ہستی ہیں۔ نبی پاک ﷺ کی نگاہ فیض سے رب تعالیٰ نے آپ علیہ الرحمہ کو متعدد علوم وفنون کی بے پناہ صلاحیتوں سے بہرہ مند فرمایا تھا۔ آپ نے ان صلاحیتوں کو تصنیف و تالیف میں صرف کر دیا۔ آپ نے تقریبا چھ سو کتابیں لکھ کر اس وقت کی باطل قوتوں کا بھرپور مقابلہ کیا۔ اپنی تصانیف ہی کی وجہ سے دنیا بھر میں آج بھی جانے پہچانے جاتے ہیں۔ آپعلیہ الرحمہ نے عید میلاد النبی ﷺ کو بدعت کہنے والوں کا ''حسن المقصد'' لکھ کر ان کا منہ بند کر دیا۔ ''الخصائص الکبریٰ'' لکھ کر عظمت

مصطفیٰ ﷺ کا انکار کرنے والوں کا منہ بند کر دیا۔ جب حضور ﷺ کے والدین کریمین کے صاحب ایمان ہونے پر اعتراض اٹھایا گیا تو آپ نے ''مسالک الحنفاء'' سمیت چھ کتابیں لکھ کر اعتراض کرنے والوں کے منہ بند کر دیئے۔ اس کے علاوہ صحیح اسلامی تاریخ پر آپ نے تاریخ الخلفاء جیسی شاندار کتاب لکھ کر اُمّت مسلمہ کو علم کا خزانہ عطا فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کی آپ پر رحمت ہو اور ہمیں بھی آپ کا فیض نصیب ہو۔

☆دسویں صدی کے مجدد:

1: شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ:

ولادت: آپ علیہ الرحمہ کی ولادت ہند کے شہر دہلی میں ماہ محرم الحرام 956ھ میں ہوئی۔ سنہ پیدائش کے سلسلے میں ایک تاریخ 958ھ بھی ملتی ہے۔ (اشعۃ اللمعات)

☆تجدیدی کارنامے:

شیخ کے زمانے میں مہدوی تحریک نے سر اٹھایا۔ یہ اپنے زمانے کا بہت بڑا فتنہ تھا۔ مہدوی تحریک کا بانی سید محمد جون پوری تھا جس نے 1495ء میں مہدویت کا اعلان کر دیا۔ مہدویت کا تصور اسلام کے ایک بنیادی عقیدہ ختم

نبوت سے ٹکراتا تھا۔ جون پوری کا دعویٰ تھا کہ ہر وہ کمال جو حضور ﷺ کو حاصل تھا، مجھے بھی حاصل ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ وہاں اصالۃً تھا اور یہاں تبعاً ہے۔ شیخ نے اس کے خلاف کلمۂ حق بلند کیا اور مدارج النبوۃ نامی کتاب لکھ کر اس فتنے کا سدباب کیا اور نبی پاک ﷺ کے بلند و بالا مقام سے عوام الناس کو روشناس کرایا۔

دوسرا فتنہ نظریۂ الفی اٹھا، یہ فتنہ لوگوں کو یہ بتاتا تھا کہ اسلام کی مدت صرف ایک ہزار برس کی تھی اور اس مدت کے خاتمہ کے بعد احکام اسلامی اور شریعت اسلامیہ کے اتباع کی ضرورت ختم ہو گئی۔

شیخ نے مذکورہ نظریہ کی تردید کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلامی احکام ہر زمانہ اور ہر قوم کے لئے ہے۔ زمان و مکان کی پابندی بے معنی ہے۔ نیز شریعت محمدی اعتدال کا راستہ ہے اور یہی اس شریعت کے ابدی ہونے کی دلیل ہے۔

اس کے علاوہ بھی شیخ نے مشکوٰۃ شریف کی توضیح اور تشریح کر کے بنام ''اشعۃ اللمعات'' اس اُمّت کو عظیم الشان تحفہ عطا فرمایا اور کئی کتب آپ نے تحریر فرما کر اُمّت مسلمہ کی اصلاح کے لئے سامان کر گئے۔

اللہ تعالیٰ کی آپ پر رحمت ہو اور ہمیں آپ کا فیض نصیب ہو۔ آمین

☆گیارہویں صدی کے مجدد:

1: امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمہ:

ولادت: آپ علیہ الرحمہ 14 شوال المکرم 971ھ میں سرہند ضلع پٹیالہ پنجاب میں پیدا ہوئے۔

☆تجدیدی کارنامہ:

حضرت امام ربانی علیہ الرحمہ ایک مخلص داعی اور دردمند پرسوز مبلغ تھے۔ آپ کا انداز دعوت وتبلیغ انتہائی حکیمانہ، ہمدردانہ اور مصلحانہ تھا۔یہی وجہ ہے کہ ان کی دعوت کے مخاطب جہاں عام لوگ تھے، وہیں حکمران وقت بھی تھے۔

آپ کے دور کا سب سے بڑا فتنہ ''دین الٰہی'' تھا جو کہ اکبر بادشاہ نے ایجاد کیا تھا۔دین الٰہی کی اجمالی فہرست یہ ہے۔

1......ملا عبداللہ سلطان پوری نے حج کے اسقاط کا فتویٰ دیا۔

2......ملا سعید نے داڑھیاں منڈوانے کے سلسلہ میں ایک حدیث گڑھی۔

3......بادشاہ کے لئے سجدۂ تعظیمی کو جائز قرار دیا گیا۔

4......لا الہ الا اللہ اکبر خلیفۃ اللہ کلمہ پڑھنے کا حکم دیا گیا۔

5......سود کو حلال قرار دیا گیا۔

6......شراب کو حلال اور پاک قرار دیا گیا۔

7...... چار وقت سورج کی پرستش لازم قرار دی گئی۔

8......مساجد کو مندروں میں تبدیل کر دیا گیا۔

9......روزہ رکھنے کی ممانعت قرار دی گئی۔

10......خنزیر کے گوشت کو جائز قرار دیا گیا۔

11...... ماتھے پر قشقہ لگانا، گلے میں زنار پہننا اور غسل جنابت نہ کرنا دین الٰہی کا شعار قرار دیا گیا۔

مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نے ڈٹ کر اس فتنے کا مقابلہ کیا۔ آپ کو قید کیا گیا۔ آپ کے مکان کو جلا دیا گیا۔ گھر کا تمام سامان باہر پھینک دیا گیا مگر آپ ڈٹے رہے اور بالآخر اللہ تعالیٰ نے آپ کو کامیاب و کامران فرمایا۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت فرمائے اور ہمیں ان کے فیض سے مالا مال فرمائے۔ آمین

☆ گیارہویں صدی کے دوسرے مجدد:

2: حضرت اورنگزیب عالم گیر علیہ الرحمہ:

ولادت: آپ 15 ذی قعدہ 1072ھ میں مالوہ و گجرات کے سرحدی

مقام ''دوحد'' میں پیدا ہوئے۔

☆تجدیدی کارنامے:

حضرت اورنگزیب عالمگیر علیہ الرحمہ کی تخت نشینی سے پہلے شاہ جہاں کے زمانے ہی میں اخلاقی اور اجتماعی حالت نہایت خراب تھی۔ بداخلاقی، توہم پرستی اور الحاد سے یہ دنیا بھری پڑی تھی۔ حضرت اورنگ زیب عالمگیر علیہ الرحمہ تخت نشین ہوتے ہی ان تمام خرابیوں کو ختم کرنے میں مصروف عمل ہو گئے۔ اس کے ساتھ ساتھ بھنگ کی کاشت کاری، شراب نوشی ممنوع قرار دی، جوابند کرنے کا حکم صادر فرمایا اور بازاری عورتوں کو وارننگ دے دی کہ وہ شادی کر لیں، یا ملک چھوڑ دیں۔ غیر شرعی ٹیکس ختم کروایا، ہندوؤں سے جزیہ اور مسلمانوں سے زکوٰۃ وصولی پر زور دیا۔ رقص و سرور کی محفلیں، موسیقی، جھوٹی شاعری، تعظیمی سجدہ اور غیر اسلامی رسومات سے شاہی دربار کو پاک کر دیا گیا۔

حضرت اورنگ زیب عالمگیر علیہ الرحمہ نے اسلام کو زندہ کیا۔ آپ کے دور میں پھر اسلام کی بہاریں دنیا کو دیکھنا نصیب ہوئیں۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت فرمائے اور ہمیں آپ کا فیض نصیب فرمائے۔ آمین

☆بارہویں صدی کے مجدد:

☆سراج الہند حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ:

ولادت: 25 رمضان المبارک 1159ھ میں ہند کے شہر دہلی میں پیدا ہوئے۔

☆تجدیدی کارنامہ:

بارہویں صدی ہجری کے پرفتن دور میں دین وسنیت کی دیواریں خستہ حالی کا شکار ہورہی تھیں۔طرح طرح کے اعتقادی اور عملی فتنے پیدا ہورہے تھے۔کہیں رافضیت، کہیں خارجیت سر اٹھارہی تھی۔ایسے نازک دور میں حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے اپنے درس وتدریس، مواعظ، تحریروں اور فتاویٰ کے ذریعے فتنوں کی سرکوبی فرمائی۔لوگوں کے عقائد واعمال کی اصلاح فرمائی۔آپ کی کوششوں سے کئی فتنے دم توڑ گئے۔اسی بناء پر علمائے اسلام آپ کو بارہویں صدی کا مجدد قرار دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی آپ پر رحمت ہو اور ہمیں آپ کا فیض نصیب ہو۔آمین

☆تیرہویں صدی کے مجدد:

☆حضرت شاہ عبدالقادر بدایونی علیہ الرحمہ:

ولادت: 17 رجب 1253ھ میں بدایوں کی سرزمین پر آپ کی ولادت ہوئی۔

☆تجدیدی کارنامے:

آپ کے دور میں انکارِ شفاعت، فرقۂ نیچری، فرقۂ رافضی اور دیگر فتنوں نے اپنے باطل عقائد کا زور و شور سے پرچار کرنا شروع کیا۔ آپ نے تمام فتنوں کے خلاف الگ الگ کتابیں لکھ کر ان کی عمارت کو زمین بوس کر دیا جس کی ترجمانی امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ نے یوں فرمائی۔

رفض و تفضیلیت نجدیت کا گلا
تیرے ہاتھوں کٹا محبِّ رسول
ماتمی ہیں زناں نجد کی ہائے
بیوہ تونے کیا محبِّ رسول

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت فرمائے اور ہمیں آپ کا فیض نصیب فرمائے۔ آمین

☆تیرہویں صدی کے دوسرے مجدد:

2: حضرت سید احمد زینی دحلان مکی علیہ الرحمہ:

ولادت: آپ کی ولادت 1231ھ بمطابق 1816ء میں ہوئی۔

تجدیدی کارنامہ:

آپ علیہ الرحمہ کے زمانے میں فتنۂ وہابیت عروج پر تھا اور دین حنیف کے منور چہرے کو مسخ کرنے کی ناکام کوششیں کر رہا تھا۔ آپ نے پوری زندگی اس فتنے کی سرکوبی فرمائی اور اُمّت مسلمہ کو ایمان سوز عقائد باطلہ اختیار کر کے ہلاکت خیزی میں مبتلا ہونے سے بچالیا اور دعوت وتبلیغ کے تمام تر ممکنہ وسائل کا استعمال کر کے انہیں صحیح راہ دکھائی۔ تصنیف وتالیف اور تقریر تدریس کے ذریعہ شجر اسلام کی آبیاری کی اور احیائے سنت کا عظیم فریضہ انجام دیا۔ یہی وجہ ہے کہ آج دنیا انہیں تیرہویں صدی کے مجدد کی حیثیت سے جانتی اور مانتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی آپ پر رحمت ہو اور ہمیں آپ کا فیض نصیب ہو۔ آمین

☆چودھویں صدی کے مجدد:

☆امام احمد رضا خاں محدث بریلی علیہ الرحمہ:

ولادت: 10 شوال المکرم 1272ھ بمطابق 14 جون 1856ء محلہ جسولی بریلی ہند میں پیدا ہوئے۔

☆تجدیدی کارنامے:

آپ کے دور میں نت نئے فتنے سر اٹھا رہے تھے جس میں فتنۂ وہابیت، فتنۂ دیوبندیت، فتنۂ غیر مقلدین، فتنۂ نیچریت، فتنۂ رافضیت، فتنۂ خارجیت، فتنۂ قادیانیت، فتنۂ ناصبیت، فتنۂ تفضیلیت، فتنۂ انکارِ حدیث، فتنۂ انکار شفاعت، فتنۂ انکار سماع موتیٰ، فتنۂ آریہ، فتنۂ چکڑالوی وغیرہا ایسے ایسے فتنے کہ حق و باطل کا فرق کرنا دشوار تھا۔ آپ تن تنہا ساری زندگی ان فتنوں کا مقابلہ کرتے رہے اور ہر فتنے کو اپنا دفاع کرنے پر مجبور کر دیا۔

آپ کے انہی کارناموں کو دیکھ کر علامہ عبدالمقتدر بدایونی علیہ الرحمہ نے ارشاد فرمایا: جناب عالم اہلسنت، مجدد ماۃ حاضرہ مولانا احمد رضا خان صاحب، اجتماع میں موجود تمام علمائے کرام نے اس کی تائید فرمائی۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت فرمائے اور ہمیں آپ کا فیض نصیب فرمائے۔ آمین

محترم حضرات! یہ بہت مختصر کر کے میں نے آپ کے سامنے چودہ صدیوں کے مجدد کا اجمالی تعارف اور ان کے کارنامے بیان کئے۔ دعا ہے رب تعالیٰ ہمیں ان کے فیوض و برکات سے مالا مال فرمائے۔ آمین ثم آمین

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

جنت کی نعمتیں

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سَلٰمٌ عَلَیۡکُمۡ طِبۡتُمۡ فَادۡخُلُوۡھَا خٰلِدِیۡنَ

صَدَقَ اللّٰہُ مَوۡلَانَا الۡعَظِیۡمِ وَبَلَّغَنَا رَسُوۡلُہُ النَّبِیُّ الۡکَرِیۡمِ وَ نَحۡنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیۡنَ وَالشَّاکِرِیۡنَ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید سورۂ زمر سے آیت نمبر 73 تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے محبوب ﷺ کے صدقے وطفیل مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم تمام مسلمانوں کو حق کو سن کر اسے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ نے ہمیں بے شمار نعمتوں سے نوازا، اتنی نعمتیں کہ بندہ شمار کرنا چاہے

تو شمار نہیں کرسکتا۔ نعمتوں کا یہ سلسلہ صرف زندگی تک محدود نہیں بلکہ نیک مسلمانوں کو تو دنیا سے جانے کے بعد بھی نعمتیں ملتی رہیں گی اور وہ ایسی نعمتیں ہوں گی جو کبھی ختم نہ ہوں گی۔ انہی نعمتوں میں سے ایک بڑی نعمت جنت ہے۔

جنت ایک مکان ہے جسے رب تعالیٰ نے ایمان والوں کے لئے بنایا ہے۔ اس میں وہ نعمتیں مہیا کی ہیں جن کو نہ آنکھوں نے دیکھا، نہ کانوں نے سنا۔ جو کوئی مثال اس کی تعریف میں دی جائے، سمجھانے کے لئے ہے۔ ورنہ دنیا کی اعلیٰ سے اعلیٰ شے کو جنت کی کسی چیز کے ساتھ کچھ مناسبت نہیں۔

☆جنتی حور کی ہتھیلی اور دوپٹا:

الترغیب والترہیب میں حدیث نمبر 97 نقل ہے۔ فرمایا (اگر جنتی) حور اپنی ہتھیلی زمین وآسمان کے درمیان نکالے تو اس کے حسن کی وجہ سے مخلوق فتنہ میں پڑ جائے اور اگر (حور) اپنا دوپٹا ظاہر کرے تو اس کی خوبصورتی کے آگے سورج ایسا ہو جائے جیسے سورج کے سامنے چراغ۔

☆جنت کی ناخن بھر چیز:

ترمذی شریف میں حدیث نمبر 2547 نقل ہے۔ فرمایا: اگر جنت کی کوئی ناخن بھر چیز دنیا میں ظاہر ہو تو تمام آسمان وزمین اس سے آراستہ ہو جائیں اور

اگر جنتی کا کنگن ظاہر ہو تو سورج کی روشنی مٹا دے، جیسے سورج ستاروں کی روشنی مٹا دیتا ہے۔

☆ اندر کا حصہ باہر سے:

الترغیب والترہیب میں حدیث نمبر 27 نقل ہے۔ فرمایا: جنت میں قسم قسم کے جواہر کے محل ہیں۔ ایسے صاف وشفاف کہ اندر کا حصہ باہر سے اور باہر کا اندر سے دکھائی دے۔

☆ جنت کی دیواریں:

مجمع الزوائد میں حدیث نمبر 18632 نقل ہے۔ فرمایا: جنت کی دیواریں سونے اور چاندی کی اینٹوں اور مشک کے گارے سے بنی ہیں۔

☆ جنت میں چار دریا:

مسند امام احمد ابن حنبل میں حدیث نمبر 20072 نقل ہے۔ فرمایا: جنت میں چار دریا ہیں۔ ایک پانی کا، دوسرا دودھ کا، تیسرا شہد کا، چوتھا شراب کا۔ پھر ان سے نہریں نکل کر ہر ایک کے مکان میں جاری ہیں۔

☆ جو کھانا چاہیں گے، سامنے آجائے گا:

تفسیر ابن کثیر ساتویں جلد میں ہے کہ جنتیوں کو جنت میں ہر قسم کے لذیذ سے لذیذ کھانے ملیں گے، جو چاہیں گے، فوراً ان کے سامنے موجود ہوگا۔ اگر کسی پرند کو دیکھ کر اس کے گوشت کھانے کو جی چاہے تو اسی وقت بھنا ہوا اس کے پاس آ جائے گا۔

☆ قضائے حاجت اور میل کچیل:

مسلم شریف میں حدیث نمبر 2835 نقل ہے۔ فرمایا: جنت میں نجاست، گندگی، پاخانہ، پیشاب، تھوک، رینٹھ، کان کا میل، بدن کا میل اصلاً نہ ہوں گے۔ ایک خوشبودار فرحت بخش ڈکار آئے گی۔ خوشبودار فرحت بخش پسینہ نکلے گا۔ سب کھانا ہضم ہو جائے گا اور ڈکار اور پسینے سے مشک کی خوشبو نکلے گی۔

☆ جنتی کی طاقت:

المسند میں حدیث نمبر 19289 نقل ہے۔ فرمایا: جنت میں ہر شخص کو سو آدمیوں کے کھانے، پینے اور جماع کی طاقت دی جائے گی۔

☆ ہر لمحہ ذکر اللہ ہوگا:

مسلم شریف میں حدیث نمبر 2835 نقل ہے۔ فرمایا: جنت میں ہر وقت زبان سے تسبیح و تکبیر بہ قصد اور بلا قصد مثل سانس کے جاری ہوگی۔

☆جنتی کی سرہانے خدام:

الترغیب والترہیب میں حدیث نمبر 70 نقل ہے، فرمایا: ہر جنتی کے سرہانے کم سے کم دس ہزار خدام کھڑے ہوں گے۔ خادموں میں ہر ایک کے ایک ہاتھ میں چاندی کا پیالہ ہوگا اور دوسرے ہاتھ میں سونے کا پیالہ ہوگا اور ہر پیالے میں نئے نئے رنگ کی نعمت ہوگی۔

☆جنتی کھانوں کی لذت:

مسلم شریف میں حدیث نمبر 2836 نقل ہے۔ فرمایا: جنتّی جتنا کھانا کھائے گا، لذت میں کمی نہ ہوگی بلکہ زیادتی ہوگی۔ ہر نوالے میں ستر مزے ہوں گے۔ ہر مزہ دوسرے سے ممتاز ہوگا۔ وہ معاً محسوس ہوں گے۔ ایک کا احساس دوسرے سے مانع (روکنے والا) نہ ہوگا، جنتیوں کے نہ لباس پرانے پڑیں گے، نہ ان کی جوانی فنا ہوگی۔

☆پہلا جنتی گروہ:

بخاری شریف میں حدیث نمبر 3254 نقل ہے۔ فرمایا: پہلا گروہ جو جنت میں جائے گا، ان کے چہرے ایسے روشن ہوں گے۔ جیسے چودھویں رات کا چاند اور دوسرا گروہ جیسے کوئی نہایت روشن ستارہ، جنتی سب ایک دل ہوں گے۔ ان

کے آپس میں کوئی اختلاف وبغض نہ ہوگا۔

☆حوروں کی آواز میں حمدِ باری تعالیٰ:

مجمع الزوائد میں حدیث نمبر 18759 نقل ہے۔فرمایا: جب کوئی بندہ جنت میں جائے گا تو اس کے سرہانے اور پائنتی (پاؤں کی طرف) دوحوریں نہایت اچھی آواز سے گائیں گی،مگران کا گانا یہ شیطانی مزامیر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی حمدو پاکی ہوگا۔

ترمذی شریف میں حدیث نمبر 2573 نقل ہے۔جنتی حوروں کی آوازیں ایسی خوش گلو ہوں گی کہ مخلوق نے ویسی آواز کبھی نہ سنی ہوگی اور یہ بھی گائیں گی: کہ ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں۔کبھی نہ مریں گے۔ہم چین والیاں ہیں،کبھی تکلیف میں نہ پڑیں گے،ہم راضی ہیں، ناراض نہ ہوں گے،مبارکباد! اس کے لئے جو ہمارا اور ہم اس کے ہوں۔

☆جنتی کی عمر تیس برس ہوگی:

ترمذی شریف میں حدیث نمبر 2554 نقل ہے۔سر کے بال اور پلکوں اور بھوؤں کے سوا جنتی کے بدن پر کہیں بال نہ ہوں گے۔سب بے ریش ہوں گے، سرمگیں آنکھیں،تیس برس کی عمر کے معلوم ہوں گے۔

☆جنت میں نیند نہیں ہوگی:

طبرانی معجم الاوسط حدیث نمبر 919 پر نقل ہے۔فرمایا: جنت میں نیند نہیں، کہ نیند ایک قسم کی موت ہے اور جنت میں موت نہیں۔

☆جنت میں دیدارِ الٰہی:

ترمذی شریف میں حدیث نمبر 2558 نقل ہے۔جنتی جب جنت میں جائیں گے۔ ہر ایک اپنے اعمال کی مقدار سے مرتبہ پائے گا اور اس کے فضل کی حد نہیں۔

پھر انہیں دنیا کی ایک ہفتہ کی مقدار کے بعد اجازت دی جائے گی کہ اپنے پروردگار کی زیارت کریں اور عرشِ الٰہی ظاہر ہوگا اور رب قدیر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ میں تجلی فرمائے گا اور ان جنتیوں کے لئے منبر بچھائے جائیں گے،نور کے منبر، یاقوت کے منبر، زبرجد کے منبر،سونے کے منبر، چاندی کے منبر اور ان میں کا ادنیٰ مشک و کافور کے ٹیلے پر بیٹھے گا اور ان میں ادنیٰ کوئی نہیں۔ اپنے گمان میں کرسی والوں کو کچھ اپنے سے بڑھ کر نہ سمجھیں گے اور رب تعالیٰ کا دیدار ایسا صاف ہوگا، جیسے آفتاب اور چودھویں رات کے چاند کو ہر ایک اپنی اپنی جگہ سے دیکھتا ہے کہ ایک کا دیکھنا دوسرے کے لئے رکاوٹ نہیں اور اللہ

تعالیٰ ہر ایک پر تجلی فرمائے گا۔ان میں سے کسی کو فرمائے گا۔

اے فلاں بن فلاں! تجھے یاد ہے، جس دن تو نے ایسا ایسا کیا تھا؟

دنیا کے بعض گناہ یاد دلائے گا، بندہ عرض کرے گا تو اے رب! کیا تو نے مجھے بخش نہ دیا؟

فرمائے گا ہاں! میری مغفرت کی وسعت ہی کی وجہ سے تو اس مرتبہ کو پہنچا۔
وہ سب اسی حالت میں ہوں گے کہ ابر چھائے گا اور ان پر خوشبو برسائے گا کہ اس کی سی خوشبو ان لوگوں نے کبھی نہ پائی تھی۔

اور رب تعالیٰ فرمائے گا کہ جاؤ! اس کی طرف جو میں نے تمہارے لئے عزت تیار کر رکھی ہے۔ جو چاہو لو، پھر لوگ ایک بازار میں جائیں گے جسے ملائکہ گھیرے ہوئے ہیں۔ اس میں وہ چیزیں ہوں گی کہ ان کی مثل نہ آنکھوں نے دیکھی، نہ کانوں نے سنی۔ نہ قلوب پر ان کا خطرہ گزرا، اس میں سے جو چاہیں گے، ان کے ساتھ کر دی جائے گی اور خرید و فروخت نہ ہوگی اور جنتی اس بازار میں باہم ملیں گے۔ چھوٹے مقام والا بڑے مقام والے کو دیکھے گا۔ اس کا لباس پسند کرے گا۔ ہنوز گفتگو ختم بھی نہ ہوگی کہ خیال کرے گا، میرا لباس اس سے اچھا ہے اور یہ اس وجہ سے کہ جنت میں کسی کے لئے غم نہیں۔

پھر وہاں سے اپنے اپنے مکانوں کو واپس آئیں گے۔ ان کی بیبیاں استقبال

کریں گی اور مبارکباد دے کر کہیں گی کہ آپ واپس ہوئے اور آپ کا جمال اس سے بہت زائد ہے کہ ہمارے پاس سے آپ گئے تھے۔ جواب دیں گے کہ پروردگار کے حضور بیٹھنا، ہمیں نصیب ہوا تو ہمیں ایسا ہی ہو جانا سزاوار تھا۔

ترمذی شریف میں حدیث نمبر 2562 نقل ہے۔ فرمایا: سب سے کم درجہ کا جو جنتی ہے، اس کے باغات اور بیبیاں اور نعیم و خدام اور تخت ہزار برس کی مسافت تک ہوں گے اور ان میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب میں معزز وہ ہے جو رب تعالیٰ کے وجہ کریم کے دیدار سے ہر صبح و شام مشرف ہوگا۔

مسلم شریف میں حدیث نمبر 181 نقل ہے۔ فرمایا جب جنتی جنت میں جالیں گے، اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا: کچھ اور چاہتے ہو تو جو کہو دوں؟ عرض کریں گے: تو نے ہمارے منہ روشن کئے، جنت میں داخل کیا۔ جہنم سے نجات دی، اس وقت پردہ کہ مخلوق پر تھا، اٹھ جائے گا تو دیدار باری تعالیٰ سے بڑھ کر انہیں کوئی چیز نہ ملی ہوگی۔

☆جنتی تخت:

الترغیب والترہیب میں حدیث نمبر 115 نقل ہے۔ فرمایا: جنتی باہم ملنا چاہیں گے تو ایک کا تخت دوسرے کے پاس چلا جائے گا۔

☆جنتی سواریاں:

ترمذی شریف میں حدیث نمبر 2553 نقل ہے۔فرمایا: جنتیوں کے لئے نہایت اعلیٰ درجہ کی سواریاں اور گھوڑے لائے جائیں گے اور ان پر سوار ہو کر جہاں چاہیں گے، جائیں گے۔

محترم حضرات! آپ نے اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان نعمت جنت کا ذکر سنا، کس قدر نعمتوں سے بھری ہوئی ہے۔ یہ ان خوش نصیبوں کو عطا کی جائے گی جو حق تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ کی اطاعت کریں گے لہذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کو لازم پکڑ لیں۔یہی جنت کا راستہ ہے، یہی کامیابی کا راستہ ہے۔

رب تعالیٰ ہم سب کو بلا حساب جنت میں داخل فرمائے۔آمین

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

جہنم کی تباہ کاریاں

نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡکَرِیۡمِ
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ
بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کَلَّا لَیُنۡۢبَذَنَّ فِی الۡحُطَمَۃِ ۝ وَمَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا الۡحُطَمَۃُ

صَدَقَ اللّٰهُ مَوۡلَانَا الۡعَظِیۡمِ وَبَلَّغَنَا رَسُوۡلُهُ النَّبِیُّ الۡکَرِیۡمِ وَ نَحۡنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاهِدِیۡنَ وَالشَّاکِرِیۡنَ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید سورۃ الھمزہ سے آیت نمبر 4 اور 5 تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے محبوب ﷺ کے صدقے وطفیل مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم تمام مسلمانوں کو حق کو سن کر اسے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جس طرح فرمانبرداروں اور اطاعت گزاروں کے لئے رب تعالیٰ نے

نعمتوں بھری جنت تیار فرمائی ہے، اسی طرح نافرمانوں، فاسقوں، فاجروں اور کافروں کے لئے دوزخ کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ یہ ایک مکان ہے کہ اس جبار وقہار کے جلال وقہر کا مظہر ہے۔ جس طرح اس کی رحمت ونعمت کی انتہا نہیں۔ اسی طرح اس کے غضب وقہر کی بھی کوئی حد نہیں۔

جو آیات میں نے خطبہ میں تلاوت کی، رب تعالیٰ دوزخ کے متعلق ارشاد فرماتا ہے۔

القرآن: كَلَّا لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۝ وَمَآ أَدْرٰكَ مَا الْحُطَمَةُ

ترجمہ: ہرگز نہیں۔ ضرور وہ روندنے والی میں پھینکا جائے گا، اور کیا جانا تو نے کیا (ہے) روندنے والی۔

محترم حضرات! ظالموں، جابروں اور مغروروں کو قیامت میں حقارت و ذلت کے ساتھ اٹھا کر ایسی آگ میں پھینکا جائے گا جو ان کو روند ڈالے گی اور چورا چورا کر دے گی۔ یہ آگ دنیا کی آگ کی مانند نہیں بلکہ یہ حق تعالیٰ جبار و قہار کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے۔

☆ دوزخ کی آگ کالی اندھیری ہے:

ترمذی شریف میں حدیث پاک نقل ہے۔ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہنم کی آگ کو ایک ہزار سال تک بھڑکایا گیا، یہاں تک کہ وہ سرخ ہوئی، پھر اسے ایک ہزار سال تک بھڑکایا گیا، یہاں تک کہ وہ سفید ہوگئی، پھر اسے مزید ایک ہزار سال تک بھڑکایا گیا، یہاں تک کہ وہ سیاہ (کالی) ہوگئی، پس اب وہ سیاہ اندھیری ہے۔

☆دنیا کی آگ ایک درجہ ہے:

بخاری و مسلم میں حدیث پاک نقل ہے۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: تمہاری دنیا کی آگ دوزخ کی آگ کا سترہواں حصہ ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ! یہ آگ ہی عذاب کے لئے کافی تھی؟ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: دوزخ کی آگ دنیا کی آگ سے انہتر درجہ زیادہ گرم ہے۔

☆دوزخ کی تپش و بدبو:

امام طبرانی علیہ الرحمہ معجم الاوسط میں حدیث نمبر 2583 نقل فرماتے ہیں۔ ایک مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام خلاف معمول نبی پاک ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو نبی پاک ﷺ کھڑے ہو گئے اور دریافت فرمایا: اے جبریل!

کیا ہوا کہ میں آپ کا رنگ متغیر دیکھ رہا ہوں تو انہوں نے عرض کی۔ میں آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا ہوں کہ رب تعالیٰ نے دوزخ کو بھڑکانے کا حکم دیا ہے۔تو نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے جبریل! میرے سامنے آگ یا دوزخ کا پورا پورا ذکر کرو۔تو حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کی: اللہ تعالیٰ کے حکم سے دوزخ کی آگ ہزار سال جلائی گئی، یہاں تک کہ وہ سفید ہوگئی، پھر ہزار سال جلائی گئی یہاں تک کہ وہ سرخ ہوگئی، پھر ہزار سال جلائی گئی، یہاں تک کہ وہ سیاہ (کالی) ہوگئی۔ پس اب وہ تاریکی ہی تاریکی ہے۔ اس کی کوئی چنگاری روشن نہیں اور نہ ہی کوئی شعلہ بجھتا ہے۔ اس ذات کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ اگر دوزخ کو سوئی کے ناکے کے برابر کھول دیا جائے تو اس کی حرارت سے تمام اہل زمین مرجائیں اور اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ اگر دوزخ کے داروغوں (نگہبانوں) میں سے ایک داروغہ (نگہبان) اہل دنیا کی طرف جھانکے تو اس کے چہرے کی بدصورتی اور بدبو کی اذیت سے تمام اہل دنیا مرجائیں اور اس ذات کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا! دوزخیوں کی کڑیوں کی جو صفت اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمائی ہے، اگر ان میں سے ایک کڑی دنیا کے پہاڑوں پر رکھ دی جائے تو وہ بہہ پڑیں اور (اپنی جگہ) برقرار نہ رہ

سکیں، یہاں تک کہ وہ زمین کی نچلی تہہ تک چلے جائیں۔

نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے جبریل! مجھے اتنا ہی کافی ہے (کہیں ایسا نہ ہو کہ) میرا دل پھٹ جائے اور فوت ہو جاؤں۔ راوی فرماتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو روتے دیکھ کر ارشاد فرمایا: اے جبریل! تم رو رہے ہو؟ حالانکہ تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں خاص مقام پر فائز ہو۔ تو انہوں نے عرض کی: میں کیوں نہ روؤں بلکہ میں تو رونے کا زیادہ حق دار ہوں۔ شاید میں اللہ تعالیٰ کے علم (یعنی خفیہ تدبیر) میں موجودہ حال کے علاوہ ہوں اور میں نہیں جانتا کہ شاید میں بھی ایسے ہی آزمایا جاؤں، جیسے ابلیس آزمایا گیا حالانکہ وہ فرشتوں میں (ہوتا) تھا اور کیا معلوم کہ میں بھی ایسے ہی آزمایا جاؤں جیسے ہاروت و ماروت کو آزمایا گیا۔

راوی فرماتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ بھی رونے لگ گئے۔ دونوں روتے رہے، یہاں تک کہ دونوں کو ندا دی گئی، اے جبریل! اور اے محمد ﷺ! اللہ تعالیٰ نے تم دونوں کو اپنی نافرمانی سے امان عطا فرمائی ہے۔ تو حضرت جبریل علیہ السلام آسمانوں پر چلے گئے اور آپ ﷺ وہاں سے باہر تشریف لے گئے اور انصار کے کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جو ہنس کھیل رہے تھے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم ہنس رہے ہو حالانکہ تمہارے پیچھے

جہنم ہے؟ اگر تم وہ جانتے جو میں جانتا ہوں تو کم ہنستے اور زیادہ روتے، نہ تو پیٹ بھر کر کھانا کھاتے اور نہ ہی پانی پیتے بلکہ چٹیل میدانوں کی طرف نکل جاتے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں فریاد کرتے رہتے۔

☆حضرت میکائیل علیہ السلام کے نہ مسکرانے کا سبب:

مسند امام احمد ابن حنبل میں حدیث نمبر 4318 نقل ہے۔ رسول پاک ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام سے دریافت فرمایا: کیا بات ہے کہ میں نے حضرت میکائیل علیہ السلام کو کبھی مسکراتے نہیں دیکھا؟ تو حضرت جبریل علیہ السلام نے جواب دیا۔ جب سے دوزخ کو پیدا کیا گیا ہے، اس وقت سے حضرت میکائیل علیہ السلام مسکرائے نہیں۔

☆جہنمی کے سانس سے سب جل جائے:

مسند ابی یعلیٰ میں حدیث نمبر 6640 نقل ہے۔ رسول محتشم ﷺ نے فرمایا: اگر اس مسجد میں ایک لاکھ یا اس سے زیادہ لوگ ہوں اور ایک جہنمی شخص ہو اور وہ جہنمی سانس لے اور اس کا سانس ان سب تک پہنچے تو مسجد اور اس میں موجود سب کچھ جل جائے۔

☆دوزخ کی وادیاں اور گھاٹیاں:

1...... الترغیب والترہیب میں حدیث نمبر 5624 نقل ہے۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: دو پہاڑوں کے درمیان (دوزخ میں) ویل نامی وادی ہے، جس کی تہہ تک پہنچنے تک کافرستر سال تک گرتا رہے گا۔

2......سنن ابن ماجہ میں حدیث نمبر 256 نقل ہے۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: حُبُّ الْحزن سے رب تعالیٰ کی پناہ طلب کیا کرو۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ! حُبُّ الْحزن کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: جہنم میں ایک وادی ہے جس سے دوزخ ہر روز چارسو مرتبہ پناہ مانگتا ہے۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ ﷺ! اس میں کسے ڈالا جائے گا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (وہ وادی) اعمال کے ذریعہ ریاکاری کرنے والے قاریوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ قاری وہ ہیں جو ظالم امراء سے ملاقات کرتے ہیں۔

3......موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا میں حدیث نمبر 45 نقل ہے۔ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: دوزخ میں ستر ہزار وادیاں ہیں۔ ہر وادی میں ستر ہزار گھاٹیاں ہیں اور ہر گھاٹی میں ستر ہزار پتھر ہیں۔ ہر پتھر میں ایک سانپ ہے جو جہنمیوں کے چہروں کو کھائے گا۔

4......امام بخاری تاریخ کبیر میں حدیث نمبر 11775 نقل ہے۔ سرور

کونین ﷺ نے فرمایا: جہنم میں ستر ہزار وادیاں ہیں۔ ہر وادی میں ستر ہزار گھاٹیاں ہیں اور ہر گھاٹی میں ستر ہزار گھر ہیں۔ ہر گھر میں ستر ہزار مکان ہیں۔ ہر مکان میں ستر ہزار کنوئیں ہیں اور ہر کنوئیں میں ستر ہزار اژدھے ہیں۔ ہر اژدھے کے منہ میں ستر ہزار بچھو ہیں۔ کافر یا منافق ابھی جہنم (کی گہرائی) تک بھی نہ پہنچے گا کہ وہ سب اس پر ٹوٹ پڑیں گے۔

☆جہنمی گُرز اور پتھر:

1......امام حاکم علیہ الرحمہ مستدرک میں حدیث نمبر 8813 نقل کرتے ہیں۔ تاجدار کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر جہنمی لوہے کا ایک گُرز پہاڑ پر مارا جائے تو وہ ریزہ ریزہ ہو کر راکھ بن جائے۔

2......الترغیب والترہیب میں حدیث نمبر 5645 نقل ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اگر جہنم کا ایک پتھر دنیا کے پہاڑوں پر رکھ دیا جائے تو وہ سب اس سے پگھل جائیں اور (جہنم کے) ہر انسان کے ساتھ ایسا ایک پتھر اور ایک شیطان ہوگا۔

☆جہنمی سانپ اور بچھو:

مسند امام احمد ابن حنبل میں حدیث نمبر 17729 نقل ہے۔ نبی

پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک جہنم میں بختی اونٹوں کی گردنوں کی طرح سانپ ہیں۔ جب ان میں سے کوئی ایک ڈسے گا تو وہ (جہنمی) اس کی گرمی ستر سال تک محسوس کرے گا اور جہنم میں پالان لگے ہوئے خچروں کی مثل بچھو ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک جہنمی کو ڈنک مارے گا تو وہ اس کی گرمی ستر سال تک محسوس کرے گا۔

☆جہنمی مشروب:

1......جامع ترمذی میں حدیث نمبر 2582 نقل ہے۔ سرور کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہنمیوں کے سروں پر "حمیم" یعنی کھولتا ہوا گرم پانی انڈیلا جائے گا اور وہ کھولتا ہوا گرم پانی اس کے جسم کے اندر داخل ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ اس کے پیٹ تک پہنچ جائے گا اور اس کے پیٹ میں جو کچھ ہے، اسے کاٹ کر قدموں سے نکل جائے گا۔ یہی "صھر" (یعنی سب کچھ کٹ کر نکل جانا) ہے اور پھر اس کا پیٹ پہلی حالت پر لوٹا دیا جائے گا۔

2......جامع ترمذی میں حدیث نمبر 2583 نقل ہے۔ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر (جہنمیوں کے) پیپ کا ایک ڈول دنیا میں بہا دیا جائے تو تمام دنیا والے بدبودار ہو جائیں۔

☆ جہنمیوں کا رونا:

1......سنن ابن ماجہ ابواب الذہب میں حدیث نمبر 4324 نقل ہے۔ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہنمیوں پر آہ وبکا طاری کی جائے گی اور وہ اس قدر روئیں گے کہ آنسو ختم ہو جائیں گے، پھر وہ خون کے آنسو روئیں گے، یہاں تک کہ ان کے چہرے پر گڑھے پڑ جائیں گے۔ اگر ان میں کشتیاں چھوڑ دی جائیں تو چلنے لگیں۔

2......مسند ابی یعلیٰ میں حدیث نمبر 4120 نقل ہے۔رسول کریم ﷺ کا فرمان ہے۔اے لوگو! رویا کرو، اگر رو نہ سکو تو رونے جیسی صورت بنالیا کرو، اس لئے کہ جہنمی جہنم میں روئیں گے، یہاں تک کہ ان کے آنسو رخساروں پر لگ جائیں گے۔ گویا کہ وہ نہریں ہوں، آنسو ختم ہو جائیں گے تو (خون کے) آنسو بہنے لگیں گے اور آنکھیں زخمی ہو جائیں گی۔

☆ آگ کی پکڑ:

1......صحیح مسلم میں حدیث نمبر 7170 نقل ہے۔سرور کائنات ﷺ نے فرمایا: بعض جہنمیوں کو ٹخنوں تک آگ پکڑ لے گی، بعض کو گھٹنوں تک پکڑ لے گی، بعض کو کمر تک پکڑ لے گی اور بعض کو پسلی کی ہڈی تک آگ پکڑ لے گی۔

2......طبرانی معجم الاوسط میں حدیث نمبر 278 نقل ہے۔ تاجدار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب جہنمیوں کو جہنم کی آگ کی طرف ہانکا جائے گا تو وہ انہیں یوں ملے گی کہ جلادے گی اور ان ہڈیوں پر کوئی گوشت نہ چھوڑے گی بلکہ ان کے کوچوں (یعنی ایڑی کے اوپر پاؤں کے پیچھے موٹے اور سخت پٹھے) تک پہنچ جائے گی۔

☆جہنم کا سب سے ہلکا عذاب:

صحیح مسلم کتاب الایمان میں حدیث نمبر 517 نقل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے ہلکا عذاب (جہنم میں) اس کو ہوگا جسے آگ کے جوتے اور تسمے پہنائے جائیں گے، جن سے اس کا دماغ ایسے کھولے گا جیسے ہنڈیا کھولتی ہے اور وہ سمجھے گا کہ اس سے زیادہ سخت عذاب کسی کو نہیں، حالانکہ اسے سب سے کم عذاب ہوگا۔

☆تابوتوں میں بند کر کے دوزخ میں:

الترغیب و الترہیب میں حدیث نمبر 31 نقل ہے۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب دوزخ میں دوزخی رہ جائیں گے، جنہوں نے ہمیشہ اس میں رہنا ہے تو انہیں لوہے کی تابوتوں میں بند کر کے ان میں لوہے

کی کیلیں ٹھونک دی جائیں گی پھر ان تابوتوں کو دوسرے آہنی صندوقوں میں بند کرکے دوزخ کے سب سے نچلے درجے میں پھینک دیا جائے گا اور کوئی کسی دوسرے کے عذاب کو نہیں دیکھ سکے گا۔

جہنم کے شرارے اونچے اونچے محلوں کی برابر اڑیں گے، گویا زرد اونٹوں کی قطار کہ پیہم آتے رہیں گے۔

☆جہنم کا ایندھن:

ہمارے گھروں میں کھانا پکانے یا کسی چیز کو گرم کرنے کے لئے چولہا جلایا جاتا ہے۔ اس چولہے میں آگ بھڑکتی ہے، اس کے ایندھن کی وجہ ہے۔ ایندھن لوہا یا کسی اور دھات کا بنا ہوتا ہے جو آگ کو خوب بھڑکاتا ہے، گاؤں وغیرہ میں لکڑیوں کو بطور ایندھن استعمال کیا جاتا ہے لہذا وہاں لکڑیوں سے آگ بھڑکتی ہے مگر اللہ تعالیٰ کی تیار کردہ جہنم کا ایندھن نہ لکڑیاں ہوں گی، نہ برنل ہوں گے بلکہ جہنم کا ایندھن آدمی اور پتھر ہوں گے چنانچہ سورۂ بقرہ آیت نمبر 24 میں رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

القرآن: فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیۡ وَقُوۡدُهَا النَّاسُ وَالۡحِجَارَةُ

ترجمہ: اس آگ سے بچو جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہوں گے۔

مفسرین فرماتے ہیں کہ انسانوں کو تو نافرمانی، کفر اور شرک کی وجہ سے جہنم میں ڈالا جائے گا اور پتھر سے مراد وہ بت ہیں جنہیں مشرکین پوجا کرتے تھے۔ بتوں کو اس لئے آگ میں ڈالا جائے گا تا کہ مشرکین کی زیادہ ذلت اور رسوائی ہو اور یہ واضح ہو کہ جن بتوں کو وہ اپنا نجات دہندہ سمجھتے تھے، وہ خود اپنے آپ کو عذاب سے نہیں بچا سکتے۔

☆ دوزخ کے ذکر پر حضور ﷺ آبدیدہ ہو گئے:

الترغیب والترہیب میں حدیث نمبر 5606 نقل ہے۔ سرور کائنات ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: دو بڑی چیزوں کو نہ بھولو: جنت اور جہنم۔ پھر آپ ﷺ آبدیدہ ہو گئے، یہاں تک کہ آپ ﷺ کی ریش مبارک کی دونوں جانب سیل اشک رواں ہو گیا یا وہ آنسوؤں سے تر ہو گئی۔ پھر ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ آخرت کے متعلق جو میں جانتا ہوں، اگر تم جانتے تو ضرور پہاڑوں کی طرف چل پڑتے اور اپنے سروں پر مٹی ڈالتے۔

☆ نبی پاک ﷺ کی دعا:

بخاری شریف کتاب الدعوات میں حدیث نمبر 6389 نقل ہے۔ نبی پاک ﷺ اکثر یہ دعا فرمایا کرتے۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

(یعنی ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا)

محترم حضرات! یہ تعلیم اُمّت کے لئے ہے۔ میرے مولا ﷺ اس لئے اس دعا کو اکثر پڑھتے تا کہ میرے غلام بھی کثرت سے اس دعا کو پڑھیں ورنہ ہمارے آقا ﷺ تو وہ ہستی ہیں جن کے اشارے سے بے شمار عذاب کے مستحقین کی بخشش و مغفرت ہو جائے گی۔

☆ جہنم سے نجات کے لئے:

سنن ابن ماجہ کتاب الزہد میں حدیث نمبر 4340 نقل ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سید عالم ﷺ نے فرمایا: جو شخص تین مرتبہ جہنم سے پناہ مانگے تو جہنم کہتی ہے: اے اللہ تبارک و تعالیٰ! اسے جہنم سے بچالے۔

محترم حضرات! آپ نے جہنم کی تباہ کاریاں سماعت کیں، جن کا ذکر سن کر نبیوں کے سردار ﷺ، صحابہ کرام علیہم الرضوان، اہلبیت اطہار علیہم الرضوان، تابعین، تبع تابعین اور اولیاء اللہ رحمہم اللہ زاروقطار رویا کرتے تھے حالانکہ وہ تو نیکوکار ہیں مگر ہمارے پلے تو ایک نیکی نہیں، ہم تو گناہگار، بدکار، سیاہ کار اور مستحق نار ہیں، مگر باوجود اس کے ہمیں رونا نہیں آتا، حالانکہ ہم تو اتنے کمزور ہیں کہ گرم پتیلی پر انگلی لگ جائے تو چیخ نکل جائے، چولہے کے قریب فقط کھڑے رہنے کی ہم میں طاقت نہیں۔ گرمی میں لائٹ چلی جائے تو ہم بے چین و بے قرار ہو جاتے ہیں۔ ہم جہنم کے خطرناک عذاب کو کیسے سہہ سکیں گے؟ جہنم کی گرمی ہمیں کیسے برداشت ہوگی؟ نہیں نہیں، ہم عذاب جہنم نہیں سہہ سکتے۔

محترم حضرات! ذرا ہم سوچیں کہ ہمارا کیا ہوگا؟ آج تو ہم بے باک ہوکر رب تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ کی نافرمانی والے کام کرجاتے ہیں۔ اگر اس کے عوض ہمیں جہنم میں ڈال دیا گیا تو ہم کس سے فریاد کریں گے۔

آج ہم ہنستے ہوئے گناہ کرتے ہیں۔ ہم حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ارشاد پر غور کریں۔ آپ فرماتے ہیں کہ جو شخص ہنستے ہوئے گناہ کرے گا، وہ روتا ہوا جہنم میں ڈالا جائے گا۔

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص گناہ کی تلاش میں ہوتا ہے،

جہنم کی آگ اس کی تلاش میں ہوتی ہے۔

محترم حضرات! خدارا! ہم اپنے نرم ونازک بدن پر رحم کریں اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانیوں سے باز آ جائیں اور نیک اعمال کریں تاکہ رب تعالیٰ ہم پر جہنم حرام فرمادے۔

اللہ تعالیٰ ہر ہر مسلمان کو جہنم کی آگ سے محفوظ رکھے۔آمین ثم آمین

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

حج کے فضائل و برکات

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡم
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الۡبَیۡتِ مَنِ اسۡتَطَاعَ اِلَیۡہِ سَبِیۡلًا

صَدَقَ اللّٰہُ مَوۡلَانَا الۡعَظِیۡمِ وَبَلَّغَنَا رَسُوۡلُہُ النَّبِیُّ الۡکَرِیۡمِ وَ نَحۡنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیۡنَ وَالشَّاکِرِیۡنَ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید سورۂ آل عمران سے آیت نمبر 97 تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے محبوب ﷺ کے صدقے و طفیل مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم تمام مسلمانوں کو حق کو سن کر اسے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ایمان لانے کے بعد جن فرائض کو اسلام کے ارکان فرمایا گیا، ان میں سے ایک رکن حج ہے۔ یہ مسلمانوں کا دنیا کا سب سے بڑا عالمی اجتماع کہلاتا ہے، جس میں ہر زبان، ہر رنگ اور ہر نسل کا مسلمان شریک ہوتا ہے اور سب کا ایک ہی لباس اور ایک ہی ورد ''لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ'' ہوتا ہے۔

دنیا میں حج سے بڑا کوئی اجتماع نہیں ہوتا حالانکہ دنیا کے دیگر مذاہب کے بھی سالانہ اجتماع ہوتے ہیں مگر تعداد میں حج کے برابر کوئی نہیں پہنچ سکا۔ میں آپ کی خدمت میں ایک عالمی رپورٹ پیش کرتا ہوں۔

1۔ یہودیوں کا عالمی اجتماع:

مسجد اقصیٰ کی محراب کے الٹے ہاتھ کی جانب دیوارِ گریہ ہے جہاں بختِ نصر نے یہودیوں کو تاراج کیا اور بہت بڑا قتل عام ہوا تو ہر سال یہودی اس دیوارِ گریہ پر جمع ہو کر حضرت عزیر علیہ السلام کو رو رو کر یاد کرتے ہیں۔ دیوارِ گریہ پر جمع ہونے والے یہودیوں کی تعداد پچیس ہزار (25000) ہوتی ہے۔

2۔ عیسائیوں کا عالمی اجتماع:

یونان میں عیسائیوں کے سالانہ تین تہوار منائے جاتے ہیں۔

1......ایک پوپ کی تاج پوشی

2......ایسٹر

3......کرسمس ڈے

ان تینوں تہواروں میں دولاکھ عیسائی جمع ہوتے ہیں۔

3۔ ہندوؤں کے عالمی میلے:

☆ صوبہ بہار کے شہر دربھنگہ میں ہندوؤں کا سالانہ میلہ لگتا ہے جس میں دس لاکھ کی تعداد ہوتی ہے۔اس میلہ کے بعد ایک ریلی بھی نکلتی ہے۔

☆ دوسرا تہوار ہندوؤں کا اشنان کے نام سے بنارس میں ہوتا ہے، جہاں دریائے گنگا اور جمنا آپس میں ملتے ہیں۔اس میلے میں پندرہ لاکھ ہندو شریک ہوتے ہیں۔

4۔ بُدھشت کا اجتماع:

☆ سری لنکا میں کینڈی بدھا کا اسٹیچو یعنی مجسمہ ہے یہاں سالانہ ایک لاکھ بُدھشت جمع ہوتے ہیں۔

☆ بھوٹان میں بدھا کا سب سے بڑا اسٹیچو یعنی مجسمہ ہے جہاں سالانہ ایک لاکھ بُدھشت جمع ہوتے ہیں۔

5۔ زرتشتیان کا اجتماع:

ایران کے شہر تہران میں زرتشت کی پیدائش آریہ مہر کا سالانہ جشن منایا جاتا ہے۔اس جشن میں ایک لاکھ افراد لوگ شریک ہوتے ہیں۔

محترم حضرات! آپ نے مذاہب عالم کے سالانہ پروگراموں کی عالمی رپورٹ سماعت کی، کہیں پچیس ہزار، کہیں ایک لاکھ، کہیں دو لاکھ، کہیں دس لاکھ اور کہیں پندرہ لاکھ لوگ شریک ہوئے مگر قربان جایئے مسلمانوں کے عالمی اجتماع حج پر۔ ہر سال کم و بیش تیس سے پینتیس لاکھ مسلمان ایک لباس، ایک ورد اور ایک ہی میدان میں جمع ہوتے ہیں۔آج تک کسی مذہب میں اتنا بڑا اجتماع دیکھنے میں نہیں آیا۔

☆حج کی فرضیت اور تعریف:

حج اسلام کا پانچواں رکن ہے۔ یہ 9ھ میں فرض ہوا۔ حج مخصوص ایام میں وقوف عرفہ اور طواف الزیارۃ کا نام ہے۔ حج کی فرضیت قطعی ہے۔لہذا اس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔حج کی فرضیت قرآن مجید سے ثابت ہے، چنانچہ قرآن مجید سورۂ آل عمران آیت نمبر 97 میں ارشاد ہوتا ہے۔

القرآن: وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا

ترجمہ: بیت اللہ کا حج کرنا ان لوگوں پر اللہ کا حق ہے جو اس کے راستہ کی استطاعت رکھتے ہوں۔

☆حج کے فضائل:

1۔حدیث شریف = بخاری شریف کتاب الایمان میں حدیث نمبر 26 نقل ہے۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ سے عرض کی گئی۔کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان،عرض کی گئی پھر کیا (افضل) ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد،عرض کی گئی پھر کیا (افضل) ہے؟ فرمایا: حج مبرور۔

2۔حدیث شریف = بخاری شریف کتاب الحج میں حدیث نمبر 1521 نقل ہے۔نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جس نے حج کیا اور رفث (فحش کلام) نہ کیا اور فسق نہ کیا تو گناہوں سے پاک ہو کر ایسا لوٹا جیسے اس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔

3۔حدیث شریف = بخاری شریف کتاب العمرہ میں حدیث نمبر 1773 نقل ہے۔عمرہ سے عمرہ تک ان گناہوں کا کفارہ ہے، جو درمیان میں ہوئے اور حج مبرور کا ثواب جنت ہی ہے۔

4۔حدیث شریف = ابن ماجہ ابواب المناسک میں حدیث نمبر 2902 نقل ہے۔حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: حج کمزوروں کے لئے جہاد ہے۔

5۔حدیث شریف = جامع ترمذی ابواب الحج میں حدیث نمبر 810 نقل ہے۔حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی پاک ﷺ فرماتے ہیں۔حج وعمرہ محتاجی اور گناہوں کوایسے دورکرتے ہیں جیسے بھٹی لوہے اور چاندی اورسونے کے میل کودورکرتی ہےاورحج مبرور کا ثواب جنت ہی ہے۔

6۔حدیث شریف = مسند البزار میں حدیث نمبر 3196 نقل ہے۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: حاجی اپنے گھر والوں میں سے چارسو (افراد) کی شفاعت کرے گا اور (وہ) گناہوں سے ایسا نکل جائے گا، جیسے اس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔

7۔حدیث شریف = مجمع الزوائد میں حدیث نمبر 5257 نقل ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سید عالم ﷺ نے فرمایا: حاجی کی مغفرت ہوجاتی ہے اور حاجی جس کے لئے استغفار کرے، اس کی بھی (مغفرت) کردی جاتی ہے۔

☆پیدل حج کی فضیلت:

امام حاکم علیہ الرحمہ اپنی مستدرک میں حدیث نمبر 1735 نقل کرتے ہیں۔رسول پاک ﷺ فرماتے ہیں: جو مکہ سے پیدل حج کو جائے یہاں تک کہ مکہ واپس آئے، اس کے لئے ہر قدم پر سات سو نیکیاں حرم شریف کی نیکیوں کی مثل لکھی جائیں گی۔ پوچھا گیا، حرم کی نیکیوں کی کیا مقدار ہے؟ فرمایا: ہر نیکی ایک لاکھ نیکی ہے (تو اس حساب سے ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں ہوئیں)

☆حج یا عمرہ کے لئے نکلا اور مر گیا:

1۔مسند ابو یعلیٰ میں حدیث نمبر 6327 نقل ہے۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: جو حج کے لئے نکلا اور مر گیا، قیامت تک اس کے لئے حج کرنے والے کا ثواب لکھا جائے گا اور جو عمرہ کے لئے نکلا اور مر گیا۔اس کے لئے قیامت تک غازی کا ثواب لکھا جائے گا۔

2......طبرانی معجم الاوسط باب المیم میں حدیث نمبر 5388 نقل ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اس راہ میں حج یا عمرہ کے لئے نکلا اور مر گیا۔اس کی پیشی نہیں ہوگی۔ نہ حساب ہوگا اور اس سے کہا جائے گا تو جنت میں داخل ہو جا۔

☆استطاعت ہونے کے باوجود حج نہ کرنے پر تنبیہ:

سنن دارمی کتاب المناسک میں حدیث نمبر 1785 نقل ہے۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: جسے حج کرنے سے نہ حاجت ظاہرہ مانع ہوئی، نہ بادشاہ ظالم، نہ کوئی ایسا مرض جو روک دے، پھر بغیر حج کئے مر گیا تو چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔

محترم حضرات! اس حدیث پاک کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارے وہ لوگ غور کریں جو صرف اور صرف سستی کرتے ہوئے تھکن کا بہانا کرتے ہوئے فرض حج ادا نہیں کرتے حالانکہ مال بھی موجود ہے، ایسے لوگ ڈر جائیں کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ نے کتنی سخت تنبیہ فرمائی ہے۔

☆والدین کی طرف سے حج کرنے پر اجر:

دار قطنی جلد دوم میں صفحہ نمبر 229 پر نقل ہے کہ جو اپنی ماں یا باپ کی طرف سے حج کرے (جبکہ اپنا فرض حج ادا کر چکا ہو) ان کی (یعنی ماں یا باپ) کی طرف سے حج ادا ہو جائے گا اور حج کرنے والے کو مزید دس حج کا ثواب ملے گا۔

☆حج کی فضیلت اور برکتیں:

الترغیب والترہیب کتاب الحج میں حدیث نمبر 32 نقل ہے۔ حضرت

عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں مسجد منیٰ میں سرور کونین ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا۔ایک انصاری اور ایک ثقفی نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا پھر کہا: یارسول اللہ ﷺ! ہم کچھ پوچھنے کے لئے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں؟ ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو میں بتا دوں کہ کیا پوچھنے حاضر ہوا اور اگر چاہو تو میں کچھ نہ کہوں، تم ہی سوال کرو۔

عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! ہمیں (آپ ہی) بتا دیجئے۔ارشاد فرمایا: تو اس لئے حاضر ہوا ہے کہ گھر سے نکل کر بیت الحرام کے ارادے سے جانے کو دریافت کرے اور یہ کہ اس میں تیرے لئے کیا ثواب ہے اور طواف کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کو اور یہ کہ اس میں تیرے لئے کیا ثواب ہے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کو اور یہ کہ اس میں تیرے لئے کیا ثواب ہے اور عرفہ کی شام کے وقوف کو اور تیرے لئے اس میں کیا ثواب ہے اور جمار (شیطان) کی رمی کو اور اس میں تیرے لئے کیا ثواب ہے اور قربانی کرنے کو اور اس میں تیرے لئے کیا ثواب ہے اور اس کے ساتھ طواف افاضہ (طواف زیارت) کو۔

اس شخص نے عرض کی۔قسم ہے! اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا، اسی لئے حاضر ہوا تھا کہ ان باتوں کو آپ ﷺ سے دریافت کروں۔ارشاد فرمایا: جب تو بیت الحرام کے ارادے سے گھر سے نکلے گا تو

اونٹ کے ہر قدم رکھنے اور ہر قدم اٹھانے پر تیرے لئے ثواب لکھا جائے گا اور تیری خطا مٹا دی جائے گی اور طواف کے بعد کی دو رکعتیں ایسی ہیں جیسے اولاد اسماعیل میں کوئی غلام ہو، اس کے آزاد کرنے کا ثواب اور صفا و مروہ کے درمیان سعی ستر غلام آزاد کرنے کے مثل ہے۔

اور عرفہ کے دن وقوف کرنے کا حال یہ ہے کہ رب تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف تجلیٔ خاص فرماتا ہے اور تمہارے ساتھ ملائکہ پر مباحات فرماتا ہے۔ ارشاد فرماتا ہے: میرے بندے دور دور سے پراگندہ سر میری رحمت کے امیدوار ہو کر حاضر ہوئے۔ اگر تمہارے گناہ ریت کے ذروں اور بارش کے قطروں اور سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں تو میں سب کو بخش دوں گا۔ میرے بندو! واپس جاؤ، تمہاری مغفرت ہوگئی اور اس کی جس کی تم شفاعت کرو۔

اور جمروں (شیطانوں) پر رمی کرنے میں ہر کنکری پر ایک ایسا کبیرہ (گناہ) مٹا دیا جائے گا جو ہلاک کرنے والا ہے اور قربانی کرنا تیرے رب کے حضور تیرے لئے ذخیرہ ہے اور سر منڈانے میں ہر بال کے بدلے میں نیکی لکھی جائے گی اور گناہ مٹایا جائے گا۔ اس کے بعد خانۂ کعبہ کے طواف کا یہ حال ہے کہ تو طواف کر رہا ہے اور تیرے لئے کچھ گناہ نہیں۔ ایک فرشتہ آئے گا اور تیرے شانوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر کہے گا کہ زمانۂ آئندہ میں عمل کر اور زمانۂ گزشتہ

میں جو کچھ تھا، معاف کر دیا گیا۔

☆ حاجی کو کیسا ہونا چاہئے:

شرح السنۃ کتاب الحج میں امام بغوی علیہ الرحمہ حدیث نمبر 1840 نقل فرماتے ہیں۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! حاجی کو کیسا ہونا چاہئے؟ فرمایا پراگندہ سر، میلا کچیلا۔ دوسرے نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! حج کا کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا: بلند آواز سے لبیک کہنا اور قربانی کرنا۔ کسی اور نے عرض کی: سبیل کیا ہے؟ فرمایا: توشہ اور سواری۔

☆ فرشتے مصافحہ کرتے ہیں:

ابن ماجہ شریف میں حدیث پاک نقل ہے۔ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک فرشتے سواری کرنے والے حاجیوں سے مصافحہ کرتے ہیں اور پیدل چلنے والوں سے گلے ملتے ہیں۔

☆ حجاج کرام کے لئے مغفرت کے پروانے:

بیہقی شریف میں حدیث پاک نقل ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے عرفہ کی شام کو اپنی اُمّت کے لئے دعا فرمائی۔

دعا قبول کی گئی کہ میں نے ان کو بخش دیا ہے۔ ماسوا ظالم کے، پس بے شک مظلوم کے لئے پکڑنے والا ہوں۔ پس حضور ﷺ نے عرض کی: اے میرے رب! اگر چاہے تو مظلوم کو جنت دے دے اور ظالم کی مغفرت فرما دے۔ پس عرفہ کی شام دعا قبول نہیں ہوئی، جب مزدلفہ میں آپ ﷺ نے صبح کی تو آپ نے دعا کو دہرایا۔ اللہ تعالیٰ نے دعا قبول فرمائی۔ راوی نے کہا: پس حضور ﷺ مسکرا دیئے (آپ کو مسکراتا ہوا دیکھ کر) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ یہ تو ایسا وقت ہے جس میں آپ مسکراتے نہیں ہیں۔ کس چیز کی وجہ سے آپ مسکرائے؟ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ مسکراتا رکھے (یہ سن کر) نبی پاک ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے دشمن ابلیس کو جب معلوم ہوا کہ رب تعالیٰ نے میری دعا کو قبول فرما کر میری اُمّت کی مغفرت فرما دی ہے تو وہ مٹی اٹھا کر اپنے سر پر ڈالنے لگا اور ویل اور ہلاکت کا واویلا کر رہا ہے۔ مجھے اس کی بے صبری دیکھ کر ہنسی آئی۔

☆ عرفات اور مزدلفہ والوں کو بخش دیا:

ارشاد الساری میں حدیث پاک نقل ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا: نبی پاک ﷺ نے عرفات میں وقوف

فرمایا۔قریب تھا کہ سورج غروب ہوجاتا، آپ ﷺ نے فرمایا: اے بلال! لوگوں کو خاموش کراؤ۔حضرت بلال رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور لوگوں سے کہا: حضور ﷺ کے لئے خاموش ہوجاؤ۔ تاہم لوگ خاموش ہوگئے پھر نبی پاک ﷺ نے فرمایا: لوگو! ابھی میرے پاس جبریل آئے اور میرے رب کا سلام پہنچایا اور کہا: رب تعالیٰ نے عرفات اور مزدلفہ والوں کو بخش دیا ہے اور حقوق العباد (مظالم) کی میری اُمّت کی طرف سے اپنے ذمہ ادا کرنے کی ضمانت لے لی ہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے۔انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا یہ ہمارے لئے خاص ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے لئے اور قیامت تک آنے والوں کے لئے ہے (اس پر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے رب کی رحمت کثیر ہے اور اچھی ہے۔

☆ حجاج کو ایک کا دس لاکھ ملے گا:

بیہقی شریف میں حدیث پاک نقل ہے۔نبی پاک ﷺ نے فرمایا: حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں جو مانگیں گے، رب تعالیٰ ان کو عطا فرمائے گا، جو دعا مانگیں گے، رب تعالیٰ وہ دعا قبول فرمائے گا اور جو کچھ انہوں نے خرچ کیا، وہ ایک درہم کا دس لاکھ عطا فرمائے گا۔

☆طواف کعبہ:

الترغیب والترہیب کتاب الحج میں حدیث پاک نقل ہے۔حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس نے کامل وضو کیا، پھر رکن کا استلام کرنے آیا، تو وہ رحمت میں ڈوب گیا اور جب وہ استلام کرلے اور یہ پڑھے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بِسۡمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکۡبَرُ اَشۡھَدُ اَنۡ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡكَ لَہٗ وَاَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ۔

تو اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے۔

جب وہ بیت اللہ کا طواف کرتا ہے تو رب تعالیٰ اس کے ہر قدم پر اس کے لئے ستر ہزار نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے لئے ستر ہزار گناہ مٹاتا ہے اور اس کے ستر ہزار درجات بلند فرماتا ہے اور اس کی اپنے ستر رشتہ داروں کے حق میں شفاعت قبول کی جائے گی پھر وہ جب مقام ابراہیم پر آکر ایمان اور نیت ثواب کے ساتھ دو رکعتیں ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اولادِ اسماعیل میں چار غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھتا ہے اور وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے

جیسے اس دن تھا جب اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔

☆حج کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پکارا:

سورۂ حج کی آیت نمبر 27 میں ارشاد ہوتا ہے۔

القرآن: وَاَذِّن فِی النَّاسِ بِالۡحَجِّ یَاۡتُوۡكَ رِجَالًا وَّعَلٰی كُلِّ ضَامِرٍ یَّاۡتِیۡنَ مِنۡ كُلِّ فَجٍّ عَمِیۡقٍ

ترجمہ: (اے ابراہیم) لوگوں میں حج کی عام ندا کردے وہ تیرے پاس حاضر ہوں گے، پیادہ (پیدل) اور ہر دبلی اونٹنی پر کہ ہر دور کی راہ سے آتی ہے۔

تفسیر دُرّ منثور چھٹی جلد صفحہ نمبر 34 پر اس آیت کے تحت نقل ہے۔ حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حج کے اعلان کرنے کا حکم ہوا تو آپ نے مقام ابراہیم پر کھڑے ہو کر بلند آواز سے فرمایا: جسے مشرق و مغرب کے سبھی لوگوں نے سنا کہ (وہ اعلان یہ تھا)

اے لوگو! اپنے رب کا جواب دو۔

تفسیر ابن ابی حاتم آٹھویں جلد صفحہ نمبر 2437 پر اس آیت کے تحت نقل کرتے ہیں کہ حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب ابراہیم علیہ السلام مقام ابراہیم پر اعلان کے لئے کھڑے ہوئے تو وہ انہیں لے کر بلند ہونے لگا۔

یہاں تک کہ زمین کے تمام پہاڑوں سے بلند ہو گیا۔ آپ نے اسی بلندی پر سے لوگوں میں حج کا اعلان کیا جو سات سمندروں کی تہہ سے بھی سنا گیا۔

محترم حضرات! انہی تفاسیر کی روشنی میں مفسرین فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب حج کا اعلان فرمایا تو ان کی آواز قیامت تک کے مسلمانوں نے سنی اور جس نے جتنی مرتبہ ان کی آواز پر لبیک کہا، وہ اپنی زندگی میں اتنی مرتبہ حج کی سعادت حاصل کرے گا۔

☆حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جبریل علیہ السلام نے حج کرایا:

مصنف عبدالرزاق پانچویں جلد میں صفحہ نمبر 95 پر نقل ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کعبہ کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو رب تعالیٰ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو بھیجا اور انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حج کرایا۔ آپ علیہ السلام نے عرفات کو دیکھ کر فرمایا: میں اس میدان کو پہچان گیا۔ ایک بار اس سے پہلے بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام یہاں آئے تھے اور اسی وجہ سے اس کا نام ''عرفہ'' پڑا۔ یوم نحر کے دن شیطان نے آپ سے تعرض کیا تو حضرت جبریل علیہ السلام نے اسے سات کنکریاں مارنے

کی ہدایت کی اور آپ نے ابلیس کو سنگسار کیا، پھر دوسرے اور تیسرے دن بھی ایسا ہی ہوا۔ اسی لئے حج میں رمی جمار (شیطانوں کو کنکریاں مارنا) مشروع ہوئی۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا: کوہ ثبیر پر چڑھو، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ثبیر کی پہاڑی پر چڑھ کر اعلان فرمایا: اے بندگان خدا! اللہ تعالیٰ کی پکار کا جواب دو، اے بندگان خدا! رب تعالیٰ کی اطاعت کرو، تو ان کا یہ اعلان ساتوں سمندر سے سنا گیا۔

محترم حضرات! بلاشبہ حج خلیل اللہ علیہ السلام کی دعاؤں، ذبیح اللہ علیہ السلام کی وفاؤں اور حبیب اللہ ﷺ کی اداؤں کا نام ہے۔ حج میں بہار عشق و مستی بھی ہے اور وقار بزم ہستی بھی۔ حج منظر جمال بھی ہے، مظہر جلال بھی، بعض حکماء کے نزدیک نماز عاقلانہ عبادت ہے اور حج عاشقانہ عبادت ہے۔ کیوں نہ ہو، حاجی سب سے پہلے اپنا گھر چھوڑتا ہے، پھر خوبصورت اور قیمتی لباس کو چھوڑ کر دو چادریں لپیٹ لیتا ہے۔ اپنا ہوٹل چھوڑ کر منیٰ کے خیموں میں آ جاتا ہے، پھر دیوانہ وار تپتی ہوئی دھوپ کے اندر عرفات کے میدان میں آ جاتا ہے پھر بالآخر اپنے خیموں کو بھی چھوڑ کر مزدلفہ میں کھلے آسمان تلے آ جاتا ہے، تھکن سے چُور چُور احرام مٹی میں اڑا ہوا، سر پراگندہ پسینے میں شرابور عشق الٰہی کے دیئے اپنے دل میں جلائے رو رو کر اپنے مولا جل جلالہ سے اس کے کرم کی بھیک مانگتا ہے اور اسی

کو اپنی زندگی کے انمول لمحات تصور کرتا ہے۔

رب تعالیٰ ہمیں بھی بار بار ایسی سعادتیں نصیب فرمائے اور اپنے پیاروں کے حج کا صدقہ ہمیں بھی حج مبرور نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

غزواتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قَاتِلُوۡهُمۡ یُعَذِّبۡهُمُ اللّٰهُ بِاَیۡدِیۡکُمۡ وَیُخۡزِهِمۡ وَیَنۡصُرۡكُمۡ عَلَیۡهِمۡ

صَدَقَ اللّٰہُ مَوۡلَانَا الۡعَظِیۡمِ وَبَلَّغَنَا رَسُوۡلُہُ النَّبِیُّ الۡکَرِیۡمِ وَ نَحۡنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیۡنَ وَالشَّاکِرِیۡنَ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید سورۂ توبہ سے آیت نمبر 14 تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے محبوب ﷺ کے صدقے و طفیل مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم تمام مسلمانوں کو حق کو سن کر اسے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

آج کا ہمارا موضوع غزواتِ رسول ﷺ ہے۔غزوات غزوہ کی جمع ہے۔ وہ لشکر جس میں محبوب خدا ﷺ بنفس نفیس خود تشریف فرما ہوں، اسے غزوہ کہتے ہیں۔وہ لشکر جس میں محبوب خدا ﷺ بنفس نفیس خود تشریف فرما نہ ہوئے، صحابہ کرام علیہم الرضوان کو روانہ فرمایا، اسے سریہ کہتے ہیں۔علامہ ابن اسحٰق اور علامہ مسیٰ بن عقبہ رحمہم اللہ کے قول کے مطابق غزواتِ رسول ﷺ کی تعداد ستائیس ہے اور باقی حضرات نے غزواتِ رسول ﷺ کی تعداد پچیس بتائی ہے۔

کفار کی تکالیفیں سہتے سہتے جب نبی پاک ﷺ مدینہ منورہ پہنچے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے 2ھ میں جہاد کا پہلا حکم نازل ہوا۔اس وقت امام المجاہدین ﷺ کی عمر شریفہ پچپن برس تھی۔چنانچہ سورۂ توبہ آیت نمبر 14 میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

القرآن: قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ

ترجمہ: تو ان سے لڑو، اللہ انہیں عذاب دے گا تمہارے ہاتھوں اور انہیں رسوا کرے گا اور تمہیں ان پر مدد دے گا۔

اللہ تعالیٰ کے حکم کے بعد امام المجاہدین ﷺ نے تلوار اٹھائی اور ستائیس

غزوات میں خود شرکت فرمائی۔ ان ستائیس غزوات میں سے صرف نو (9) غزوات میں قتال یعنی جنگ واقع ہوئی، بقیہ اٹھارہ (18) غزوات میں قتال یعنی جنگ واقع نہیں ہوئی۔

☆ان غزوات میں قتال واقع نہ ہوا:

1......غزوۂ ابواء، 2ھ

2......غزوۂ بواط، 2ھ

3......غزوۂ عشیرہ، 2ھ

4......غزوۂ بدر اولیٰ، 2ھ

5......غزوۂ قرمرۃ الکدیٰ، 2ھ

6......غزوۂ سویق، 2ھ

7......غزوۂ قینقاع، 3ھ

8......غزوۂ غطفان، 3ھ

9......غزوۂ نجران، 3ھ

10......غزوۂ بنی نضیر، 4ھ

11......غزوۂ بدر صغریٰ، 4ھ

12......غزوۂ دومۃ الجندل، 5ھ

13......غزوۂ ذات الرقاع، 6ھ

14......غزوۂ ذی قرد، 6ھ

15......غزوۂ بنولحیان، 6ھ

16......غزوۂ حدیبیہ، 6ھ

17......غزوۂ وادی القریٰ، 7ھ

18......غزوۂ جیش العسرت (تبوک)، 9ھ

☆ جن نو غزوات میں قتال ہوا:

1......جنگ بدر، 2ھ

2......جنگ احد، 3ھ

3......جنگ مریسیع (بنی مصطلق)، 5ھ

4......جنگ احزاب (غزوۂ خندق)، 5ھ

5......جنگ بنو قریظہ، 5ھ

6......جنگ خیبر، 7ھ

7......جنگ فتح مکہ، 8ھ

8......جنگ حنین، 8ھ

9......جنگ طائف، 8ھ

اب آپ کی خدمت میں نو (9) غزوات کی مختصر مختصر تفصیل بیان کرتا ہوں۔

1...... جنگ بدر، 2ھ:

نبی کریم ﷺ اور آپ کے ہمرائیوں نے جب ہجرت فرمائی تو قریش مکہ نے ہجرت کے ساتھ ساتھ ہی مدینۂ منورہ پر حملے کی تیاریاں شروع کردی تھیں۔ اسی اثناء میں یہ غلط خبر مکہ میں پھیل گئی تھی کہ مسلمان قافلہ لوٹنے آرہے ہیں۔ بالاخران تمام حالات کی خبر جب نبی پاک ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو جمع فرمایا اور حالات سے باخبر کرتے ہوئے مشورہ طلب فرمایا۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جواب میں جانثارانہ تقریر کی۔

بخاری شریف کتاب المغازی میں ہے کہ حضرت مقدار بن اسود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! ہم حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نہیں جو یہ کہیں گے تم اور تمہارا خدا لڑو، ہم تماشا دیکھیں گے۔ اے میرے آقا ﷺ! ہم آپ کے آگے، پیچھے، دائیں، بائیں جانوں کے ایسے نذرانے پیش کریں گے کہ

آپ ﷺ خوش ہو جائیں گے۔

حفیظ جالندھری ان الفاظ کو یوں قلمبند کرتا ہے۔

تعالٰی یہ شیوہ ہی نہیں ہے باوفاؤں کا
پیا ہے دودھ ہم نے اپنی غیرت والی ماؤں کا
نبی کا حکم ہو تو کود جائیں ہم سمندر میں
جہاں کو محو کردیں نعرۂ اللہ اکبر میں

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت مقدار رضی اللہ عنہ کی یہ بات سن کر نبی کریم ﷺ کا چہرۂ انور چمکنے لگا۔ نبی پاک ﷺ نے اپنے غلاموں سے وہی کچھ سنا جس کی آپ کو امید تھی۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: چلو اللہ تعالیٰ کی برکت سے خوش ہو کر اللہ تعالیٰ نے مجھ کو دو گروہوں میں سے ایک کا وعدہ فرمایا ہے۔ خدا تعالیٰ کی قسم! دشمنوں کے ہلاک ہونے کی جگہیں اس وقت بھی اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔

☆اسلامی لشکر کی تعداد:

313افراد، 70اونٹ، 2 گھوڑے، 8 تلواریں اور 6زرہیں۔

حفیظ جالندھری اس کو یوں قلمبند کرتا ہے۔

تھے ان کے پاس دو گھوڑے، 6 زرہیں، آٹھ شمشیریں
بدلنے آئے تھے یہ لوگ دنیا بھر کی تقدیریں

☆لشکر کفار:

ایک ہزار افراد، 700 اونٹ، 100 گھوڑے، ایک ہزار تلواریں اور ایک ہزار زرہیں۔

☆لشکر اسلام کی روانگی:

12 رمضان المبارک 2ھ کو نبی پاک ﷺ 86 مہاجرین اور 227 انصار کم وبیش 313 جانثاروں کے ساتھ مدینے سے نکلے۔ سترہ رمضان کو بدر کے قریب پہنچے۔ بدر ایک گاؤں کا نام ہے، جہاں ہر سال میلہ ہوتا ہے۔ یہ میدان مدینہ سے 80 میل کے فاصلے پر ہے۔ اس موقع پر جالندھری کہتا ہے۔

مئے وحدت سے قلب مطمئن سرشار تھا ان کا
کہ سردار دو عالم قافلہ سالار تھا ان کا
نہیں تھا تین سو تیرہ سے آگے تک شمار ان کا
سنا یہ ہے کہ ان کے ساتھ تھا پروردگار ان کا

☆جنگ کا آغاز:

اب جنگ کا آغاز ہوا۔کیسا عجیب منظر تھا۔سخت گرمی میں حالت روزہ میں تھکے ہوئے تین سو تیرہ نہتے بے سروسامان مسلمان اور دوسری جانب ایک ہزار کفارومشرکین کا طاقتور اسلحہ سے لیس لشکر، نبی کریم ﷺ نے جب یہ منظر دیکھا تو عریش میں تشریف لاکر دعا فرمائی۔اے مالک ومولا! آج اگر یہ مٹھی بھر جماعت شکست کھا گئی تو قیامت تک تیرا نام لیوا کوئی نہ ہوگا،اس کی مدد فرما۔

محبوب کبریا ﷺ کا دعا مانگنا تھا کہ رب تعالٰی نے فرشتوں کے لشکر کو مسلمانوں کی مدد کے لئے بھیجا۔ یوں مسلمانوں کو فتح و نصرت نصیب ہوئی۔ سینکڑوں کفار ابوجہل سمیت قتل اور ستر کفار قید ہوگئے۔شہید ہونے والے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی تعداد چودہ تھی۔ یوں اسلام کا پرچم سربلند ہوا اور کفار و مشرکین نامراد ہوئے۔(اس واقعہ کی مکمل تفصیل خطبات ترابی جلد اول میں موجود ہے)

2:جنگ احد 3ھ:

مدارج النبوت جلد اول صفحہ نمبر 190 پر شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں کہ قوم قریش نے دارالندوہ میں میٹنگ کرکے بیس ہزار مثقال لشکر کی تیاری کے لئے جمع کئے اور مکہ سے چار لوگوں کو اطراف میں گشت

کرنے پر مقرر کیا تا کہ وہ لوگوں کو مدینہ منورہ پر حملہ کرنے کے لئے ابھاریں اور کافی تعداد میں لشکر جمع ہو۔

مکۂ معظّمہ سے لشکر کفار ابوسفیان کی سرداری میں روانہ ہوا۔ لشکر میں تین ہزار آدمی تھے، جن میں سے سات سو زرہ پوش تھے۔ دو سو گھوڑے اور تین ہزار اونٹ تھے۔ لشکر میں تیر اندازی میں مہارت رکھنے والے لوگ کثرت سے تھے۔ کافی تعداد میں تلواریں، نیزے، خنجر، برچھیاں، تیر، کمان وغیرہ آلات حرب تھے۔ گانے بجانے والی عورتیں اور آلاب طرب و نیز کھانے پینے و دیگر آسائش کے سامان سے لشکر کو آراستہ کر کے، مدینہ منورہ کو تخت و تاراج کرنے کے ارادے سے مکہ سے لشکر کو مدینۂ منورہ روانہ کیا گیا۔

ابوسفیان نے مدینۂ منورہ سے پانچ میل کے فاصلے پر مقام ذوالحلیفہ پر لشکر کو ٹھہرایا اور وہاں تین دن قیام کیا۔ لشکر کفار کے قیام کے دوران مشرکوں نے اونٹوں اور گھوڑوں کو مسلمانوں کے کھیتوں میں چھوڑ دیا۔ چنانچہ اونٹوں اور گھوڑوں نے کھیتوں کو روند کر پامال کر دیئے اور تمام سبزہ کھا گئے اور حالت یہ ہوئی کہ اطرافِ مدینہ کے تمام کھیتوں میں سے کسی بھی کھیت میں سبزی باقی نہ رہی۔

دوسری طرف امام المجاہدین صلی اللہ علیہ وسلم سات سو مجاہدین کا لشکر لے کر احد کی

طرف روانہ ہوئے۔لشکر اسلام میں ایک بھی گھوڑا نہ تھا۔صرف ایک سو مجاہدین زرہ پوش تھے۔ چند حضرات کے پاس تیر اور کمان تھے اور چند کے پاس تلواریں اور نیزے تھے۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان بڑی جواں مردی سے لڑے، خصوصاً حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ بڑی ہی جاں فشانی سے لڑے اور میدان جنگ میں اپنی شجاعت و بہادری کے جوہر دکھا رہے تھے۔ اسد الغابہ میں ہے کہ حضرت عمیر بن اسحاق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ احد میں حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ، آقا و مولا ﷺ کے روبرو دو تلواروں کے ساتھ قتال کر رہے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ کی زبان پر یہ کلمات جاری تھے۔ میں اللہ کا شیر ہوں اور رسول اللہ ﷺ کا بھی شیر ہوں۔ آپ نے تنِ تنہا اکتیس کافروں کو واصل جہنم کیا۔ جب مسلمانوں کو کامیابی نظر آنے لگی تو گھاٹی پر موجود تیر اندازوں میں سے اکثر نے اپنی جگہ چھوڑ دی چنانچہ خالد بن ولید اور عکرمہ بن ابوجہل جو اس وقت اسلام نہ لائے تھے، انہوں نے پیچھے سے مسلمانوں پر حملہ کر دیا جس سے مسلمانوں کو بہت نقصان ہوا۔ اسی اثناء میں شیطان نے نبی کریم ﷺ کی شہادت کی افواہ اڑا دی، جس کے باعث مسلمانوں کے حوصلے مزید پست ہو گئے، چنانچہ اسلامی لشکر سے ستر حضرات شہید ہوئے جن میں حضرت سیدنا حمزہ، حضرت حنظلہ،

حضرت مصعب بن عمیر، حضرت سعد بن ربیع اور حضرت نعمان بن مالک رضوان اللہ علیہم اجمعین شامل تھے۔

کفار کے لشکر سے تیس آدمی جہنم رسید ہوئے اور ان کے حوصلے ٹوٹ گئے۔
لہذا ابوسفیان کفار کے لشکر کو لے کر مکہ روانہ ہو گئے۔

3۔غزوۂ بنی مصطلق 5ھ:

سبل الہدیٰ والرشاد جلد چہارم صفحہ نمبر 781 پر نقل ہے۔ یہ غزوہ ''غزوۂ خندق'' سے پہلے 5ھ میں پیش آیا۔ حضور ﷺ کو اطلاع ملی کہ حارث بن ابو ضرار نے مسلمانوں پر حملے کے لئے بہت ساری فوج جمع کر لی ہے۔ آپ ﷺ نے نہایت تیز رفتاری سے ان کی طرف کوچ فرمایا اور ان کے مویشیوں کے پانی پلانے کی ایک جگہ پر انہیں پایا اور فوراً ان پر حملہ کر دیا۔

وہ لوگ اس حملے کی تاب نہ لا سکے۔ ان میں سے دس آدمی مارے گئے اور باقی سب مرد وعورت، بچے بوڑھے گرفتار ہو گئے۔ مسلمانوں کے ہاتھ دو ہزار اونٹ، پانچ ہزار بکریاں اور دو سو گھرانے آئے۔ جب حضور ﷺ نے اس قبیلے کے سردار کی بیٹی حضرت جویریہ رضی اللہ عنہ کو اپنے نکاح میں لے لیا تو مسلمانوں نے تمام قیدی آزاد کر دیئے۔

☆حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے خواب کا تذکرہ:

سبل الہدیٰ والرشاد چوتھی جلد صفحہ نمبر 781 پر نقل ہے کہ ام المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور ﷺ کی تشریف آوری سے قبل میں نے خواب دیکھا۔ چاند مدینہ طیبہ سے چلا ہے اور میری آغوش میں آ گرا ہے۔ میں نے ناپسند کیا کہ کسی کو اپنا خواب بیان کروں۔ جب نبیٔ رحمت ﷺ تشریف لائے۔ انہوں نے جب ہمیں قیدی بنالیا تو مجھے اس خواب کو پورا ہونے کی امید ہونے لگی۔ چنانچہ حضور ﷺ نے مجھے آزاد کیا اور مجھ سے نکاح فرمالیا۔

4۔غزوۂ احزاب (غزوۂ خندق 5ھ):

اس غزوہ کو غزوۂ احزاب اور غزوۂ خندق بھی کہا جاتا ہے۔ غزوۂ خندق اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس جنگ میں خندقیں کھودی گئیں۔ امام ابن ہشام علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ شوال 5ھ میں یہ غزوہ رونما ہوا۔ قریش، یہود اور دیگر قبائل عرب بارہ ہزار کے لشکر کے ساتھ مدینۂ منورہ کی طرف روانہ ہوئے۔ کفار کی تیاری کی خبریں سن کر رسول پاک ﷺ نے اپنے اصحاب سے مشورہ کیا۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا کہ کھلے میدان میں لڑنا مصلحت کے خلاف ہے۔ مدینہ کے گرد خندقیں کھود کر دشمن کا مقابلہ کرنا چاہئے۔ آپ ﷺ نے اس رائے کو پسند

فرمایا، چنانچہ حضور ﷺ نے خواتین اور بچوں کو شہر کے محفوظ قلعوں میں بھیج دیا اور خود تین ہزار اصحاب کے ساتھ شہر سے نکلے۔ سلع نام کے پہاڑ کو پشت پر رکھ کر خندق کھودی گئی۔ اس بناء پر اس غزوہ کو غزوۂ خندق کہا جاتا ہے۔

نگاہِ مصطفی ﷺ اور طاقت مصطفی ﷺ:

مسند امام احمد ابن حنبل میں حدیث نمبر 18600 نقل ہے۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ہمیں خندق کھودنے کا حکم دیا۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے کہا: خندق کی جگہ میں ایک چٹان نکل آئی جو کدال اور پھاؤڑوں سے نہیں ٹوٹ رہی تھی۔ مسلمانوں نے حضور ﷺ سے اس کی شکایت کی۔ حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر حضور ﷺ تشریف لائے اور فالتو کپڑے رکھ کر چٹان کی طرف اتر گئے۔ آپ ﷺ نے کدال پکڑی اور بسم اللہ پڑھ کر ضرب لگائی تو اس سے تین پتھر ٹوٹ کر گر گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اکبر! مجھے ملک شام کی چابیاں دے دی گئیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں اس جگہ سے ملک شام کے سرخ محلات دیکھ رہا ہوں۔

آپ ﷺ نے پھر بسم اللہ پڑھ کر دوسری ضرب لگائی تو پھر اس چٹان سے تین پتھر ٹوٹ کر گر گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اکبر! مجھے ملک فارس کی

چابیاں دے دی گئیں اور اللہ کی قسم! بے شک میں اس جگہ سے فارس کے شہروں اور اس کے سفید محلات کو دیکھ رہا ہوں۔

آپ ﷺ نے پھر بسم اللہ پڑھ کر ایک اور ضرب لگائی اور وہ چٹان مکمل طور پر ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اکبر! مجھے یمن کی چابیاں دے دی گئیں اور آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اکبر! میں اس جگہ سے (یمن کے شہر) صنعاء کے دروازے دیکھ رہا ہوں۔

سبحان اللہ! محترم حضرات! آپ نے نبی پاک ﷺ کی نگاہوں کا عالم دیکھا کہ مدینہ طیبہ میں موجود رہ کر ملک شام، ملک فارس (ایران) اور ملک یمن کے شہروں کو اپنی نگاہ نبوت سے دیکھ لیا لہذا معلوم ہوا کہ ہمارا دیکھنا اور حضور ﷺ کا دیکھنا برابر نہیں اور دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان جس چٹان کو توڑنے سے عاجز آ گئے، نبی کریم ﷺ نے کدال سے ایسی ضرب لگائی کہ چٹان ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی لہذا معلوم ہوا کہ طاقت وقوت میں بھی آپ ﷺ کے برابر کوئی نہیں۔ رب تعالیٰ نے ہر چیز میں اپنے محبوب ﷺ کو افضلیت اور برتری عطا فرمائی ہے۔

مدارج النبوت صفحہ نمبر 300 پر شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں کہ غزوۂ خندق میں لشکر کفار نے چوبیس دنوں تک محاصرہ کیا اور اہل

شہر کو تنگ کیا۔ رب تعالیٰ نے مومنین کی مدد کے لئے ملائکہ کا لشکر بھیجا اور آسمان سے ایسی تیز آندھی چلی کہ مشرکین کے لشکر کے تمام خیمے منہدم کر دیئے۔ کھانا پکانے کے لئے دیگیں چولہوں پر چڑھائی تھیں۔ وہ زمین پر الٹ گئیں۔ تیز ہوا سے سنگریزوں نے اڑ اڑ کر ان پر شدید چوٹیں لگائیں اور لشکر کفار کے ہر گوشہ سے فرشتوں کی تکبیروں کی آوازیں سنائی دینے لگیں لہذا کفار خوفزدہ ہو کر اپنا مال اسباب چھوڑ کر بھاگ نکلے۔

5۔ غزوۂ بنی قریظہ:

سبل الہدیٰ والرشاد پانچویں جلد صفحہ نمبر 27 پر نقل ہے کہ غزوۂ خندق سے واپسی پر صبح کے وقت حضور ﷺ مسلمانوں کو لے کر مدینہ منورہ واپس تشریف لائے اور سب نے اپنا اسلحہ رکھ لیا۔ ظہر کے وقت حضرت جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے۔ یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ نے اسلحہ اتار دیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! جبریل علیہ السلام نے عرض کی۔ فرشتوں نے تو ابھی تک اسلحہ نہیں اتارا۔ یارسول اللہ ﷺ! رب تعالیٰ آپ کو بنی قریظہ کی طرف کوچ کرنے کا حکم دیتا ہے۔

یہ 23 ذوالقعدہ 5ھ کا واقعہ ہے۔ آپ ﷺ نے اعلان فرمادیا کہ جو مسلمان بھی فرماں بردار ہے، وہ عصر کی نماز بنی قریظہ میں جا کر پڑھے،

آپ ﷺ نے حضرت ابن مکتوم رضی اللہ عنہ کو مدینہ طیبہ پر اپنا نائب مقرر فرمایا۔ آپ ﷺ بنو قریظہ کی طرف تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ نے ہتھیار پہنے، خود اور زرہ پہنی، ہاتھ مبارک میں نیزہ تھاما، ڈھال لٹکائی، اپنے گھوڑے لحیف پر سوار ہو گئے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان پروانوں کی طرح آپ ﷺ کے اردگرد تھے۔ انہوں نے بھی ہتھیار سجا رکھے تھے۔ مسلمانوں کے پاس چھتیس گھوڑے تھے اور تین ہزار صحابہ کرام علیہم الرضوان کا لشکر تھا۔ مسلمانوں نے بنی قریظہ کا محاصرہ کر لیا اور کئی دن تک لڑائی جاری رہی۔ یہودی اپنے قلعوں میں چھپ کر مسلمانوں پر حملے کرتے رہے۔ پچیس راتوں تک یہ محاصرہ جاری رہا۔ بنی قریظہ تنگی میں پڑ گئے۔ رب تعالیٰ نے ان کے دلوں میں مسلمانوں کا رعب و دبدبہ ڈال دیا۔ چنانچہ وہ اپنے قلعوں سے اتر آئے۔ چھ سو یا سات سو اسلام دشمن یہودیوں کو قتل کیا گیا اور عورتوں اور بچوں کو باندیاں اور غلام بنا لیا۔ یوں رب تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح و نصرت عطا فرمائی۔

6۔ غزوۂ خیبر:

خیبر قلعوں والے ایک شہر کا نام ہے۔ غزوۂ حدیبیہ سے واپسی پر آپ ﷺ محرم 7ھ میں خیبر کے لئے روانہ ہوئے۔

سبل الہدیٰ والرشاد پانچویں جلد صفحہ نمبر 132 پر نقل ہے کہ مسلمان جب خیبر آئے تو انہوں نے سبز کھجوریں کھائیں۔ وہ وباء زدہ اور مضر صحت تھیں، جس کی وجہ سے انہیں بخار ہو گیا۔ انہوں نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں عرض کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: مشکیزوں میں پانی خوب ٹھنڈا کرو، جب خوب ٹھنڈا ہو جائے تو اپنے اوپر انڈیل لو، اور رب تعالیٰ کا ذکر کرو۔ انہوں نے اسی طرح کیا تو رب تعالیٰ نے انہیں شفاء عطا کر دی۔

مسلمان ایک ایک کر کے قلعہ فتح کرتے گئے۔ اب آخری اور بڑا قلعہ رہ گیا۔ سارے یہودی اس کے اندر آ گئے۔ مسلمانوں نے اس قلعہ کو فتح کرنے کی بہت کوشش کی جیسے ہی مسلمان قلعہ کے دروازے پر پہنچتے، یہودی وہ دروازہ بند کر دیتے۔ بڑی کوششوں کے بعد بھی کوئی کامیابی نہ ملی۔

سبل الہدیٰ والرشاد پانچویں جلد کے صفحہ نمبر 135 پر نقل ہے کہ جب صحابہ کرام علیہم الرضوان نے حضور ﷺ کو بتایا کہ قلعہ فتح نہیں ہو رہا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کل میں علم اسلام اس شخص کو عطا کروں گا جسے رب تعالیٰ فتح فرمائے گا۔ راہ فرار اختیار نہیں کرے گا، وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہو گا۔ وہ اس قلعہ کو زورِ بازو سے فتح کر لے گا۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے رات خوشی خوشی بسر کی کہ کل

کس خوش نصیب کے ہاتھ میں فتح ونصرت کا علم دیا جائے گا۔ صبح ہوتے ہی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ کہاں ہیں؟ صحابہ کرام علیہم الرضوان سمجھ گئے کہ فتح ونصرت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ! حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شدید آشوب چشم ہے۔ فرمایا: ان کی طرف پیغام بھیجو۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں گیا اور انہیں اپنے ساتھ لے آیا۔ انہیں نبی کریم ﷺ کی خدمت عالیہ میں پیش کیا گیا۔

امام حاکم علیہ الرحمہ نے روایت کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ ﷺ نے میرا سر اپنی آغوش میں رکھا۔ اپنے دست اقدس پر لعاب دہن رکھا اور اسے میری آنکھوں پر لگا دیا۔ میں بالکل شفایاب ہوگیا۔ گویا کہ کبھی درد تھا ہی نہیں۔ پھر جھنڈا عطا فرمایا۔

☆خیبر کی فتح:

سبل الہدیٰ والرشاد پانچویں جلد صفحہ نمبر 141 پر نقل ہے کہ امام ابن اسحاق علیہ الرحمہ نے حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ، حضور اکرم ﷺ کے خادم سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: جب آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو علم اسلام عطا فرمایا تو ہم ان کے ہمراہ نکلے۔ جب قلعے کے قریب گئے تو یہودی باہر

نکل آئے۔ انہوں نے ان کے ساتھ جہاد کیا۔ ایک یہودی نے ان پر حملہ کیا اور ان کی ڈھال ٹوٹ گئی۔ انہوں نے قلعۂ خیبر کا دروازہ اکھیڑا اور اسے بطور ڈھال استعمال کیا، جب تک وہ جہاد کرتے رہے۔ یہ دروازہ ان کے پاس بطور ڈھال رہا حتیٰ کہ قلعہ خیبر فتح ہو گیا۔

امام بیہقی علیہ الرحمہ کی روایت کے مطابق جو خیبر کا پھاٹک حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اکیلے اٹھایا۔ اس کو بعد میں ستر افراد نے مل کر اٹھانے کی کوشش کی مگر وہ اسے نہ اٹھا سکے۔

7۔ غزوۂ فتح مکہ:

مسلمانوں کا دس ہزار کا لشکر حضور ﷺ کی قیادت میں رمضان المبارک 8ھ میں مکہ میں داخل ہوا اور بعض حضرات نے مجاہدین کی تعداد بارہ ہزار بتائی ہے۔

مسلم شریف میں ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا (فتح مکہ کے موقع پر) جب آپ ﷺ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔ اس کا ایک کنارہ مبارک شانوں کے مابین لٹکا رکھا تھا

مواہب الدنیہ میں ہے کہ فتح مکہ کا دوسرا دن تھا۔ نبی پاک ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے قریش کو مخاطب کر کے فرمایا: اے گروہ قریش! تم لوگ کیا گمان

کرتے ہو۔ میں تمہارے حق میں کیا کرنے والا ہوں؟ قریش نے کہا کہ: ہم گمان کرتے ہیں کہ آپ ہمارے حق میں خیر کرنے والے ہیں۔ آپ کرم کرنے والے ہیں اور کرم کرنے والے بھائی کے بیٹے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ چلے جاؤ، تم آزاد کر دیئے گئے ہو۔ وہ لوگ نہ غلام بنائے گئے، نہ قید کئے گئے۔

8۔ غزوۂ حنین:

سبل الہدیٰ والرشاد پانچویں جلد صفحہ نمبر 283 پر نقل ہے کہ غزوۂ حنین کو غزوۂ ہوازن بھی کہا جاتا ہے کیونکہ بنو ہوازن سے ہی آپ ﷺ نے جنگ کی تھی۔ یہ غزوہ 8ھ میں پیش آیا۔ اس وقت شوال المکرم کی چھ تاریخ تھی۔ مسلمانوں نے جب مکہ فتح کر لیا تو حنین میں مقیم ہوازن اور ثقیف کے قبیلوں کو بھی خطرہ محسوس ہوا کہ کہیں مسلمان ان پر حملہ نہ کر دیں۔ چنانچہ یہ سارے قبائل اور ان کی تمام شاخیں اپنے سردار مالک بن عوف کی قیادت میں جمع ہو گئیں۔ ان کی تعداد بیس ہزار تھی، یہ لشکر مسلمانوں کی طرف روانہ ہوا۔ آپ ﷺ بھی بارہ ہزار کا لشکر لے کر نکلے۔ ان میں دس ہزار مدنی اور دو ہزار مکی صحابہ تھے۔

جنگ کی ابتداء میں مسلمانوں کو ہوازن اور ثقیف کے تیر اندازوں نے پیچھے دھکیل دیا مگر امام المجاہدین ﷺ ہزاروں تیر اندازوں کے درمیان ڈٹے رہے

اور مسلمانوں کو آوازیں دیتے رہے بالاخر مسلمان جمع ہو گئے۔ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا، لوگ باہم قتال کر رہے تھے کہ سیاہ چادر آسمان سے اتری۔ وہ مشرکین کے سامنے اتری، میں نے دیکھا تو مجھے سیاہ چیونٹیاں بکھری ہوئی نظر آئیں، جنہوں نے وادی کو بھر دیا۔ مجھے شک نہ رہا کہ وہ ملائکہ تھے، اسی وقت مشرکین کو شکست ہو گئی۔

غزوۂ حنین میں حضرت ایمن بن عبداللہ، حضرت ابن ام ایمن، حضرت سراقہ حارث، حضرت رقیم بن ثابت، حضرت ابو عامر اشعری اور حضرت یزید بن زمعہ رضی اللہ عنہم شہید ہوئے۔ بنو ثقیف کے ستر افراد قتل ہوئے اور ان کے چھ ہزار افراد مسلمانوں کے ہاتھوں قید ہو گئے جبکہ مال غنیمت میں چوبیس ہزار اونٹ، چالیس ہزار سے زائد بکریاں اور چار ہزار اوقیہ چاندی مسلمانوں کے ہاتھ لگی۔

9۔ غزوۂ طائف:

شوال 8ھ میں غزوۂ طائف پیش آیا، جب بنو ثقیف حنین میں شکست خوردہ ہوئے تو وہ وہاں سے طائف چلے گئے اور وہاں اپنے قلعوں میں بند ہو گئے۔ اپنے شہر کے دروازے بند کر لئے اور جنگ کی مکمل تیاری کر لی۔ انہوں نے ایک سال کی خوراک جمع کر لی اور بہت سے پتھر جمع کر لئے۔ ساتھ ساتھ

لوہے کی سلاخیں تیار کریں۔

امام المجاہدین ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ایک ہزار صحابہ کو طائف بھیج دیا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پیچھے نبی پاک ﷺ روانہ ہوئے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے لشکر سمیت تشریف لا کر ان کا محاصرہ کرلیا۔ اہل طائف نے خوفناک تیر اندازی کی، لوہے کی سلاخیں گرم کر کر کے مسلمانوں پر پھینکتے گئے جس سے بارہ مسلمان شہید ہو گئے۔ سید عالم ﷺ نے دبابہ اور منجنیق بھی استعمال فرمائی۔ کئی صحابہ دبابہ میں بیٹھ کر قلعہ کی دیوار میں نقب لگانے کے لئے آگے بڑھے تو اہل قلعہ نے اوپر سے لوہے کی گرم سلاخیں برسانا شروع کردیں جس کی وجہ سے مسلمانوں کو پیچھے ہٹنا پڑا۔

پھر آپ ﷺ نے باغات کاٹنے کا حکم دیا تو انہوں نے آپ ﷺ کو اللہ اور قرابت داروں کا واسطہ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ اور قرابت داروں کے لئے ان کو چھوڑ دیتا ہوں پھر آپ ﷺ نے قلعہ کے پاس آواز لگائی کہ جو غلام بھی قلعہ سے اتر کر خود آ جائے گا، وہ آزاد ہے چنانچہ بارہ غلام آ گئے، اس کے بعد حضور ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو واپسی کا حکم دیا۔ کچھ دنوں بعد طائف والے خود مسلمان ہو گئے۔ (سبل الھدیٰ والرشاد، پانچویں جلد صفحہ نمبر 343)

محترم حضرات! آپ نے نو غزوات رسول ﷺ سماعت فرمائے۔ واقعی امام المجاہدین ﷺ نے دین اسلام کی سربلندی اور بقاء کے لئے بڑی قربانیاں دی ہیں۔ یہاں ایک بات اور بھی عرض کرتا چلوں کہ لوگ یہ الزام لگاتے ہیں کہ اسلام تلوار کے زور پر پھیلا؟ حالانکہ یہ بات سراسر حق و سچ کے خلاف ہے کیونکہ چالیس سال کی عمر شریفہ میں آپ ﷺ نے اعلان نبوت فرمایا جبکہ تلوار آپ ﷺ نے 2ھ تقریباً 55 سال کی عمر میں اٹھائی۔ درمیان کے پندرہ برس نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے کفار و مشرکین کے ظلم و ستم سہے۔ ان پر پتھر برسائے گئے۔ راہوں میں کانٹے بچھائے گئے۔ سوشل بائیکاٹ کیا گیا، شعب ابی طالب کی دشوار گزار گھاٹیوں میں قید کیا گیا۔ دوران سجدہ جانور کی اوجھڑی ڈالی جاتی، گلیوں سے گزرتے تو اوباش لڑکوں کو پیچھے چھوڑ دیا جاتا جو پیچھے سے آوازیں کستے تھے۔ کوئی ایسا ظلم نہ رہا جو انہوں نے نہ کیا ہو مگر حضور جان عالم ﷺ صبر و استقامت کا پہاڑ بنے رہے مگر جب آپ ﷺ کو ہجرت کا حکم ہوا، اس کے بھی دوسرے سال کفار کے مجبور کرنے پر اپنے رب کے حکم پر نبی پاک ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے تلوار فرمائی اور کسی پر ظلم و ستم نہ کیا جو مقابلہ پر آیا، ان سے لڑتے رہے اور یوں اسلام کا پرچم پوری دنیا میں بلند ہوا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کے دلوں کو بھی جذبۂ جہاد سے سرشار فرمائے اور مسلمانوں کا رعب و دبدبہ جو پہلے ہوتا تھا، وہ دوبارہ نصیب ہو۔ آمین

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

جنتی گروہ کون سا ہے؟

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِىۡ مُسۡتَقِيۡمًا فَاتَّبِعُوۡهُ ‌ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمۡ عَنۡ سَبِيۡلِهٖ‌ ؕ ذٰ لِكُمۡ وَصّٰٮكُمۡ بِهٖ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُوۡنَ

صَدَقَ اللّٰہُ مَوۡلَانَا الۡعَظِیۡمِ وَبَلَّغَنَا رَسُوۡلُہُ النَّبِیُّ الۡکَرِیۡمِ وَ نَحۡنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیۡنَ وَالشَّاکِرِیۡنَ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید سورۂ انعام سے آیت نمبر 153 تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے محبوب ﷺ کے صدقے و طفیل مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم تمام مسلمانوں کو حق کو سن کر اسے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا

فرمائے۔آمین

محترم حضرات! جو آیت میں نے خطبہ میں تلاوت کی، ارشاد باری تعالیٰ ہوا۔

ترجمہ: اور یہ کہ یہ میرا سیدھا راستہ ہے تو اس پر چلو اور دوسری راہوں پر نہ چلو، ورنہ وہ راہیں تمہیں اس کے راستے سے جدا کردیں گی۔تمہیں یہ حکم فرمایا ہے تاکہ تم پرہیزگار ہوجاؤ۔

حدیث شریف میں ایک مثال کے ذریعے سیدھے راستے کے بارے میں سمجھایا گیا ہے چنانچہ سنن دارمی میں حدیث نمبر 202 نقل ہے۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ایک دن نبی پاک ﷺ نے ہمارے سامنے ایک خط کھینچا پھر فرمایا ''یہ اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے'' پھر اس کے دائیں بائیں کچھ لکیریں کھینچیں اور فرمایا ''یہ مختلف راستے ہیں جن میں سے ہر راستے پر شیطان ہے جو ادھر بلا رہا ہے'' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

ترجمہ: اور یہ کہ میرا سیدھا راستہ ہے تو اس پر چلو اور دوسری راہوں پر نہ چلو ورنہ وہ راہیں تمہیں اس کے راستے سے جدا کردیں گی۔

☆ سیدھا راستہ کیا ہے؟

آیئے بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہوکر یہ سوال کرتے ہیں کہ یارسول اللہ ﷺ! اتنے گروہ ہیں، ہر گروہ اپنے آپ کو جنتی، اہل حق اور صراط مستقیم پر کہتا ہے۔آخر جنتی گروہ کون سا ہے؟

حدیث شریف = ترمذی شریف ابواب الایمان میں حدیث نمبر 538 نقل ہے۔حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں۔ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل بہتر (72) فرقوں میں بٹ گئے اور میری اُمّت 73 فرقوں میں بٹ جائے گی۔ان میں سے ایک گروہ کے سوا باقی تمام فرقے جہنمی ہوں گے۔صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! وہ ایک جنتی (گروہ) کون ہیں؟ فرمایا: وہ لوگ اسی طریقے پر رہیں گے، جس پر میں ہوں اور میرے صحابہ کرام علیہم الرضوان ہیں۔

☆اس حدیث شریف سے چند باتیں معلوم ہوئیں:

پہلی بات یہ معلوم ہوئی کہ اُمّت محمدیہ 73 فرقوں میں بٹ جائے گی۔

دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ تمام فرقے صحیح نہیں ہیں۔ یہ کہنا کہ سب فرقے صحیح ہیں۔ یہ بات حضور ﷺ کے ارشاد کے خلاف ہے۔صحیح اور حق پر صرف ایک گروہ ہوگا، بقیہ تمام دوزخ میں جائیں گے۔

تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ جنتی گروہ کی نشانی یہ ہوگی کہ وہ حضور ﷺ اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے طریقوں پر عمل پیرا ہوگا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اس وقت دنیا میں ایسا کون سا خوش نصیب گروہ ہے جو نبی پاک ﷺ اور ان کے اصحاب رضی اللہ عنہم کے طریقوں پر عمل پیرا ہے۔ آیئے آپ کی خدمت میں احادیث اور روایات بیان کرتا ہوں، جنہیں سن کر آپ خود ہی فیصلہ کیجئے گا کہ اس دور میں یہ تمام نشانیاں کس مسلک میں پائی جاتی ہیں۔

☆ نام محمد ﷺ پر انگوٹھے چومنا:

مسند دیلمی اور مقاصد الحسنہ میں امام سخاوی علیہ الرحمہ صفحہ نمبر 382 پر نقل فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کلماتِ اذان کا جواب دیتے ہوئے ''اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ'' پر پہنچے تو اپنی انگلیوں کے پورے چوم کر آنکھوں سے لگا لئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میرے دوست (ابوبکر) جیسا عمل کیا، اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

☆ تفسیر روح البیان ساتویں جلد صفحہ نمبر 272 پر مفسر قرآن علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمہ، امام ابو طالب مکی علیہ الرحمہ سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت سفیان بن عیینہ علیہ الرحمہ نے بیان کیا۔ دس محرم الحرام بروز جمعہ رسول پاک ﷺ مسجد

نبوی میں تشریف لائے۔ آپ ﷺ ستون کے قریب تشریف فرما ہوئے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ کہتے ہوئے ''قُرَّةُ عَيْنِي بِكَ يَا رَسُولَ اللهِ'' انگوٹھے آنکھوں سے لگالئے۔ اذان مکمل ہونے کے بعد نبی پاک ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر: جس نے بھی شوق ومحبت سے تجھ جیسا عمل کیا تو رب تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرمادے گا۔

محترم حضرات! نام محمد ﷺ پر انگوٹھے چومنا ہمیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سکھایا اور یہ آپ رضی اللہ عنہ کا طریقہ ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی یہ ادا صرف اور صرف مسلک حق اہلسنت میں ہی نظر آئے گی۔

☆ حی علی الصلوٰۃ پر کھڑا ہونا:

حدیث شریف = مصنف عبدالرزاق، امام طبرانی معجم الکبیر میں حدیث نمبر 485 اور کنزالعمال میں حدیث نمبر 23273 نقل ہے۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک ﷺ حجرۂ اقدس میں تشریف فرما تھے اور مؤذن کے کلمات کا جواب اسی طرح دیا۔ جب مؤذن نے حی علی الصلوٰۃ کہا، آپ ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہوگئے۔

حدیث شریف = مسند البزار میں حدیث نمبر 3381 اور سنن الکبریٰ میں حدیث نمبر 2297 نقل ہے۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ، قد قامت الصلوٰۃ کہتے تھے تو رسول کریم ﷺ تکبیر کے ساتھ کھڑے ہو جاتے۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عمل:

1...... سنن الکبریٰ دوسری جلد صفحہ نمبر 20 پر نقل ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ ''قد قامت الصلوٰۃ'' پر نماز کے لئے تیزی سے کھڑے ہو جاتے۔

2...... مصنف عبدالرزاق جلد اول صفحہ نمبر 550 پر نقل ہے کہ موذن نے نماز کے لئے اقامت کہی تو جب وہ ''قد قامت الصلوٰۃ'' کہنے لگا تو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے۔

3...... مصنف عبدالرزاق جلد اول صفحہ نمبر 506 پر نقل ہے کہ حضرت عطیہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے، جونہی موذن نے اقامت کہنا شروع کی۔ ہم اٹھ کھڑے ہوئے تو حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ، پس جب موذن ''قد

قامت الصلوٰۃ'' کہنے لگے، تب کھڑے ہونا۔

محترم حضرات! آپ نے نبی پاک ﷺ اوران کے اصحاب رضی اللہ عنہم کے طریقے کو دیکھا، اقامت کے وقت پہلے سے کھڑے نہ ہوتے تھے بلکہ ''حی علی الصلوٰۃ اور قد قامت الصلوٰۃ'' پر کھڑے ہوتے تھے لہذا معلوم ہوا کہ یہ طریقہ نبی پاک ﷺ اوران کے اصحاب رضی اللہ عنہم کا ہے اور یہ طریقہ صرف اورصرف مسلک حق اہلسنت وجماعت میں نظر آئے گا۔

☆اذان کے بعد درود پڑھنا:

حدیث شریف = ترمذی شریف ابواب المناقب میں حدیث نمبر 1549 نقل ہے۔حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جب موذن سے اذان سنوتو وہی کلمات تم بھی کہو پھر مجھ پر درود شریف بھیجو۔اس لئے کہ جو شخص مجھ پر درود شریف بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے پھر میرے لئے وسیلہ مانگو، بے شک وہ جنت کا ایک درجہ ہے جو رب تعالیٰ کے بندوں میں سے صرف ایک بندہ کے لئے ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں اور جو آدمی میرے لئے وسیلہ مانگے، اس کے لئے میری شفاعت ضروری ہوگئی۔

محترم حضرات! آج کے اس دور میں اذان کے بعد درود کون پڑھتے ہیں جو طریقہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے ہمیں بتایا، اس پر کون عمل کر رہا ہے۔ صرف اور صرف مسلک حق اہلسنت و جماعت ہی ہیں جو اذان کے بعد درود بھیجتے ہیں۔

☆ شفاعت اور یارسول اللہ ﷺ:

حدیث شریف = ابن ماجہ میں حدیث نمبر 1443 نقل ہے۔ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک نابینا شخص نبی پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے شفا عطا فرمائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: چاہو تو صبر کرو، یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اس نے عرض کیا۔ دعا فرما دیجئے۔ آپ ﷺ نے اسے اچھی طرح وضو کرنے اور دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم دیا اور فرمایا۔ یہ دعا مانگو:

اللھم انی اسئلک واتوجہ الیک بمحمد نبی الرحمۃ یا محمد (یارسول اللّٰہ) انی قد توجھت بک الی ربی فی حاجتی ھذاہ لتقضیٰ لی اللھم فشفعہ فی

یااللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں اور تیرے نبیٔ رحمت کے وسیلہ سے حاضر ہوں۔اے محمد ﷺ! میں اپنے رب کی بارگاہ میں اپنی حاجت روائی کے لئے آپ کو وسیلہ بناتا ہوں۔اے اللہ! میرے حق میں آپ ﷺ کی شفاعت قبول فرما۔

مسنداحمد چوتھی جلد صفحہ نمبر 134 پر نقل ہے کہ اس نابینا نے اس طرح عمل کیا تو اس کی آنکھوں کی روشنی لوٹ آئی۔

محترم حضرات! اس حدیث سے واضح ہوگیا کہ یا محمد ﷺ یعنی یارسول اللہ ﷺ کہنے کی تعلیم اور وسیلے سے مانگنے کی تعلیم بھی حضور ﷺ نے خود دی، چنانچہ یہ دونوں نشانیاں بھی اس دور میں سوائے مسلک حق اہلسنت کے کسی اور گروہ میں نظر نہیں آئیں گی۔

☆میلادِ رسولِ کریم ﷺ:

1۔حدیث شریف = مسلم شریف کتاب الصیام میں حدیث نمبر 2646 نقل ہے۔حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ سے سوموار (پیر) کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔اسی دن میں پیدا ہوا اور اسی دن مجھ پر (پہلی) وحی نازل ہوئی تھی۔

2۔نویں صدی کے مجدد امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ اپنی کتاب ''حسن المقصد فی عمل المولد'' کے صفحہ نمبر 64 پر فرماتے ہیں کہ یوم میلاد النبی ﷺ منانے کے حوالے سے ایک اور دلیل مجھ پر ظاہر ہوئی ہے۔ جسے امام بیہقی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حضور ﷺ نے اعلان نبوت کے بعد بکرے ذبح کئے اور یہ عمل نبی کریم ﷺ کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمۃ للعالمین اور اپنی اُمّت کے مشرف ہونے کی وجہ سے اپنی ولادت کی خوشی کے اظہار کے لئے تھا۔

محترم حضرات! آپ نے نبی کریم ﷺ کا طریقہ سنا، ولادت کی خوشی میں ہر پیر کو روزہ رکھا اور بکرے ذبح کئے۔ آج کے اس دور میں میلاد کی خوشیاں روزہ رکھ کر، جانور ذبح کر کے لوگوں کو کھانا کھلانا، صدقات و خیرات کرنا اور محافل میلاد شایان شان طریقے سے منانا کس گروہ میں ہے۔ یہ صرف اور صرف مسلک حق اہلسنت و جماعت میں ہے۔ حضور ﷺ کا یہ طریقہ بھی اسی مسلک میں نظر آتا ہے۔

☆بعد از وصال حضور ﷺ کی بارگاہ میں عرض گزاری:

1......گیارہویں صدی کے مجدد شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ اپنی

کتاب جذب القلوب کے صفحہ نمبر 284 پر نقل فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کی تدفین کے تین روز بعد ایک اعرابی آیا اور قبرِ انور پر گر پڑا۔ قبرِ انور کی خاک اپنے سر پر ڈالتا تھا اور کہتا تھا کہ یارسول اللہ ﷺ! آپ نے جو کچھ خدا تعالیٰ سے سنا، وہ ہم نے آپ سے سنا اور آپ نے خدا تعالیٰ سے یاد کیا، میں نے آپ سے یاد کیا اور وہ آیت ہے:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

میں نے اپنے اوپر ظلم کیا اور آپ کے پاس اس لئے حاضر ہوا ہوں۔ آپ میرے لئے استغفار فرمائیں۔ قبرِ انور سے آواز آئی، جا تجھے بخش دیا گیا۔

2...... امام بخاری علیہ الرحمہ کے استاذ حضرت امام ابن ابی شیبہ علیہ الرحمہ اپنی مصنف میں روایت نمبر 12051 نقل فرماتے ہیں۔ اس روایت کو امام بیہقی نے دلائل النبوت میں بھی نقل فرمایا کہ دور فاروقی میں قحط پڑا۔ حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی قبرِ انور پر حاضر ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لئے بارش مانگئے کیونکہ ہم ہلاک ہورہے ہیں۔

حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ کو خواب میں نبی کریم ﷺ کی

زیارت ہوئی اور ارشاد فرمایا: عمر ابن خطاب کے پاس جاؤ، انہیں میرا اسلام پہنچاؤ اور لوگوں کو خبر دو کہ بارش برسنے والی ہے۔

محترم حضرات! ایسے کئی واقعات صحابہ کرام علیہم الرضوان کے موجود ہیں کہ ان کا یہ طریقہ رہا کہ بارگاہ رسالت میں آ کر عرض گزاری کیا کرتے تھے۔ آج یہ صحابہ کرام کا طریقہ کس گروہ میں پایا جاتا ہے؟ جواب یہی آئے گا کہ صرف اور صرف اہلسنت و جماعت میں، بقیہ تو اسے شرک و حرام کہہ دیتے ہیں۔

☆حضور ﷺ کا عطائی علم غیب:

1۔ حدیث شریف = مسلم شریف کتاب الجہاد والسیر میں حدیث نمبر 4621 نقل ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (جنگ بدر سے پہلے نبی پاک ﷺ میدان بدر میں تشریف لے گئے) اور فرمایا: یہ فلاں شخص کے قتل ہونے کی جگہ ہے۔ آپ ﷺ نے اپنا دست اقدس زمین پر رکھ کر بتایا کہ اس، اس جگہ (فلاں، فلاں شخص قتل ہوگا) نبی کریم ﷺ نے جس جگہ دست اقدس رکھا تھا، ان میں سے ہر ایک اسی جگہ مارا گیا۔

2۔ حدیث شریف = مسلم شریف کتاب فضائل صحابہ میں حدیث نمبر 6248 نقل ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی

پاک ﷺ ''حرا'' پہاڑ پر موجود تھے۔ آپ ﷺ کے ہمراہ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم تھے۔ چٹان حرکت کرنے لگی تو آپ ﷺ نے فرمایا: رک جا! کیونکہ تیرے اوپر نبی، صدیق اور شہید موجود ہیں۔

محترم حضرات! عطائی علم غیب کے متعلق احادیث پر پوری پوری کتابیں مالا مال ہیں مگر ہم نے دو بیان کیں، حدیث شریف سننے کے بعد آپ نے جان لیا ہوگا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان، حضور ﷺ کے عطائی علم غیب کو مانتے تھے۔ ان کا یہ عقیدہ تھا کہ رسول رحمت ﷺ اپنے رب کی عطا سے غیب کی خبریں جانتے ہیں۔ الحمدللہ! یہ عقیدہ اس دور میں صرف اور صرف مسلک حق اہلسنت و جماعت کا ہے۔

☆ تبرکات رسول ﷺ کی تعظیم:

1۔ حدیث شریف = حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے پاس نبی پاک ﷺ کا جبہ مبارک تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم اسے دھوکر اس کا پانی بیماروں کو پلایا کرتے تھے تاکہ وہ شفایاب ہوجائیں۔

(مسلم شریف، کتاب اللباس، حدیث نمبر 5409)

2۔ بخاری شریف کتاب الوضو میں حدیث نمبر 170 نقل ہے۔ حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ سے کہا: ہمارے پاس نبی پاک ﷺ کے کچھ موئے مبارک ہیں۔ ہم نے ان کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس سے یا ان کے گھر والوں کے پاس سے حاصل کیا تو حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر (ان بالوں میں سے) ایک بال بھی میرے پاس ہوتا تو وہ (بال مبارک) مجھے پوری دنیا سے عزیز و محبوب ہوتا۔

محترم حضرات! صحابہ کرام علیہم الرضوان، تبرکات رسول کی کتنی تعظیم کرتے تھے کہ بال مبارک کو اپنے پاس ادب و تعظیم سے رکھتے اور اسے دنیا بھر سے زیادہ محبوب جانتے۔ آج کے اس دور میں کون سا گروہ ہے، جن کے پاس کثرت سے موئے مبارک اور تبرکات ہیں۔ کون سا گروہ ان کی زیارت کرواتا ہے؟

تو جواب یہی آئے گا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے اس طریقے کو صرف اور صرف مسلک حق اہلسنت و جماعت نے مضبوطی سے تھاما ہوا ہے۔

☆نعت پاکِ مصطفی ﷺ:

حدیث شریف = ابو داؤد، کتاب الادب میں حدیث نمبر 1580 نقل

ہے۔ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جناب رسول اللہ ﷺ، حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لئے مسجد میں منبر رکھواتے تو وہ اس پر کھڑے ہوکر (نعتیہ اشعار شان رسالت میں پڑھ کر) ان کی ہجو کرتے، جنہوں نے رسول محتشم ﷺ کی توہین کی ہوتی۔ رسول رحمت ﷺ نے فرمایا کہ بے شک روح القدس (جبریل امین علیہ السلام) بھی حسان کے ساتھ ہے، جب تک رسول رحمت ﷺ کی طرف سے لڑتے رہیں گے۔

محترم حضرات! آپ نے ابوداؤد شریف کی حدیث پاک سماعت فرمائی۔ نبی کریم ﷺ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لئے منبر رکھواتے اور نعت شریف پڑھواتے۔ اس کے علاوہ کئی صحابہ کرام علیہم الرضوان حضور ﷺ کی نعت شریف لکھا کرتے۔ موجودہ دور میں محفل نعت کثرت سے کس گروہ میں کی جاتی ہے؟ کس گروہ کے علماء و اکابرین نے کثرت کے ساتھ نعتیں لکھ کر حضور ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کے طریقے پر چل رہے ہیں؟ تو جواب یہی آئے گا کہ صرف اور صرف مسلک حق اہلسنت و جماعت ہی ہے۔

☆ ہاتھ اور پاؤں چومنا:

1۔حدیث شریف =ابوداؤد شریف ابواب السلام میں حدیث نمبر 1784 نقل ہے۔حضرت زارع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم (وفد عبدالقیس) مدینۂ منورہ جب حاضر ہوتے تو اپنی سواریوں سے جلدی اترتے تھے اور حضور ﷺ کے ہاتھ مبارک اور پاؤں مبارک چومتے تھے۔

2۔امام بخاری علیہ الرحمہ اپنی کتاب ادب المفرد میں صفحہ نمبر 195 پر نقل فرماتے ہیں کہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے مولا علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ (اپنے چچا) حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مبارک اور پاؤں مبارک چومتے تھے۔

3۔امام بخاری علیہ الرحمہ اپنی کتاب ادب المفرد کے صفحہ نمبر 194 پر نقل فرماتے ہیں کہ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ کیا آپ نے حضور ﷺ کے ہاتھ مبارک کو چھوا ہے تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ہاں! تو حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کو چوما۔

محترم حضرات! علماء، مشائخ، سادات کرام اور والدین کے ہاتھ اور پاؤں چومنا اس دور میں آپ کو صرف اور صرف مسلک حق اہلسنت و جماعت میں ہی ملے گا۔صحابہ کرام علیہم الرضوان کا یہ طریقہ بھی اہلسنت کے حصے میں آیا۔

☆ اہل اللہ کے مزارات پر حاضری:

1۔حدیث شریف = امام سیوطی علیہ الرحمہ اپنی کتاب شرح الصّدور میں نقل فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ شہدائے احد کی قبور پر ہر سال تشریف لاتے۔ پھر حضرات صحابہ حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم بھی اسی طرح کرتے۔

محترم حضرات! معلوم ہوا کہ ہر سال نیک لوگوں کے مزارات پر آنا، نبی کریم ﷺ اور خلفاء ثلاثہ کا طریقہ ہے۔ آپ خود بتائیے یہ طریقہ کس گروہ میں ہے۔ جواب یہی آئے گا کہ صرف اور صرف مسلک حق اہلسنت و جماعت میں ہی ملے گا۔

☆ قبور پر دعائیں مانگنا:

فتح القدیر، باب الشہید جلد دوم، صفحہ نمبر 102 پر نقل ہے۔ نبی کریم ﷺ بقیع شریف تشریف لاتے اور پھر وہاں کھڑے ہو کر دعا فرماتے۔

محترم حضرات! اس روایت سے معلوم ہوا کہ قبور پر حاضری دینا اور پھر وہیں کھڑے رہ کر دعا کرنا نبی پاک ﷺ کی سنت ہے۔ آپ ﷺ کی یہ سنت بھی ہمیں مسلک حق اہلسنت و جماعت ہی میں نظر آتی ہے۔

☆ کھانا سامنے رکھ کر کچھ پڑھنا اور دعا کرنا:

1۔حدیث شریف = حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ غزوۂ تبوک میں لوگ جب (کھانا نہ ہونے کی وجہ سے) خوف زدہ ہو گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! لوگوں کا بچا کھچا کھانا منگوایئے اور اس کھانے پر اللہ تعالیٰ سے برکت کی دعا کیجئے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہاں! آپ ﷺ نے دسترخوان بچھوایا اور فرمایا: کسی کے پاس جو کچھ بچا ہے، لے آؤ، کوئی مٹھی بھر جوار لایا، کوئی مٹھی بھر کھجور لایا، کوئی روٹی کا ٹکڑا لے آیا۔ یہاں تک کہ دسترخوان پر تھوڑا بہت ذخیرہ ہو گیا پھر آپ ﷺ نے اس پر برکت کی دعا فرمائی اور فرمایا کہ اپنے اپنے برتن بھر لو۔ (مسلم شریف)

2۔حدیث شریف = بخاری شریف اور مسلم شریف میں حدیث نقل ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار کریم ﷺ نے کھانا سامنے رکھ کر کچھ پڑھا اور دعا فرمائی۔

محترم حضرات! کھانا سامنے رکھ کر دعا مانگنا اور کچھ پڑھنا یہ نبی پاک ﷺ کا طریقہ ہے۔ حضور ﷺ کا یہ طریقہ صرف اور صرف مسلک حق اہلسنت و جماعت میں رائج ہے۔

یہ میں نے چند نشانیاں جنتی گروہ کی ذکر کی ہیں، جنہیں سن کر آپ نے بخوبی اندازہ لگالیا ہوگا کہ موجودہ دور میں اگر کسی گروہ میں نبی پاک ﷺ اور ان کے اصحاب رضی اللہ عنہم کے طریقے نظر آتے ہیں، تو وہ صرف اور صرف مسلک حق اہلسنت و جماعت ہیں جو کہ صراط مستقیم یعنی سیدھے راستے پر ہیں۔ اسی راستے پر جس پر حضور ﷺ اور ان کے اصحاب رضی اللہ عنہم تھے۔ اہلسنت و جماعت واحد مسلک ہے جس میں آپ کو ادب ہی ادب ملے گا۔ بس اس گروہ کو مضبوطی سے تھامے رہیئے اور اس سے ہٹ کر جتنے فرقے ہیں، ان کی دوستی، محبت اور ان کی باتیں سننے سے کوسوں دور رہیئے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو مذہب مہذب اہلسنت و جماعت پر ثابت قدمی عطا فرمائے اور شیطان کے مکروفریب سے محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

ذکر اللہ کی فضیلت
اور برکتیں
http://t.me/Tehqiqat

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ

صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمِ وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمِ وَ نَحْنُ عَلٰی ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید سورۃ البقرہ آیت نمبر 152 تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے محبوب ﷺ کے صدقے وطفیل مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم تمام مسلمانوں کو حق کو سن کر اسے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جو آیت میں نے خطبہ میں تلاوت کی، ارشاد باری تعالیٰ ہوا۔

القرآن: فَاذْكُرُونِيٓ اَذْكُرْكُمْ

ترجمہ: تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا۔

امام محمد غزالی علیہ الرحمہ احیاء العلوم میں حضرت ثابت بنانی علیہ الرحمہ کا قول نقل فرماتے ہیں کہ مجھے اس گھڑی کا علم ہے جس گھڑی میں میرا رب مجھے یاد فرماتا ہے۔ حاضرین نے جھنجھلا کر پوچھا کہ عالیجاہ! آپ کو کیسے پتا چلتا ہے؟ فرمایا: جب میں اس کا ذکر کرتا ہوں تو وہ بھی مجھے یاد فرماتا ہے۔

محترم حضرات! اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کتنے خوش نصیب ہیں کہ رب تعالیٰ جیسی عظیم ہستی انہیں یاد کرتی ہے۔ ہم عام مجلسوں میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں، وہ فرشتوں کی اعلیٰ مجلسوں میں ہمیں یاد فرماتا ہے۔ ایک دوسرے مقام پر سورۂ نساء آیت نمبر 103 میں ارشاد ہوتا ہے۔

القرآن: فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ

ترجمہ: پھر جب تم نماز پڑھ چکو تو اللہ کی یاد کرو، کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے۔

اس آیت کی تفسیر میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

اس آیت کا معنی یہ ہے کہ دن رات، خشکی وتری، سفر وحضر، غربت و مالداری، مرض وصحت اور پوشیدہ واعلانیہ ہر حالت میں رب تعالیٰ کا ذکر کرو۔

محترم حضرات! اسلام کا مزاج دیکھئے۔ ہمیں ہر چیز کی دعا سکھائی گئی، کھانا کھانے سے پہلے دعا، کھانا کھانے کے بعد دعا، پانی پینے سے پہلے دعا، پانی پینے کے بعد دعا، سونے سے پہلے دعا' اٹھنے کے بعد دعا، گھر سے نکلتے وقت دعا، گھر میں داخل ہو تو دعا، آئینہ دیکھو تو دعا، بالوں میں تیل لگاؤ تو دعا، دودھ پیو تو دعا اور بھی کئی مواقع ہیں، جہاں دعا کی تعلیم دی گئی ہے، کیوں؟ اس لئے تاکہ بندۂ مومن کی زبان ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رہے۔

اب احادیث کی روشنی میں ذکر اللہ کی فضیلت اور برکتیں سماعت فرمائیں۔

☆ذکر کرنے والوں کا مقام:

حدیث قدسی = صحیح بخاری کتاب التوحید میں حدیث نمبر 7405 نقل ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ جب میرا بندہ مجھے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے تنہا یاد کرتا ہوں اور اگر وہ میرا ذکر مجمع (مجلس) میں کرتا ہے تو میں اس سے بہتر مجمع (مجلس) میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔ اگر وہ ایک بالشت مجھ سے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب

آتا ہے تو میں اس سے دو ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ میرے پاس چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔

مذکورہ حدیث قدسی میں دوڑنے سے مراد بندے کی فریادرسی اور قبولیت دعا میں رب تعالیٰ جلدی فرماتا ہے۔

☆ذکر کے وقت ہونٹوں پر رحمت:

حدیث شریف = ابن ماجہ، کتاب الادب میں حدیث نمبر 7392 نقل ہے۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔جب بندہ میرے ذکر سے اپنے ہونٹ ہلاتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔

☆ذکر کرنے والے زندہ نہ کرنے والے مردہ:

حدیث شریف = بخاری شریف اور مسلم شریف دونوں میں حدیث پاک نقل ہے۔حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرور کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اور جو ذکر نہیں کرتا، ان دونوں کی مثال زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔ذکر کرنے والا زندہ اور ذکر نہ کرنے والا مردہ ہے۔

☆چار چیزیں جسے ملیں، اسے ہر خیر مل گئی:

حدیث شریف = طبرانی شریف اور مجمع الزوائد میں حدیث پاک نقل ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: چار چیزیں ایسی ہیں جس کو وہ مل گئیں، اس کو دنیا و آخرت کی ہر خیر مل گئی۔

1......ایسی بیوی جو اپنے نفس میں خیانت نہ کرے، یعنی پاک دامن رہے اور شوہر کے مال میں خیانت نہ کرے۔

2......مصیبتوں پر صبر کرنے والا بدن۔

3......شکر کرنے والا دل۔

4......اور ذکر کرنے والی زبان۔

☆ذکر کی توفیق احسان عظیم ہے:

حدیث شریف = مجمع الزوائد میں حدیث پاک نقل ہے۔حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرور کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی طرف سے روزانہ دن میں بندوں پر احسان اور صدقہ ہوتا رہتا ہے لیکن کوئی احسان کسی بندے پر اس سے بڑھ کر نہیں کہ اس کو رب تعالیٰ اپنے ذکر کی توفیق نصیب فرمادے۔

محترم حضرات! واقعی اللہ تعالیٰ کے احسانات میں سے اس سے بڑھ کر کوئی احسان نہیں کہ بندے کو ذکر والی زبان مل جائے۔ یہی وہ نعمت ہے جو بندۂ مومن کو دونوں جہاں میں سرخرو کرتی ہے۔ اس نعمت کے علاوہ تمام نعمتیں مال و دولت، عزت و شہرت اور دیگر نعمتیں دنیا میں ہی رہ جائیں گی مگر ذکر اللہ کی برکتیں مرنے کے بعد بھی ملتی رہتی ہیں۔

☆ عرش کے نور میں غوطہ زن:

حدیث شریف = الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء جلد دوم صفحہ نمبر 242 پر حدیث نمبر 2300 نقل ہے۔ حضرت ابو مخارق علیہ الرحمہ سے مرسل روایت ہے کہ رسول محتشم ﷺ نے ارشاد فرمایا: معراج کی رات عرش کے نور میں نہائے ہوئے ایک شخص کے پاس سے میرا گزر ہوا۔ میں نے کہا: یہ کون ہے؟ کیا کوئی فرشتہ ہے؟ عرض کی گئی ''نہیں'' میں نے دوبارہ کہا: کیا یہ نبی ہے؟ عرض کی گئی ''نہیں'' تو میں نے کہا تو پھر یہ شخص کون ہے؟ عرض کی گئی۔ یہ وہ شخص ہے دنیا میں جس کی زبان ذکر اللہ سے تر رہتی تھی۔ اس کا دل مسجدوں میں لگا رہتا تھا اور اس نے کبھی بھی اپنے والدین کو برا نہیں کہا۔

☆ نرم نرم بستروں پر ذکر کرنے والے:

حدیث شریف = مسند ابو یعلیٰ اور مجمع الزوائد میں حدیث پاک نقل ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہت سے لوگ ایسے ہیں جو نرم نرم بستروں پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس ذکر کی برکت سے ان کو جنت کے اعلیٰ درجوں میں پہنچا دیتا ہے۔

☆ذکر اللہ کے بغیر گزرے لمحات پر افسوس:

جامع صغیر میں امام سیوطی علیہ الرحمہ حدیث نقل فرماتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت والوں کو جنت میں جانے کے بعد دنیا کی کسی چیز پر افسوس نہیں ہوگا، سوائے اس گھڑی کے جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بغیر گزری ہوگی۔

☆زبان و دل سے ذکر کرنے والا سایۂ عرش میں:

حلیۃ الاولیاء چوتھی جلد صفحہ نمبر 48 پر حدیث نمبر 4705 نقل ہے۔ حضرت وہب بن منبہ علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ رب العزت سے عرض کی: اے اللہ! جو اپنی زبان اور دل سے تیرا ذکر کرے، اس کے لئے کیا جزاء ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں قیامت کے دن اسے اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرماؤں گا اور اسے اپنی رحمت میں رکھوں گا۔

☆ آخری سانس تک ذکر اللہ کرتے رہو:

حدیث شریف = کتاب الزہد کے صفحہ نمبر 386 پر حدیث نمبر 2316 نقل ہے۔ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ وحی نہیں کی گئی کہ مال جمع کروں اور تاجروں میں سے رہوں لیکن مجھے یہ وحی کی گئی ہے کہ اپنے رب کی تسبیح بولوں اور سجدہ کرنے والوں میں ہوں اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہو حتیٰ کہ تمہیں موت آجائے۔

☆ ذکر کی مجالس کی فضیلت:

اب احادیث کی روشنی میں ذکر کی مجالس کی فضیلت بیان کرتا ہوں تاکہ جو لوگ اپنے گھروں پر یا دیگر مقامات پر مجالس ذکر منعقد کرتے ہیں، وہ خوش ہوجائیں کہ ان پر اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا انعام ہے۔

☆ گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیا جاتا ہے:

حدیث شریف = مسند ابویعلیٰ اور مجمع الزوائد میں حدیث پاک نقل ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ کونین ﷺ نے فرمایا: جو لوگ اللہ تعالیٰ کے لئے جمع ہوں اور ان کا مقصود صرف رب تعالیٰ کی رضا ہو تو آسمان سے ایک فرشتہ (اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس مجلس کے ختم ہونے پر)

اعلان کرتا ہے، بخشے بخشائے اُٹھ جاؤ۔ تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیا گیا۔

☆مجلس ذکر کو فرشتے رحمت سے ڈھانپ لیتے ہیں:

حدیث شریف = صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء میں حدیث نمبر 2700 نقل ہے۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جو لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ فرشتے انہیں گھیر لیتے اور رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور رب تعالیٰ فرشتوں کے سامنے ان کا چرچا کرتا ہے۔

☆20لاکھ بُری مجلسوں کا کفارہ:

حدیث شریف = امام دیلمی علیہ الرحمہ فردوس الاخبار باب الالف میں حدیث نمبر 587 نقل کرتے ہیں۔ نبی پاک ﷺ کا فرمان ہے۔ اچھی محفل مومن کے لئے بیس لاکھ بری مجلسوں کا کفارہ ہے۔

☆مغفرت کے پروانے:

حدیث شریف = سنن الترمذی میں حدیث نمبر 3611 نقل ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نامۂ اعمال لکھنے والے

فرشتوں کے علاوہ ایسے فرشتوں کو پیدا فرمایا، جو زمین میں سیاحت (سیر) کرتے رہتے ہیں، جب وہ کسی قوم کو ذکر میں مشغول پاتے ہیں تو ایک دوسرے کو پکارتے اور کہتے ہیں ''اپنے مطلوب کی طرف آؤ'' پھر وہ سب جمع ہو جاتے ہیں اور اہل ذکر کو آسمان تک گھیر لیتے ہیں (اختتام محفل کے بعد جب واپس لوٹتے ہیں تو) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ کیا کر رہے تھے۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: یا اللہ وہ تیری حمد، تیری بزرگی اور تسبیح بیان کر رہے تھے۔ ارشاد فرماتا ہے: کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو اور بھی زیادہ تیری تسبیح بیان کرتے۔ ارشاد فرماتا ہے: وہ کس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے؟ عرض کرتے ہیں: جہنم سے...... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے جہنم کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: نہیں...... ارشاد فرماتا ہے: اگر وہ جہنم کو دیکھ لیں تو ان کی کیا حالت ہو؟ عرض کرتے ہیں: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو اور زیادہ اس سے بھاگیں اور نفرت کریں۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: وہ کیا طلب کر رہے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں' وہ جنت طلب کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں: نہیں...... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ جنت کو دیکھ

لیتے تو کیا کرتے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اس کی طلب میں اور زیادہ کوشش کرتے۔ ارشاد فرماتا ہے: میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان سب کو بخش دیا۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: ان میں فلاں بن فلاں بھی تھا جو (ذکر کے لئے نہیں بلکہ) اپنی کسی ضرورت کے لئے آیا تھا...... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ ایسے لوگ ہیں جن کا ہم نشین بھی محروم نہیں رہتا۔

محترم حضرات! سبحان اللہ! ذکر کی مجلسوں کی کتنی فضیلت ہے۔ ہر ہر گھر، ہر ہر علاقے میں ذکر کی محفلیں سجائی جانی چاہئے تاکہ برکتیں اور رحمتیں ہمارے گھروں اور علاقوں میں نازل ہوں اور ہماری مشکلات حل ہوجائیں۔ اب آپ کی خدمت میں بزرگوں کے اقوال ذکر کی فضیلت و اہمیت کے متعلق پیش کرتا ہوں۔

☆ روشن ستارے:

حضرت امام محمد بن محمد غزالی علیہ الرحمہ اپنی مایہ ناز کتاب احیاء العلوم کی پہلی جلد صفحہ نمبر 891 پر نقل فرماتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جن گھروں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے۔ اہل آسمان ان گھروں کو ایسے دیکھتے ہیں جیسے تم ستاروں کو دیکھتے ہو۔

☆ذاکرین سے شیطان اور دنیا دور:

حضرت سفیان بن عیینہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: جب لوگ ذکر اللہ کے لئے جمع ہوتے ہیں تو شیطان اور دنیا علیحدہ ہوجاتے ہیں۔ شیطان دنیا سے کہتا ہے: تو دیکھ رہی ہے کہ یہ کیا کر رہے ہیں؟ دنیا کہتی ہے: انہیں چھوڑ دے، جونہی یہ ذکر سے فارغ ہوں گے، میں انہیں گردنوں سے پکڑ کر تیرے حوالے کردوں گی۔

☆عیش پرست محروم:

کتاب الزہد صفحہ نمبر 324 پر نقل ہے۔ حضرت جعفر علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے حضرت مالک بن دینار علیہ الرحمہ کو فرماتے سنا کہ عیش پرست ذکر الٰہی جیسی نعمت نہیں پاسکتے۔

☆ذکر اللہ کی برکت:

حلیۃ الاولیاء جلد دوم صفحہ نمبر 494 پر حضرت جعفر بن سلیمان علیہ الرحمہ کا ارشاد نقل کرتے ہیں۔ میں نے حضرت ثابت بنانی علیہ الرحمہ کو فرماتے سنا کہ تم میں سے جو کوئی ہر روز ایک ساعت کے لئے بھی ذکر اللہ میں مشغول ہو تو اس کا دن منافع بخش ہے۔

☆گناہوں کے بوجھ سے آزاد:

فیض القدیر جلد اول صفحہ نمبر 585 پر نقل ہے۔حضرت جعفر علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے حضرت ثابت بنانی علیہ الرحمہ کو فرماتے سنا کہ ذکر اللہ کرنے والے اس حال میں ذکر کی محفل سجاتے ہیں کہ پہاڑوں کی مثل گناہوں کے بوجھ تلے دبے ہوتے ہیں لیکن جب ذکر کی محفل سے اٹھتے ہیں تو گناہوں کے بوجھ سے آزاد ہوتے ہیں (یعنی ان پر کوئی گناہ نہیں ہوتا)

☆اکابرین کا ذکراللہ:

ہمارے اکابرین اور اسلاف ہمہ وقت اپنی زبان کو ذکر اللہ سے تر رکھتے تھے۔کوئی لمحہ فضولیات میں نہ گزارتے۔اس قدر کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے کہ آج دنیا میں ان کی مثالیں دی جاتی ہیں۔آیئے میں آپ کی خدمت میں چند اکابرین کے واقعات پیش کرتا ہوں۔ یاد رہے کہ صرف اللہ، اللہ کرنا ذکر الٰہی نہیں ہے بلکہ نماز، روزہ، درود شریف اور دیگر تسبیحات کرنا بھی ذکر الٰہی ہیں۔ اب اکابرین کی ذکر اللہ میں مشغولیت سماعت فرمائیں۔

☆حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور ذکر اللہ:

صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابہ میں حدیث نمبر 6359 نقل ہے۔حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ

نے ان سے فرمایا: اے بھتیجے! میں نے رسول پاک ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہونے سے قبل بھی تین برس تک نماز پڑھی ہے۔ حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا۔ اس وقت آپ کس کی عبادت کرتے تھے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کی۔ انہوں نے پوچھا کہ اس وقت آپ کس طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے؟ فرمایا: جس طرف اللہ تعالیٰ پھیر دیتا، اسی طرف رخ کر لیتا۔ جب میں رات کے وقت نماز کے لئے کھڑا ہوتا تو نماز ہی کی حالت میں سحری کا آخری وقت آ جاتا پھر مجھ میں سکت باقی نہ رہتی تو میں گر جاتا۔ یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جاتا۔

☆ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ اور ذکر اللہ:

کتاب الزہد کے صفحہ نمبر 162 پر نقل ہے۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ مجھے یہ پسند نہیں کہ مسجد کے دروازے پر میری دکان ہو اور میں یومیہ اس سے 300 دینار کماؤں اور تمام نمازیں بھی مسجد میں باجماعت ادا کروں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ اللہ تعالیٰ نے خرید وفروخت کو حلال اور سود کو حرام قرار نہیں دیا بلکہ میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میرا شمار ان لوگوں میں ہو، جنہیں خرید وفروخت ذکر الٰہی سے غافل نہیں کرتی۔

☆حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور ساری رات ذکر اللہ:

طبرانی معجم الکبیر بارہویں جلد صفحہ نمبر 201 پر نقل ہے۔حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ ساری رات نماز میں مصروف رہتے پھر فرماتے: اے نافع! کیا سحر کا وقت ہو چکا ہے؟ میں عرض کرتا: نہیں۔تو آپ رضی اللہ عنہ دوبارہ نماز میں مصروف ہوجاتے۔ کچھ دیر بعد پھر پوچھتے: اے نافع! کیا سحر کا وقت ہو چکا ہے؟

میں عرض کرتا: جی ہاں! سحر ہو چکی ہے۔تو پھر آپ رضی اللہ عنہ بیٹھ جاتے اور استغفار ودعا میں مشغول ہوجاتے۔

☆خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا اور ذکر اللہ:

مدارج النبوت جلد دوم کے صفحہ نمبر 623 پر نقل ہے۔امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اپنی والدہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ آپ (بسا اوقات) گھر کی مسجد کے محراب میں رات بھر نماز میں مشغول رہتیں، یہاں تک کہ صبح صادق ہوجاتی۔

الروض الفائق کے صفحہ نمبر 541 پر نقل ہے کہ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا جب نکاح ہوا تو رخصتی کے بعد دونوں نے ساری رات

اللہ تعالیٰ کی عبادت کی۔

کتاب سفینۂ نوح حصہ دوم صفحہ نمبر 35 پر نقل ہے۔ مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سیدہ خاتون جنت رضی اللہ عنہا کھانا پکانے کی حالت میں بھی قرآن مجید کی تلاوت جاری رکھتیں۔

☆حضرت اویس قرنی علیہ الرحمہ اور ذکر اللہ:

تاریخ مدینہ دمشق جلد 9 صفحہ نمبر 444 پر نقل ہے۔ حضرت اصبغ بن زید علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت اویس قرنی علیہ الرحمہ جب شام کرتے تو فرماتے: یہ رات رکوع میں گزارنے کی ہے۔ پھر ساری رات رکوع میں گزار دیتے۔ اگلی شام آتی تو فرماتے: یہ رات سجدہ میں گزارنے کی ہے۔ پھر صبح تک سجدہ ہی میں رہتے (آپ کا معمول تھا کہ) جب شام ہوتی تو گھر میں موجود کھانے اور پہننے کی زائد اشیاء راہ خدا میں صدقہ کر دیتے، پھر بارگاہ الٰہی میں عرض کرتے: اے اللہ! جو شخص بھوک اور بے لباسی کی حالت میں مر جائے تو مجھ سے اس کے بارے میں سوال نہ فرمانا۔

☆حضرت ابو مسلم خولانی علیہ الرحمہ کا ذکر الٰہی:

کتاب الزہد میں صفحہ نمبر 388 پر نقل ہے۔ حضرت شرجیل بن مسلم علیہ

الرحمہ فرماتے ہیں کہ دو شخص حضرت ابو مسلم خولانی علیہ الرحمہ سے ملاقات کے لئے ان کے گھر گئے۔ اہل خانہ نے بتایا کہ آپ مسجد میں ہیں۔ چنانچہ دونوں مسجد میں آئے تو انہیں نماز میں مشغول پا کر اُن کے نماز سے فارغ ہونے کا انتظار کرنے لگے۔ دونوں نے آپ کی رکعات گنتی کرنا شروع کیں۔ ایک نے تین سو جبکہ دوسرے نے چار سو رکعات شمار کیں۔

☆حضرت سعید بن مسیّب علیہ الرحمہ اور ذکر اللہ:

الطبقات الکبریٰ اور کتاب الزہد میں ہے کہ حضرت سعید بن مسیب علیہ الرحمہ پر چالیس سال ایسے گزرے کہ ایک وقت کی جماعت فوت نہ ہوئی۔ تیس برس ایسے گزرے کہ اذان سے پہلے مسجد میں پہنچ جاتے اور پچاس برس تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی۔

☆حضرت عبداللہ بن غالب علیہ الرحمہ اور ذکر اللہ:

شعب الایمان باب فی الصلوات جلد سوم میں صفحہ نمبر 169 پر نقل ہے۔

حضرت عون بن ابی شداد علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن غالب علیہ الرحمہ چاشت کے وقت سو رکعت نفل ادا کرتے اور فرماتے: ہمیں عبادت کے لئے ہی پیدا کیا گیا اور اسی کا حکم دیا گیا ہے۔ قریب ہے کہ مقربین بارگاہ الٰہی

دیگر کاموں سے رک جائیں اور عبادت ہی میں مصروف رہیں۔

☆حضرت مالک بن دینار علیہ الرحمہ اور ذکر الٰہی:

تذکرۃ الاولیاء کے صفحہ نمبر 37 پر حضرت فرید الدین عطار علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت مالک بن دینار علیہ الرحمہ ساری ساری رات جاگ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے تھے۔ آپ کی ایک بیٹی تھی۔ اس بیٹی نے ایک دن آپ سے کہا: ابا جان! آخر کبھی تو ذرا آرام کر لیا کریں۔ آپ نے فرمایا: اے میری بیٹی! تیرا باپ خوف سے ڈرتا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ دین کی دولت میری طرف متوجہ ہو اور مجھے سوتا ہوا پائے۔

☆امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ اور ذکر اللہ:

ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ ایک مرتبہ مونچھیں ترشوانے کسی حجام کے پاس گئے۔ لبوں پر ذکر اللہ جاری تھا جس کی وجہ سے ہونٹ ہل رہے تھے۔ حجام انتظار کرتا رہا کہ آپ ذکر اللہ روکیں تو میں آپ کی مونچھیں تراشوں مگر آپ کے لبوں پر ذکر اللہ جاری رہا۔ بالآخر حجام نے عرض کی۔ امام صاحب! آپ تھوڑی دیر کے لئے ذکر اللہ موقوف کریں تا کہ میں آپ کی مونچھیں تراشوں کیونکہ آپ کے لب مبارک ہل رہے ہیں اور ایسی صورت میں مونچھیں تراشنے

سے ہونٹ کے کٹ جانے کا خدشہ ہے۔ یہ سن کر امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ فرمانے لگے۔ ہونٹ کٹتے ہیں تو کٹ جانے دو مگر میں ایک لمحہ کے لئے بھی ذکر اللہ نہیں روکوں گا۔

آپ نے چالیس سال تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی۔ ساری ساری رات قیام میں کھڑے رہتے۔ ایسا محسوس ہوتا کہ کوئی ستون کھڑا ہوا ہے۔

☆غوثِ اعظم علیہ الرحمہ اور ذکر اللہ:

تفریح الخاطر اور بہجۃ الاسرار میں ہے کہ پیران پیر روشن ضمیر حضور غوث اعظم دستگیر علیہ الرحمہ روزانہ ایک ہزار نفل ادا فرماتے۔ پندرہ برس تک رات بھر میں ایک قرآن مجید مکمل فرماتے اور چالیس سال تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی۔

☆حضرت داؤد طائی علیہ الرحمہ اور ذکر اللہ:

امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے صف اول کے شاگرد اور مشہور صوفی بزرگ حضرت داؤد طائی علیہ الرحمہ روٹی کو پانی میں ڈبو کر کھایا کرتے تھے۔ روٹی کو چبا کر نہیں کھاتے تھے۔ کسی نے آپ سے دریافت کیا کہ عالیجاہ! اس میں کیا حکمت ہے؟ آپ نے فرمایا: میں نے تخمینہ لگایا کہ روٹی کو چبا کر کھانے میں جتنا

وقت لگتا ہے، میں اتنے وقت میں قرآن مجید کی چالیس آیات تلاوت کر لیتا ہوں۔

☆حضرت ایوب سختیانی علیہ الرحمہ اور پوشیدہ ذکر اللہ:

حلیۃ الاولیاء تیسری جلد صفحہ نمبر 13 پر نقل ہے۔حضرت اسلام بن ابو مطیع علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ایوب سختیانی علیہ الرحمہ ساری رات جاگ کر ذکر اللہ کرتے لیکن اسے یوں چھپاتے کہ جب صبح ہوتی تو اپنی آواز اس طرح بلند کرتے، گویا ابھی ابھی (نیند سے) بیدار ہوئے ہیں۔

☆حضرت سلیمان بن طرخان علیہ الرحمہ اور ذکر اللہ:

حلیۃ الاولیاء تیسری جلد صفحہ نمبر 43 پر نقل ہے۔حضرت حماد بن سلمہ علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ ہم جب بھی حضرت سلیمان بن طرخان علیہ الرحمہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کو ذکر اللہ میں پایا۔اگر نماز کا وقت ہوتا تو نماز پڑھتے ہوئے پاتے، اگر نماز کا وقت نہ ہوتا تو وضو کرتے ہوئے یا مریض کی عیادت کرتے ہوئے یا جنازہ کے ساتھ چلتے ہوئے یا مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھتے۔ہم یہ خیال کرتے تھے کہ آپ نافرمانی کی صلاحیت ہی نہیں رکھتے۔

☆حضرت حسان بن ابو سنان علیہ الرحمہ اور ذکر اللہ:

حلیۃ الاولیاء تیسری جلد صفحہ نمبر 167 پر نقل ہے۔ حضرت عمارہ بن زاذان علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسان بن ابوسنان علیہ الرحمہ اپنی دکان کا دروازہ کھول کر دوات رکھتے۔ حساب کتاب کے کاغذ پھیلاتے اور پردہ لٹکا کر نماز شروع کردیتے۔ جب کسی کے آنے کی آہٹ محسوس کرتے تو حساب کتاب میں مشغول ہوجاتے اور یہ ظاہر کرتے گویا حساب کتاب میں مصروف تھے۔

☆ حضرت علی بن عبداللہ بن عباس علیہ الرحمہ اور ذکراللہ:

حلیۃ الاولیاء تیسری جلد صفحہ نمبر 298 پر نقل ہے کہ آپ تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ کو ذاکرین کا سردار کہا جاتا ہے۔ آپ ہرروز ہزار سجدے کرتے اور پانچ سو رکعت نوافل ادا فرماتے۔

☆ حضرت عبید بن عمیر علیہ الرحمہ اور ذکراللہ کی تلقین:

حلیۃ الاولیاء تیسری جلد صفحہ نمبر 378 پر نقل ہے۔ حضرت مجاہد علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبید بن عمیر علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: جب سردی آتی ہے تو اہل قرآن سے کہا جاتا ہے: تمہاری نماز کے لئے رات طویل ہوگئی اور روزوں کے لئے دن چھوٹا ہوگیا۔ جان لو! اگر رات کی مشقت تمہیں تھکائے، دشمن سے لڑنے سے خوف محسوس ہو اور مال خرچ کرنے میں کنجوسی سے کام لو تو کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔

محترم حضرات! میں نے کچھ ہستیوں کے حالات آپ کی خدمت میں پیش کئے۔ واقعی انہوں نے ہی اپنی زندگی کے حقیقی مقصد کو سمجھا تھا جو ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کرتے تھے مگر آج ہم ہیں جو اپنی زندگی کے قیمتی لمحات کو کھیل کود، فضول گوئی، فلمیں، ڈرامے، موسیقی، موبائل، واٹس اپ، انٹرنیٹ، فیس بک اور دیگر کاموں میں ضائع کررہے ہیں۔ ہمیں ذرہ برابر بھی یہ احساس نہیں کہ ہماری زندگی برف سے بھی تیزی سے پگھل رہی ہے۔ یہ وقت واپس نہیں آئے گا۔

خدارا! اپنے ان زندگی کے قیمتی لمحات کو انمول بنالو۔ ذکر اللہ میں گزارلو، یہ سانس جب تک چل رہی ہے، ہم اپنے مولا کا ذکر کرسکتے ہیں جس دن یہ سانس کی مالا ٹوٹ گئی، موت کا فرشتہ آن پہنچا اور ہم اندھیری قبر میں گئے۔ اس دن ہمیں ایک مرتبہ ''سبحان اللہ'' کہنے کی بھی مہلت نہ ملے گی۔ اب بھی وقت ہے، سنبھل جائیں پھر پچھتاوے کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے ذاکرین بندوں میں شمار کرلے۔ ہمیں ذکر والی زبان، شکر والا دل اور اپنی یاد میں فنا رہنے والا وجود نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

سایۂ عرش پانے والے
خوش نصیب

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡم
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
فَمَنۡ کَانَ یَرۡجُوۡا لِقَآءَ رَبِّہٖ فَلۡیَعۡمَلۡ عَمَلًا صَالِحًا

صَدَقَ اللّٰہُ مَوۡلَانَا الۡعَظِیۡمِ وَبَلَّغَنَا رَسُوۡلُہُ النَّبِیُّ الۡکَرِیۡمِ وَ نَحۡنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیۡنَ وَالشَّاکِرِیۡنَ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید سورۂ کہف سے آیت نمبر 110 تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے محبوب ﷺ کے صدقے وطفیل مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم تمام مسلمانوں کو حق کو سن کر اسے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے مخلوق کو پیدا فرمایا۔ ایسی ایسی مخلوقات پیدا فرمائیں کہ عقل انسانی حیرت زدہ ہے۔ انہی مخلوقات میں عقل انسانی کو حیرت زدہ کردینے والی ایک مخلوق عرش عظیم بھی ہے جو کہ بغیر ستونوں کے قائم ہے اور اس خالق کائنات جل جلالہ کی قدرت کا عظیم شاہکار ہے اور مخلوق میں سب سے بڑا ہے جیسا کہ امام قرطبی علیہ الرحمہ الجامع لاحکام القرآن کی چوتھی جلد کے صفحہ نمبر 159 پر فرماتے ہیں کہ عرش، اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سب سے بڑا ہے۔

علامہ راغب اصفہانی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے عرش کی حقیقت کو کوئی نہیں جانتا۔ ہم صرف اس کا نام جانتے ہیں۔

محترم حضرات! عنقریب وہ دن آنے والا ہے، جسے روز محشر کہا جاتا ہے، جس دن کسی کے بھی بدن پر کپڑا نہ ہوگا۔ سورج ایک یا دو کمان کے فاصلے پر رہ کر آگ برسا رہا ہوگا۔ زمین بدل دی جائے گی۔ پیاس سے زبانیں باہر آرہی ہوں گی۔ ہر ایک پسینے میں شرابور ہوگا۔ نفسی نفسی کا یہ عالم ہوگا کہ کوئی دوست، کوئی عزیز، ماں، باپ، بہن، بھائی، بیوی کوئی بھی مدد کرنے کے لئے تیار نہ ہوگا۔ ہر ایک سائے کی تلاش میں مارا مارا پھرتا ہوگا مگر اس روز عرش الٰہی کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا اور یہ سایہ کن لوگوں کو ملے گا۔ کون وہ خوش نصیب ہوں گے

جنہیں یہ سایہ نصیب ہوگا؟

آیئے احادیث کی روشنی میں آپ کی خدمت میں ان خوش نصیبوں کی فہرست بیان کرتا ہوں۔

☆سایۂ عرش پانے والے پہلے سات اشخاص:

حدیث شریف = صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ میں حدیث نمبر 2380 نقل ہے۔حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سات اشخاص کو اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا جس دن اللہ تعالیٰ کے عرش کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔

1......عادل حکمران

2......وہ نوجوان جس کی جوانی عبادت الٰہی میں گزری

3......وہ شخص جس کا دل مسجد سے نکلتے وقت مسجد میں لگا رہے حتیٰ کہ واپس لوٹ آئے۔

4......وہ دو شخص جو اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرتے ہوئے جمع ہوئے اور محبت کرتے ہوئے جدا ہو گئے۔

5......وہ شخص جو خلوت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہو اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ جائیں۔

6......وہ شخص جسے کوئی مال و جمال والی عورت گناہ کے لئے بلائے اور وہ کہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔

7......وہ شخص جو اس طرح چھپا کر صدقہ دے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو کہ دائیں نے کیا صدقہ کیا۔

محترم حضرات! آپ نے سات خوش نصیبوں کا بیان سنا جن کو محشر کی گرمی میں سایۂ عرش نصیب ہوگا۔اب سایۂ عرش پانے والوں کا جدا جدا بیان سنئے۔

1۔عادل حکمران پر عرش کا سایہ:

عدل و انصاف سے کام لینے والا بادشاہ جو کہ مومن ہوگا، اس کا بہت بلند و بالا مقام ہے۔ قیامت کے دن سایۂ عرش کے علاوہ بھی اسے دیگر انعامات و اکرامات سے نوازا جائے گا چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔

حدیث شریف = صحیح مسلم کتب الامارۃ میں حدیث نمبر 4721 نقل ہے۔حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرور کائنات ﷺ نے فرمایا: انصاف کرنے والے بادشاہ بروز قیامت اللہ تعالیٰ

کے قرب میں عرش کے دائیں جانب نور کے منبروں پر ہوں گے اور یہ وہ ہوں گے جو اپنی رعایا اور اہل وعیال کے درمیان فیصلہ کرتے وقت عدل وانصاف سے کام لیتے ہیں۔

حدیث شریف = کتاب تمہید الفرش فی الخصال الموجبۃ لظل العرش (مترجم) کے صفحہ نمبر 21 پر نقل ہے۔ سرور کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا: عادل حکمران بروز قیامت اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ محبوب اور سب سے زیادہ اس کے قرب میں ہوگا۔

2۔ اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرنے والوں کے فضائل:

اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے آپس میں محبت کرنے والوں کے بارے میں کئی احادیث موجود ہیں مگر یہاں دو احادیث آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

حدیث شریف = مؤطا امام مالک جلد دوم میں حدیث نمبر 1825 نقل ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بروز قیامت ارشاد فرمائے گا: وہ لوگ کہاں ہیں جو صرف میری عزت وجلال کی وجہ سے باہم محبت رکھتے تھے۔ آج قیامت کے دن جبکہ میرے عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں۔ میں انہیں اپنے عرش کے سائے

میں جگہ دوں گا۔

حدیث شریف = طبرانی معجم الاوسط جلد اول صفحہ نمبر 364 پر حدیث نمبر 1328 نقل ہے۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے کونین کے تاجدار ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر آپس میں محبت کرنے والے نور کے منبروں پر اللہ تعالیٰ کے عرش کے سائے میں ہوں گے، جس دن اُس سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔ تمام لوگ اس دن خوفزدہ ہوں گے لیکن ان پر کوئی خوف نہ ہوگا۔

3۔ باہم محبت کرنے والوں پر عرش کا سایہ:

حدیث شریف = طبرانی معجم الکبیر جلد چہارم صفحہ نمبر 150 پر حدیث نمبر 3973 نقل ہے۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی خاطر آپس میں محبت رکھنے والے قیامت کے دن عرش کے اردگرد یاقوت کی کرسیوں پر ہوں گے۔

4۔ صدقہ کرنے والوں پر عرش کا سایہ:

حدیث شریف = مجمع الزوائد کتاب التعبیر ساتویں جلد صفحہ نمبر 371 پر حدیث نمبر 11746 نقل ہے۔ حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے گزشتہ رات ایک عجیب خواب دیکھا ہے۔ میں نے اپنی اُمّت کے ایک شخص کو دیکھا، وہ اپنے چہرے کو آگ کے شعلوں سے بچانے کی کوشش کررہا تھا، پس اس کا صدقہ آیا اور اس کے سر پر سایہ اور چہرے کے لئے ستر (یعنی رکاوٹ) بن گیا۔

محترم حضرات! اب آپ کی خدمت میں سایۂ عرش پانے والے مزید خوش نصیبوں کی فہرست احادیث کی روشنی میں بیان کرتا ہوں۔

☆ تنگدست مقروض کو مہلت دینے والا سایۂ عرش میں:

حدیث شریف = جامع ترمذی، کتاب البیوع میں حدیث نمبر 1306 نقل ہے۔ نبی پاک ﷺ کا ارشاد ہے: جس نے کسی تنگدست مقروض کو مہلت دی یا اس کا (کچھ حصہ) قرض معاف کردیا۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا۔ اس دن جب عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔

☆ مجاہدین کی مدد کرنے پر سایۂ عرش:

حدیث شریف = مسند امام احمد ابن حنبل جلد 5 صفحہ نمبر 413 پر حدیث نمبر 15987 نقل ہے۔ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے راہ خدا کے مجاہد

یا تنگدست مقروض یا مکاتب غلام کی آزادی میں اس کی مدد کی، اللہ تعالیٰ اسے اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔

☆غازی کے سر پر سایہ کرنے پر سایۂ عرش:

حدیث شریف = مسند امام احمد ابن حنبل جلد اول صفحہ نمبر 53 پر حدیث نمبر 126 نقل ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو کسی غازی کے سر پر سایہ کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اپنے عرش کے سائے میں رکھے گا۔

☆سایۂ عرش پانے والے تین خوش نصیب:

حدیث شریف = الترغیب والترہیب، کتاب الصدقات جلد اول صفحہ نمبر 448 پر حدیث نمبر 1417 نقل ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین خصلتیں جس شخص میں ہوں گی، اللہ تعالیٰ اسے اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائے گا۔

1......دشواری کے وقت وضو کرنا

2......اندھیرے میں مسجدوں کی طرف چلنا

3......بھوکے کو کھانا کھلانا

☆سچا تاجر سایہ عرش میں:

حدیث شریف =الترغیب والترہیب کتاب البیوع جلد دوم صفحہ نمبر 373 پر حدیث نمبر 2769 نقل ہے۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سچا تاجر قیامت کے دن عرش کے سائے میں ہوگا۔

☆یتیم و بیوہ کی کفالت کرنے والے سایہ عرش میں:

حدیث شریف = طبرانی معجم الاوسط جلد 6 صفحہ نمبر 429 پر حدیث نمبر 9292 نقل ہے۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ سرورکونین ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی یتیم یا بیوہ کی کفالت کی، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا۔

☆خوش اخلاق سایہ عرش میں:

حدیث شریف = طبرانی معجم الاوسط جلد 5 صفحہ نمبر 37 پر حدیث نمبر 6506 نقل ہے۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حبیب پروردگار ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف

وحی فرمائی کہ اے میرے خلیل علیہ السلام! حسن اخلاق سے پیش آ ؤ، خواہ کفار ہی کیوں نہ ہوں، نیکوں میں داخل ہو جاؤ گے اور بے شک میں نے یہ بات لکھ دی ہے کہ جس نے اپنے اخلاق کو ستھرا کیا، میں اسے اپنے عرش کے سائے میں جگہ دوں گا اور اسے حظیرۃ القدس (یعنی جنت) سے سیراب کروں گا اور اپنے جوار رحمت کا قرب عطا فرماؤں گا۔

☆ بچے کی موت پر صبر کرنے والا سایۂ عرش میں:

حدیث شریف = الترغیب والترہیب جلد اول صفحہ نمبر 462 پر حدیث نمبر 408 نقل ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں عرض کی: اے میرے رب! جو عورت اپنے بچے کے فوت ہونے پر صبر کرے، اس کے لئے کیا جزاء ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میں اسے اپنے سایۂ رحمت میں اس دن جگہ دوں گا جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔

☆ مخلوق پر رحم کرنے والا سایۂ عرش میں:

حدیث شریف = کنز العمال، کتاب الاخلاق جلد سوم صفحہ نمبر 69 پر حدیث نمبر 5982 نقل ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے منبر پر خطبہ

دیتے ہوئے فرمایا کہ رسول محتشم ﷺ نے فرمایا: جسے یہ پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی گرمی سے بچائے اور اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے، تو وہ مسلمانوں پر سختی نہ کرے اور ان کے ساتھ نرمی سے پیش آئے۔

☆ تین مزید خوش نصیب سایۂ عرش میں:

حدیث شریف = شرح زرقانی علی مؤطا کتاب الشعر جلد 4 صفحہ نمبر 469 پر حدیث نمبر 1841 نقل ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ محسن انسانیت ﷺ کا ارشاد ہے: تین اشخاص اللہ تعالیٰ کے عرش کے نیچے ہوں گے، جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔

1۔ وہ شخص جس نے میرے کسی پریشان اُمّتی کی پریشانی دور کی۔

2۔ وہ شخص جس نے میری سنت کو زندہ کیا۔

3۔ وہ شخص جس نے مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھے۔

☆ عیادت وتعزیت کرنے والا عرش کے سائے میں:

حلیۃ الاولیاء چوتھی جلد صفحہ نمبر 48 پر نقل ہے۔ حضرت فضیل بن عیاض علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی: اے میرے رب! وہ کون ہے جو تیرے عرش کے سائے

میں ہوگا؟ جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ علیہ السلام! وہ لوگ جو مریضوں کی عیادت کرتے ہیں، جنازہ کے ساتھ جاتے ہیں اور کسی کا بچہ فوت ہوجائے، اس سے تعزیت کرتے ہیں۔

☆ روزہ دار سایۂ عرش میں:

حدیث شریف = موسوعۃ لا امام ابن ابی دنیا، کتاب الجوع چوتھی جلد صفحہ نمبر 102 پر حدیث نمبر 139 نقل کرتے ہیں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزے داروں کے منہ سے مشک کی خوشبو آئے گی۔ بروز قیامت ان کے لئے عرش کے سائے میں دسترخوان لگایا جائے گا، تو وہ اس سے کھائیں گے جبکہ دوسرے لوگ سختی میں ہوں گے۔

☆ محبان مولا علی سایۂ عرش میں:

حدیث شریف = الفردوس بماثور الخطاب جلد دوم صفحہ نمبر 348 پر حدیث نمبر 3576 نقل ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: بروز قیامت سب سے پہلے عرش کا سایہ پانے والوں کے لئے خوشخبری ہے۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ ﷺ! وہ کون لوگ ہوں گے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی! جو لوگ تمہاری پیروی کرتے اور تم سے محبت کرتے ہیں۔

☆ سورۃ الانعام اور سایۂ عرش:

تفسیر درمنثور، تیسری جلد کے صفحہ نمبر 245 پر نقل ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جس نے صبح کی نماز میں سورۂ انعام کی ابتدائی آیات یَعۡلَمُ مَا تَكۡسِبُوۡنَ تک تلاوت کیں۔ چالیس ہزار فرشتے اس کی طرف نازل ہوں گے، جن کے اعمال کی مثل اس کے نامۂ اعمال میں اجر لکھا جائے گا اور سات آسمانوں کے اوپر سے ایک فرشتہ نیچے آئے گا جس کے پاس لوہے کا گرز ہوگا، پس اگر شیطان اس کے دل میں کوئی وسوسہ ڈالنا چاہے گا تو وہ فرشتہ اس شیطان کو ایک ضرب لگائے گا جس سے اس شخص اور شیطان کے درمیان ستر حجاب (یعنی پردے) حائل ہو جائیں گے، پر جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: اے میرے بندے! میں تیرا رب ہوں، میرے عرش کے سائے میں چل، حوض کوثر سے سیراب ہو، نہر سلسبیل سے غسل کر اور جنت میں بغیر کسی حساب وعذاب کے داخل ہو جا۔

☆ ذکر اللہ کرنے والا سایۂ عرش میں:

حلیۃ الاولیاء چوتھی جلد صفحہ نمبر 48 پر نقل ہے۔ حضرت وہب بن منبہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ رب العزت میں عرض کی: اے اللہ! جو اپنی زبان اور دل سے تیرا ذکر کرے، اس کے لئے کیا جزاء ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میں قیامت کے دن اسے اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرماؤں گا اور اسے اپنی رحمت میں رکھوں گا۔

☆ نیکی کی دعوت دینے والا سایۂ عرش میں:

حلیۃ الاولیاء چھٹی جلد صفحہ نمبر 36 پر نقل ہے۔ حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے تورات شریف میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی۔ اے موسیٰ علیہ السلام! جس نے نیکی کا حکم دیا، برائی سے منع کیا اور لوگوں کو میری اطاعت کی طرف بلایا تو اسے دنیا اور قبر میں میرا قرب اور قیامت کے دن میرے عرش کا سایہ نصیب ہوگا۔

☆ سایۂ عرش میں کس کو دیکھا؟

حلیۃ الاولیاء چوتھی جلد صفحہ نمبر 163 پر نقل ہے۔ حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار کی طرف جلدی کی تو آپ نے ایک شخص کو عرش کے سائے میں دیکھا تو اس کے مقام و

مرتبہ پر انہیں بہت رشک آیا اور فرمانے لگے: یقیناً یہ شخص اللہ تعالیٰ کے ہاں بزرگی والا ہے۔ پس آپ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کا نام جاننے کے لئے عرض کی تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: بلکہ میں تمہیں اس کا عمل بتاتا ہوں (جس کے سبب اسے یہ مقام ملا) میں نے اپنے بندوں کو اپنے فضل سے جو نعمتیں عطا فرمائی ہیں، یہ شخص ان پر حسد نہیں کرتا تھا، چغلی نہیں کھاتا تھا اور اپنے والدین کی نافرمانی نہیں کرتا تھا۔

☆ نماز مغرب کے بعد دو نفل پڑھنے والا سایۂ عرش میں:

حدیث شریف = شرح زرقانی للموطا کتاب الشعر جلد چہارم صفحہ نمبر 469 پر حدیث 8141 نقل ہے۔ حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کائنات ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مغرب کی نماز کے بعد دو رکعت ادا کی اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد پندرہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھی تو وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ کوئی رکاوٹ نہ ہوگی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے عرش تک پہنچ جائے گا۔

☆ لا الہ الا اللہ کہنے والے سایۂ عرش میں:

حدیث شریف = فردوس الاخبار جلد دوم صفحہ نمبر 460 پر حدیث نمبر

8115 نقل ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ارشاد فرمائے گا: لا الہ الا اللہ کہنے والوں کو عرش کے سائے میں کردو، بے شک میں ان سے محبت کرتا ہوں۔

محترم حضرات! میں نے آپ کے سامنے احادیث کا گلدستہ پیش کیا، جن میں ان خوش نصیبوں کا ذکر ہے جنہیں محشر کی دشوار گزار گھاٹیوں اور گرمی کے عالم میں اللہ تعالیٰ کی عرش کا سایہ نصیب ہوگا، کم وبیش چالیس خوش نصیبوں کا ذکر احادیث میں آیا ہے جو کہ میں نے مختصر کر کے آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ واقعی کتنے خوش نصیب ہوں گے وہ لوگ جو اس انعام کو پائیں گے۔ ہمیں ان اعمال کرنے کی رغبت دل میں پیدا کرنی چاہیئے جن کا ذکر احادیث میں کیا گیا، بلکہ میں تو یہ کہتا ہوں کہ ہر ہر کام کو کرنے کی کوشش کریں تا کہ کوئی بھی عمل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہوجائے اور پیارا اللہ ہم سے راضی ہوجائے اور ہمارے لئے عرش کا سایہ مقدر ہوجائے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مولائے کریم ہم سب کو روز محشر اپنے عرش کے سائے میں رکھے اور ہم سے راضی ہوجائے۔ آمین ثم آمین

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

جیسی کرنی، ویسی بھرنی

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَ كَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَاۤ اَخَذَ الْقُرٰى وَ هِیَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ

صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِیْم وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمِ وَ نَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاهِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْن

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید سورۂ ھود سے آیت نمبر 102 تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے محبوب ﷺ کے صدقے وطفیل مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم تمام مسلمانوں کو حق کو سن کر اسے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

محترم حضرات! اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ دنیا دارالعمل (یعنی عمل کرنے کی جگہ) ہے اور آخرت دارالجزاء (یعنی بدلہ ملنے کا مقام) ہے۔ ہم دنیا میں جو اچھا یا برا بیج بوئیں گے، اس کی فصل آخرت میں کاٹیں گے۔ بعض اوقات تو دنیا میں بھی بدلہ مل جاتا ہے۔ اچھا یا برا بدلہ ملنے کو ہمارے ہاں ''جیسی کرنی ویسی بھرنی'' جیسا کرو گے ویسا بھرو گے، جیسا بوؤں گے ویسا کاٹو گے اور مکافات عمل جبکہ مختلف زبانوں میں مختلف الفاظ میں کہا جاتا ہے۔

اب آپ کی خدمت میں احادیث کی روشنی میں ''جیسی کرنی ویسی بھرنی'' بیان کرنے کی کوشش کرتا ہوں تاکہ ہم اپنی اصلاح کا سامان کریں۔

☆ جیسا کرو گے ویسا بھرو گے:

حدیث شریف = مصنف عبدالرزاق، کتاب الجامع دسویں جلد صفحہ نمبر 189 پر حدیث نمبر 20340 نقل ہے۔ حضور اکرم نور مجسم ﷺ نے فرمایا: نیکی پرانی نہیں ہوتی اور گناہ بھلایا نہیں جاتا۔ جزاء دینے والا (اللہ تعالیٰ) کبھی فنا نہیں ہوگا لہذا جو چاہو بن جاؤ، تم جیسا کرو گے، ویسا بھرو گے۔

علامہ عبدالرؤف مناوی علیہ الرحمہ جامع صغیر کی شرح التسیر کی دوسری جلد کے صفحہ نمبر 222 پر ''كَمَا تَدِيْنُ تُدَانُ'' کی وضاحت میں لکھتے ہیں:

یعنی جیسا تم کام کروگے، ویسا تمہیں اس کا بدلہ ملے گا، جو تم کسی کے ساتھ کروگے، وہی تمہارے ساتھ ہوگا۔

☆ جو کسی کو رسوا کرتا ہے، وہ خود بھی ذلیل ہوتا ہے:

حدیث شریف = ابوداؤد کتاب الادب میں حدیث نمبر 4884 نقل ہے۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جو کسی مسلمان کو ایسی جگہ رسوا کرے، جہاں اس کی بے عزتی اور آبروریزی کی جارہی ہو تو اللہ تعالیٰ اسے ایسی جگہ ذلیل کرے گا جہاں وہ اپنی مدد چاہتا ہوگا اور جو کسی مسلمان کی ایسی جگہ مدد کرے گا جہاں اس کی عزت گھٹائی جارہی ہو اور اس کی آبروریزی کی جارہی ہو تو اللہ تعالیٰ ایسی جگہ اس کی مدد کرے گا جہاں وہ اپنی مدد کا طلب گار ہوگا۔

☆ حدیث شریف کی شرح:

اس حدیث شریف کی شرح میں مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ اپنی کتاب مراۃ المناجیح جلد 6 صفحہ نمبر 569 پر فرماتے ہیں۔ اس طرح کہ جب کچھ لوگ کسی مسلمان کی آبروریزی کررہے ہوں تو یہ بھی ان کے ساتھ شریک ہو کر ان کی مدد کرے۔ اُن کی ہاں میں ہاں ملائے (اللہ تعالیٰ اسے ایسی جگہ ذلیل کرے گا جہاں وہ اپنی مدد چاہتا ہوگا'' کے تحت مفتی صاحب لکھتے ہیں) یعنی اللہ تعالیٰ اس

جرم کی سزا میں اسے ایسی جگہ ذلیل کرے گا جہاں اسے عزت کی خواہش ہوگی۔
خیال رہے کہ یہ احکام مسلمان کے لئے ہیں۔ کفار، مرتدین، بے دین لوگوں کی
اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی عزت نہیں۔ اُن کی بے دینی ظاہر کرنا عبادت ہے۔ غرض
کہ جیسا کروگے، ویسا بھروگے، مسلمان بھائی کی عزت کرو، اپنی عزت کرالو۔
اسے ذلیل کرو، اپنے آپ کو ذلیل کرالو۔

☆ زمین پر قبضے کا وبال:

مسلم شریف، کتاب المساقات میں حدیث نمبر 1610 نقل ہے۔ اروٰی
نامی ایک عورت نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے گھر کے بعض حصے کے
متعلق جھگڑا کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ زمین اسی کو دے دو، میں
نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے جس شخص نے ایک بالشت زمین بھی
ناحق لی، قیامت کے دن اس کے گلے میں سات زمینوں کا طوق ڈالا جائے گا۔
اس کے بعد آپ نے دعا فرمائی: یا اللہ! اگر یہ جھوٹی ہے تو اس کو اندھا کردے اور
اس کی قبر اسی گھر میں بنادے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ وہ اندھی ہو چکی
تھی۔ دیواروں کو ٹٹولتی پھرتی تھی اور کہتی تھی: مجھے سعید بن زید کی بددعا لگ گئی
ہے۔ آخرکار ایک دن گھر میں چلتے ہوئے وہ کنویں میں گر کر مر گئی اور وہی کنواں

اس کی قبر بن گیا۔

محترم حضرات! آج کل زمینوں پر ناجائز قبضہ معمول بن چکا ہے۔مشہور کہاوت ہے:''جس کی لاٹھی،اس کی بھینس''جس کے پاس اسلحہ ہے،جس کی پہنچ زیادہ ہے،جس کے پاس غنڈے اور بدمعاش ہیں،وہ چھوٹے اور کمزور آدمی کو ڈرا دھمکا کر اس کی زمین پر ناجائز قبضہ کرلیتا ہے،وہ کمزور شخص اس ظالم سے منت سماجت کرتا ہے مگر ظالم کو رحم نہیں آتا بالآخر وہ کمزور تھک ہار کر اپنے گھر بیٹھ جاتا ہے۔

اے ظالمو! آج تو تم نے طاقت اور اسلحہ کے بل بوتے پر مظلوم کا حق مار لیا، اس کی زمین، پلاٹ اور جگہ پر قبضہ کرلیا مگر یاد رکھو!''جیسی کرنی ویسی بھرنی'' کل قیامت کے دن تم نہیں بچ سکو گے،ادھر ایک طرف تم کھڑے ہوگے اور دوسری طرف مظلوم ہوگا۔تمہارے گلے میں ساتوں زمینوں کا طوق ڈالا جائے گا۔عذاب الٰہی تمہیں گھیر لے گا،اس وقت تمہیں کوئی نہیں بچا سکے گا۔

☆ گلے میں بیس پچیس سیر مٹی ڈال کر دیکھ لو:

امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ زمین پر ناجائز قبضہ کرنے والے کو جھنجھوڑتے ہوئے فتاویٰ رضویہ جلد 19 صفحہ نمبر 665 پر لکھتے

ہیں: اللہ قہار و جبار کے غضب سے ڈرے، ذرا من دو من نہیں، بیس پچیس ہی سیر مٹی کے ڈھیلے گلے میں باندھ کر گھڑی دو گھڑی لئے پھرے، اس وقت قیاس کرے کہ اس ظلم شدید سے باز آنا آسان ہے یا زمین کے ساتوں طبقوں تک کھود کر قیامت کے دن تمام جہان کا حساب پورا ہونے تک گلے میں معاذ اللہ یہ کروڑوں من کا طوق پڑنا اور ساتویں زمین تک دھنسا دیا جانا۔

☆ جھوٹا الزام لگانے پر سزا:

جامع العلوم والحکم صفحہ نمبر 457 پر نقل ہے کہ ایک شخص نے حضرت مطرب بن عبداللہ بن شخیر علیہ الرحمہ پر جھوٹا الزام لگایا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم جھوٹے ہو تو رب تعالیٰ تمہیں جلدی موت عطا فرمائے۔ آپ کی زبان سے ان الفاظ کا نکلنا تھا کہ اس شخص کی موت واقع ہوگئی۔

☆ دوزخیوں کی پیپ میں رہنا پڑے گا:

ابوداؤد شریف، کتاب الاقضیۃ پر حدیث نمبر 3597 نقل ہے۔ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: جو کسی مسلمان کی برائی کرے، جو اس میں نہیں پائی جاتی تو اس کو اللہ تعالیٰ اس وقت تک ''ردغۃ الخبال'' میں رکھے گا، جب تک کہ وہ اپنی کہی ہوئی بات سے نہ نکل آئے۔

مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ مشکوٰۃ کی شرح مرأۃ المناجیح جلد 5 صفحہ نمبر 313 پر فرماتے ہیں "ردغۃ الخیال" جہنم میں ایک جگہ ہے جہاں جہنمیوں کا خون اور پیپ جمع ہوگا۔

محترم حضرات! موجودہ دور میں یہ بیماری بھی عام ہوچکی ہے۔ ہمیں جو مرد اور عورت پسند نہیں آتے، ہم بغض وعداوت میں ان پر بہتان لگا دیتے ہیں۔ جھوٹا الزام لگا دیتے ہیں اور برائی اس کی طرف منسوب کر دیتے ہیں، بالاخر وہ تو جیسے تیسے اپنا وقت گزار لیتا ہے مگر تہمت لگانے والا اپنی زندگی میں بھی اس کا بدلہ پاتا ہے اور "جیسی کرنی ویسی بھرنی" کے تحت دنیا و آخرت میں ذلیل ورسوا ہوتا ہے، لہذا ہمیں اس برائی سے بھی بچنا چاہئے۔

☆ بہتان کی صورت میں توبہ اور معافی:

بہار شریعت جلد 3 صفحہ نمبر 538 پر مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: بہتان کی صورت میں توبہ کرنا اور معافی مانگنا ضروری ہے بلکہ جن کے سامنے بہتان باندھا ہے، ان کے پاس جا کر یہ کہنا ضروری ہے کہ میں نے جھوٹ کہا تھا، جو فلاں پر میں نے بہتان باندھا تھا۔

3۔ بیوی کو شوہر کے خلاف بھڑکانے والے:

حدیث شریف = ابو داؤد کتاب الطلاق میں حدیث نمبر 2175 نقل ہے۔ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو عورت کو اس کے خاوند یا کسی غلام کو اس کے آقا کے خلاف ابھارے، وہ ہم میں سے نہیں۔

مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ مراۃ المناجیح جلد 6 صفحہ نمبر 560 پر فرماتے ہیں: ''وہ ہم میں سے نہیں'' اس سے مراد وہ ہمارے مقبول لوگوں میں سے نہیں۔ اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ ہماری اُمّت یا ہماری ملت سے نہیں کیونکہ گناہ سے انسان کافر نہیں ہوتا۔

مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ مراۃ المناجیح جلد 5 صفحہ نمبر 101 پر فرماتے ہیں: خاوند بیوی میں فساد ڈالنے کی بہت صورتیں ہیں، عورت سے خاوند کی برائیاں بیان کرے، دوسرے مردوں کی خوبیاں ظاہر کرے کیونکہ عورت کا دل کچی شیشی کی طرح کمزور ہوتا ہے یا ان میں اختلاف ڈالنے کے لئے جادو تعویذ گنڈے کرے، سب حرام ہے اور غلام یا لونڈی کے بگاڑنے کے معنی یہ ہیں کہ اسے بھاگ جانے پر آمادہ کرے، اگر وہ خود بھاگنا چاہیں تو ان کی امداد کرے۔ بہر حال دو دلوں کو جوڑنے کی کوشش کرو، توڑنے کی نہیں۔

☆ بیوی کو بھڑکانے والی اندھی ہوگئی:

جامع العلوم والحکم صفحہ نمبر 457 پر نقل ہے۔ایک عورت نے حضرت ابو مسلم خولانی علیہ الرحمہ کی زوجہ کو آپ کی خلاف بھڑکا دیا تھا۔آپ نے اس عورت کی بینائی زائل ہونے کی دعا کی تو وہ اسی وقت اندھی ہوگئی۔ پھر وہ آپ کی خدمت میں آ کر فریاد کرنے لگی اور آپ سے دعا کی درخواست کی۔آپ کو اس کے حال پر رحم آ گیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی تو اس کی بینائی لوٹ آئی اور آپ کی زوجہ بھی گھر واپس آ گئیں۔

☆جیسی کرنی، ویسی بھرنی:

محترم حضرات! آپ نے میاں بیوی میں جدائی کروانے والوں کے متعلق سنا جو لوگ بغض وحسد میں یہ کام کرتے یا کرواتے ہیں۔وہ لوگ بھی چین سے نہیں بیٹھتے، ان ظالموں کو میاں، بیوی اور اُن کے والدین کی خوب بدعائیں لگتی ہیں، جن کا وبال دنیا میں ان پر بیماریوں اور مصیبتوں کی صورت میں آتا ہے اور اگر انہیں کچھ نہیں ہوتا تو ان کی اولاد میں وہ دیکھتے ہیں یہ تو صرف دنیاوی معاملہ ہے کہ ''جیسی کرنی ویسی بھرنی'' آخرت کا معاملہ تو اس سے خطرناک ہے۔وہاں کوئی بچانے نہیں آئے گا۔ایسے لوگ دنیا میں شیطان کا پسندیدہ کام کر رہے ہیں۔

☆شیطان کا پسندیدہ کام:

حدیث شریف = مسلم شریف کتاب صفۃ القیامۃ میں حدیث نمبر 2813 نقل ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شیطان پانی پر اپنا تخت بچھاتا ہے، پھر اپنے لشکر بھیجتا ہے، ان لشکروں میں شیطان کے زیادہ قریب اس کا درجہ ہوتا ہے، جو سب سے زیادہ فتنہ باز ہوتا ہے، اس کا ایک لشکر واپس آ کر بتاتا ہے کہ میں نے فلاں فتنہ برپا کیا تو شیطان کہتا ہے، تو نے کچھ بھی نہیں کیا۔ پھر ایک اور لشکر آتا ہے اور کہتا ہے: میں نے ایک آدمی کو اس وقت تک نہیں چھوڑا، جب تک اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی نہیں ڈال دی۔ یہ سن کر شیطان اسے اپنے قریب کر لیتا ہے اور کہتا ہے تو کتنا اچھا ہے اور اپنے ساتھ چمٹا لیتا ہے۔

3۔لوگوں کو ستانے کی سزا:

جامع العلوم والحکم کے صفحہ نمبر 457 پر نقل ہے۔ ایک شخص حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ کی مجلس میں آ کر لوگوں کو تکلیف دیا کرتا تھا، جب اس کی شرارتوں کا سلسلہ حد سے بڑھ گیا تو آپ نے دعا مانگی۔ اے اللہ تعالیٰ! تو اس شخص کی ایذا رسانی سے خوب واقف ہے، تو جس طرح چاہے، ہمیں اس کے

معاملے میں کفالت فرما۔اسی وقت وہ شخص کھڑے کھڑے گر کر مر گیا اور اس کی لاش چارپائی پر رکھ کر اس کے گھر لے جائی گئی۔

حدیث شریف = طبرانی معجم الاوسط جلد 2 صفحہ نمبر 387 پر حدیث نمبر 3607 نقل ہے۔رسول محتشم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے (بلا وجہ شرعی) کسی مسلمان کو ایذا دی، اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی، اس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو ایذا دینے والوں کے بارے میں قرآن مجید سورۂ احزاب آیت نمبر 57 میں ارشاد ہوتا ہے۔

القرآن: اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا

ترجمہ: بے شک جو ایذا دیتے ہیں، اللہ اور اس کے رسول کو، ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

محترم حضرات! ہمیں اللہ تعالیٰ کے خوف سے لرز جانا چاہئے اور مسلمانوں کو تکالیف دینے سے سچی توبہ کرنی چاہئے۔آج ہم معاشرے پر نظر دوڑائیں تو ہم

کسی کو زبان سے تکلیف پہنچاتے ہیں، کسی کو آنکھوں سے تکلیف پہنچاتے ہیں، کسی کو اپنے ہاتھوں سے تکلیف پہنچاتے ہیں۔ کسی کو اسلحہ کے ذریعہ تکلیف پہنچاتے ہیں تو کسی کو اپنی حرکتوں سے تکلیف پہنچاتے ہیں، اتنی تکالیف پہنچانے کے بعد بھی ہمیں احساس تک نہیں ہوتا۔ ہم اپنے آپ کو بالکل صحیح سمجھ رہے ہوتے ہیں، مگر جب اس کا وبال ہم پر آتا ہے تو ہماری آنکھیں کھلتی ہیں "جیسی کرنی ویسی بھرنی" کی سچائی جب ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ہم نے لوگوں کو بہت ستایا ہے۔

محترم حضرات! اب بھی وقت ہے، ابھی بھی ہماری سانسیں چل رہی ہیں، توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ آیئے اگر ہماری زبان سے کسی مسلمان کی دل آزاری ہوگئی ہے، ہمارے ہاتھوں سے اگر کسی کو نقصان پہنچ گیا ہے تو بغیر شرمائے اس سے معافی مانگ لیجئے کیونکہ یہ حقوق العباد کا معاملہ ہے۔ جلدی کیجئے، زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔

4۔ مذاق اڑا کر ستانے کی سزا:

جامع العلوم والحکم کے صفحہ نمبر 458 پر نقل ہے۔ ایک شخص حضرت حبیب عجمی علیہ الرحمہ سے اکثر ہنسی مذاق اور تفریح کر کے آپ کو ستایا کرتا تھا۔ ایک دن

آپ نے اس کے خلاف دعا فرمائی تو وہ برص کے مرض میں مبتلا ہو گیا۔

☆لوگوں کا مذاق اڑانے والے کا انجام:

حدیث شریف = شعب الایمان جلد 5 صفحہ نمبر 310 پر حدیث نمبر 6757 نقل ہے۔ سرورِ کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ لوگوں کا مذاق اڑانے والے کے لئے جنت کا دروازہ کھول کر اسے بلایا جائے گا: آؤ، قریب آؤ...... جب وہ قریب آئے گا تو دروازہ بند کر دیا جائے گا، اسی طرح کئی بار کہا جائے گا، یہاں تک کہ جب اس کے لئے پھر دروازہ کھول کر اسے بلایا جائے گا، آؤ قریب آؤ، تو وہ ناامیدی اور مایوسی کے مارے نہیں آئے گا۔

☆مذاق میں بھی ڈرانے سے روکا:

حدیث شریف = ابوداؤد کتاب الادب میں حدیث نمبر 5004 نقل ہے۔ حضرت ابن ابی لیلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا بیان ہے کہ وہ حضرات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے۔ اسی دوران ان میں سے ایک صحابی سو گئے، تو ایک دوسرے صحابی ان کے پاس رکھی اپنی ایک رسی لینے گئے، جس کی وجہ سے وہ گھبرا گئے۔ (اس سونے والے کے پاس رسی تھی یا اس جانے والے کے پاس تھی، اس نے یہ رسی سانپ کی طرح اس پر ڈالی، وہ

سونے والے سانپ سمجھ کر ڈر گئے اور لوگ ہنس پڑے) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ دوسرے مسلمان کو ڈرائے۔

مفسر شہیر مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ مشکوٰۃ کی شرح مراۃ المناجیح جلد 5 صفحہ نمبر 270 پر اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ اس فرمان عالی کا مقصد یہ ہے کہ ہنسی مذاق میں کسی کو ڈرانا جائز نہیں کہ کبھی اس سے ڈرنے والا مر جاتا ہے یا بیمار پڑ جاتا ہے، خوش طبعی وہ ہے جس سے سب کا دل خوش ہو جائے، کسی کو تکلیف نہ پہنچے۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ ایسی دل لگی، ہنسی کسی سے کرنے سے کہ اس کو تکلیف پہنچے' مثلاً کسی کو بے وقوف بنانا، اس کے چپت لگانا وغیرہ حرام ہے۔

5۔ کسی کی مصیبت پر خوشی کا اظہار:

حدیث شریف = ترمذی شریف میں حدیث نمبر 2514 نقل ہے۔

حضرت وارثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے بھائی کی مصیبت پر خوشی کا اظہار مت کرو، ورنہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کر دے گا اور تجھے (اس مصیبت میں) مبتلا کر دے گا۔

☆ جیسی کرنی، ویسی بھرنی:

محترم حضرات! مسلمان پر آفت یا مصیبت آنے پر خوشی کا اظہار کرنے سے بھی مصیبتیں آتی ہے اور بارہا ایسا دیکھا بھی گیا ہے کہ "جیسی کرنی ویسی بھرنی" مشہور کہاوت ہے جو دوسرے پر ہنستا ہے، اس پر بھی ہنسا جاتا ہے۔

6۔ مسلمان بھائی کے عیب تلاش کرنے والا:

حدیث شریف = ترمذی شریف میں حدیث نمبر 2039 نقل ہے۔ رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا جو اپنے مسلمان بھائی کے عیب تلاش کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے عیب فاش فرمادے گا اور جس کے عیب اللہ تعالیٰ فاش کرے، وہ مکان میں ہوتے ہوئے بھی ذلیل ورسوا ہو جائے گا۔

☆ جیسی کرنی، ویسی بھرنی:

مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ مشکوٰۃ کی شرح مرآۃ المناجیح جلد 6 صفحہ نمبر 617 پر اس حدیث پاک کے تحت لکھتے ہیں: یہ قانون قدرت ہے کہ جو کسی کو بلاوجہ بدنام کرے گا، قدرت اسے بدنام کردے گی۔

7۔ اچھا کرو گے، اچھا ملے گا:

حدیث شریف = الترغیب والترہیب جلد 3 صفحہ نمبر 119 پر حدیث نمبر 2199 نقل ہے۔ سرور کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا: دوسروں کے لئے

عافیت طلب کرو، تمہیں بھی عافیت نصیب ہوگی۔

8۔حضرت یحییٰ علیہ السلام کے قتل پر عذاب:

البدایہ والنہایہ جلد اول صفحہ نمبر 510 پر نقل ہے۔ دمشق کے بادشاہ "حداد بن حداد" نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی تھیں پھر وہ چاہتا تھا کہ بغیر حلالہ اس کو واپس اپنی بیوی بنا لے۔ اس نے حضرت یحییٰ علیہ السلام سے فتویٰ طلب کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ اب تم پر حرام ہو چکی ہے۔ اس کی بیوی کو یہ بات سخت ناگوار گزری اور وہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے قتل کے درپے ہوگئی۔ چنانچہ اس نے بادشاہ کو مجبور کر کے قتل کی اجازت حاصل کر لی اور جب حضرت یحییٰ علیہ السلام مسجد جبرون میں نماز پڑھ رہے تھے، بحالت سجدہ ان کو قتل کرا دیا اور ایک طشت میں ان کا سر مبارک اپنے سامنے منگوایا مگر کٹے ہوئے سر مبارک میں سے یہی آواز آتی رہی کہ تو بغیر حلالہ کرائے بادشاہ کے لئے حلال نہیں۔ اس عورت پر خدا تعالیٰ کا عذاب نازل ہو گیا اور وہ زمین میں دھنس گئی۔

9۔جیسی کرنی، ویسی بھرنی:

اسد الغابہ جلد 2 صفحہ نمبر 142 پر نقل ہے۔ حضرت ابو صالح علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ صحابی رسول حضرت ابو عبداللہ خباب بن ارت تمیمی رضی اللہ عنہ

لوہار کا کام کرتے تھے اور مسلمان ہو چکے تھے۔ رسول رحمت ﷺ ان سے محبت فرماتے اور ان کے پاس تشریف لے جاتے تھے۔ اس بات کی خبر آپ رضی اللہ عنہ کی مالکہ "ام انمار" کو ہوگئی لہذا وہ سزا کے طور پر لوہا لے کر دہکاتی اور اسے آپ رضی اللہ عنہ کے سر پر رکھتی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت میں فریاد کی: آپ ﷺ نے دعا فرمائی، اے اللہ خباب کی مدد فرما۔

دعا کی قبولیت کا ظہور یوں ہوا کہ آپ رضی اللہ عنہ کی مالکہ کے سر میں کوئی بیماری ہوگئی، جس کی تکلیف کی وجہ سے وہ کتے کی طرح چلاّیا کرتی تھی۔ کسی نے اسے یہ علاج بتایا کہ اپنے سر کو لوہے کی گرم سلاخوں سے داغو۔ اس نے آپ رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا۔ یوں آپ رضی اللہ عنہ لوہا دہکاتے اور اس کا سر داغا کرتے تھے۔

10۔ ماں باپ کے نافرمان کو دنیا میں سزا:

حدیث شریف = امام حاکم علیہ الرحمہ اپنی مستدرک کی جلد 5 صفحہ نمبر 216 پر حدیث پاک نمبر 7345 نقل فرماتے ہیں۔ سرکار اعظم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب گناہوں کی سزا اللہ تعالیٰ چاہے تو قیامت کے لئے اٹھا رکھتا ہے مگر ماں باپ کی نافرمانی کی سزا جیتے جی دیتا ہے۔

☆جیسی کرنی، ویسی بھرنی:

کچھ عرصہ قبل فقیر (محمد شہزاد قادری ترابی) ایک ممتاز عالم دین کی خدمت میں پہنچا۔ان کی صحبت میں بیٹھا تھا کہ ایک باشرع شخص پرانے میلے کپڑے پہنے ان سے مدد مانگنے آیا۔ جب وہ چلا گیا تو ان عالم دین نے مجھ سے کہا کہ ابھی جو شخص آیا، اسے جانتے ہو؟ میں نے عرض کی: حضور! میں نہیں جانتا۔وہ عالم دین فرمانے لگے: یہ ایک بڑا عالم دین ہے۔ میں نے پوچھا پھر اس کی ایسی حالت کیوں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ اس کی یہ حالت والدین کو تکلیف پہنچانے کے سبب ہوئی ہے۔

اپنے والدین کے ساتھ ہم جیسا سلوک کریں گے، ہماری اولاد بھی ہم سے ایسا سلوک کرے گی۔مشہور واقعہ ہے۔

ایک نوجوان اپنے بوڑھے باپ سے تنگ آ کر اس کو دریا میں پھینکنے گیا۔ باپ نے کہا: بیٹا! مجھے ذرا اور آگے گہرائی میں جا کر پھینکو۔ بیٹے نے کہا: یہاں کنارے پر کیوں نہیں؟ باپ نے جواب دیا: اس لئے کہ یہاں تو میں نے اپنے باپ کو پھینکا تھا۔ یہ سن کر بیٹا کانپ اٹھا کہ کل یہی انجام میرا ہوگا۔ وہ باپ کو گھر لے آیا۔

11۔ظالم کے لئے جیسی کرنی ویسی بھرنی:

امام بخاری علیہ الرحمہ بخاری شریف میں حدیث پاک نقل کرتے ہیں۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ ظالم کومہلت دیتا ہے، یہاں تک کہ جب اس کو اپنی پکڑ میں لیتا ہے تو پھر اس کونہیں چھوڑتا، یہ فرما کر رسول پاک ﷺ نے سورۂ ہود کی آیت نمبر 102 تلاوت فرمائی۔

القرآن: وَ كَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَاۤ اَخَذَ الْقُرٰى وَ هِیَ ظَالِمَةٌؕ اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ

ترجمہ: اورایسی ہی پکڑ ہے تیرے رب کی جب بستیوں کو پکڑتا ہے ان کے ظلم پر۔بے شک اس کی پکڑ دردناک کڑی ہے۔

محترم حضرات! دہشت گردوں، لٹیروں، قتل و غارت گری کا بازار گرم کرنے والوں کو بیان کردہ حکایت سے عبرت حاصل کرنی چاہئے۔انہیں اپنے انجام سے بے خبر نہیں رہنا چاہئے کہ جب دنیا میں بھی قہر کی بجلی گرتی ہے، تو اس طرح کے ظالم لوگ کتے کی موت مارے جاتے ہیں اوران پر دو آنسو بہانے والا بھی کوئی نہیں ہوتا۔

☆جیسی کرنی، ویسی بھرنی:

روزنامہ آغاز کراچی نومبر 1998ء کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ ایک قتل کے مجرم کو جیل بھیجا گیا۔ جیل میں رات کو مجرم کے چلّانے کی آواز آنے لگی۔ سارا پولیس کا عملہ اس کے پاس پہنچا تو اس نے بیان دیا کہ جن جن لوگوں کو میں نے قتل کیا، وہ رات کو میرے سامنے آ کر مجھے ڈراتے ہیں۔ ان کے ڈرانے کی وجہ سے میری چیخیں نکل جاتی ہیں۔

محترم حضرات! یہ بات حقیقت ہے ''جیسی کرنی، ویسی بھرنی'' جو ناحق ظلم کرے گا، وہ اپنی زندگی میں دیکھے گا، ہمیں بھی کوشش کرنی چاہئے کہ کسی بھی مسلمان کو اپنی زبان، ہاتھ اور ذات سے تکلیف نہ دیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے مسلمان بھائیوں سے سچی محبت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ